

5487  
/ 510









عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْتَ كَيْفَ اسْتَطَاعَ الْيَتِيمُ  
وَلِلَّهِ يَسِّرُ

الحمد لله الذي  
بركت انجاب ام كتاب

# خَيْرَةُ السَّالِكِ

تَكَلِّفُ لَكَ الْمَنَاسِكَ

ترجمه جناب مولانا الاظم السيد علي نقی لازال مجده تنسی  
باتهما مالک سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل مرحوم

در این کتاب  
مطالع برها و ترجمه  
از استاد



# غلامتہ متعلق اعمال مکہ و مغلطہ و مدینہ منورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	صاحب	مرحوم	۱۲	۲	اور مع اوس کے	اور با وصف اس کے
۶	۱۰	زوجہ	ذخیرہ	۱۲	۱۲	امیر المؤمنین	امیر المؤمنین
۲۰	۳۰	و ذخائر الیوم	و ذخائر الیوم	۱۳	۱۳	اسکا	اسکے
۶	۲۷	اور ان	اور اداں	۱۴	۱۴	و سے گردے	و سے گردانی
مغنیہ	۲۷	مغنی	مغنی	۱۵	۱۵	قرآن اسکے	قرآن میں اسکے
۳۳	۳۳	بندہ	بندے	۱۵	۱۵	رومی	رومی
۶	۱۰	ستر نزار درجہ	ستر نزار درجہ	۱۶	۱۶	ہاتھری	ہاتھری
۶	۱۲	ستر نزار بندہ	ستر نزار بندہ	۱۶	۱۶	امادہ	امادہ
۶	۱۸	روا کر	روا کر	۱۱	۱۱	محبت	محبت
۶	۶	کے	کی	۶	۶	والثناء	والثناء
۶	۱	صحیح	صحیح	۱۸	۱۸	نسلی	نسلی
۶	۵	قرار دی گئی	قرار دیا گیا	۵	۲	نرمی	نرمی
۶	۶	ہونے ہیں	ہونے ہیں	۶	۳	آردتہ	آردتہ
۶	۱۶	متحرک	متحرک	۶	۶	فَاعْمَانِي	فَاعْمَانِي
۶	۶	مار و فضل	مار و فضل	۶	۶	قَبْلِي	قَبْلِي
۸	۶	خلوص	خلوص	۶	۶	لَهُ يَقْطَعُ	لَهُ يَقْطَعُ
۹	۲۷	قلب کے	قلب کی	۶	۲۷	وَوَجْهَهُ	وَوَجْهَهُ
۶	۶	و سے ہی	و سے ہی	۵	۵	حَرَامِي	حَرَامِي
۶	۶	ادا کرتے	ادا کرتے	۶	۶	وَمَلْحَامِي	وَمَلْحَامِي
۱۰	۱۰	اپنے	اپنی	۱۸	۵	وَعْدَتِي	وَعْدَتِي
۱۱	۱۱	اوسکی	اوسکے				



مشاور امیر	مسخر الحرام	۵	۱۰۷	الذال	الذال	۸۰
اوسى حج	اوسى حج	۱۳	۱۰۹	عَلَبَ الْاَخْرَابَ	عَلَبَ الْاَخْرَابَ	۸۱
اَوَلِيَاكَ	اَوَلِيَاكَ	۱۶	۱۱۲	مَا بَعْدَ الْمَوْتِ	مَا بَعْدَ الْمَوْتِ	۸۲
تَقَبَّلْ	تَقَبَّلْ	۱۵	۱۱۳	اَهْلُهُ	اَهْلُهُ	۸۳
وَاُخْلِفْنِي	وَاُخْلِفْنِي	۱۳	۱۱۴	مسجد الحرام کے	مسجد الحرام کے	۸۴
تُرِكَتْ بَعْدِي	تُرِكَتْ بَعْدِي	۱۴	۱۱۵	اور سعى	اور سعى	۸۵
جو	جو	۲	۱۲۲	مضمون کے	مضمون کے	۸۶
جوئی	جوئی	۱۴	۱۲۴	وَصِدْقَ	وَصِدْقَ	۸۷
اگر	اگر اگر	۱۳	۱۲۵	دور چلنا	دور چلنا	۸۸
اور سنت ہے	اور سنت	۲	۱۳۱	فرمانبرداری	فرمانبرداری	۸۹
اور جب درجہ	اور جب سجد	۵	۱۳۲	اَسْرَجُوْهُ	اَسْرَجُوْهُ	۹۰
تَرْجَعْنِي	تَرْجَعْنِي	۸	۱۳۳	اَدْعُوْهُ	اَدْعُوْهُ	۹۱
لازم ہے یہ ہے	لازم ہے سی	۹	۱۳۴	نماز و نگو	نماز و نگو	۹۲
اور	اور اور	۷	۱۳۵	ہونے والے کے	ہونے والے کے	۹۳
ہوتا	ہوتا	۷	۱۳۶	اُجْنِبْ	اُجْنِبْ	۹۴
آنا	آنا	۸	۱۳۷	مِلْكُ	مِلْكُ	۹۵
پہلے	پہلے	۲	۱۳۸	مَنَاسِكِي	مَنَاسِكِي	۹۶
کلینی علیہ الرحمہ نے	کلینی علیہ الرحمہ	۱۰	۱۳۹	اَدْبَحَا	اَدْبَحَا	۹۷
امام رضا علیہ السلام	امام رضا علیہ السلام	۱۳	۱۴۰	خَلِيلِكَ	خَلِيلِكَ	۹۸
اور میرا	اور میرا	۱۳	۱۴۱	دَلَلْتُ	دَلَلْتُ	۹۹
وسلم میں زیادہ	وسلم زیادہ	۱۸	۱۴۲	بَنِيكَ	بَنِيكَ	۱۰۰
نہارا نماز	نہارا نماز	۸	۱۴۳	اَعْظَمُ	اَعْظَمُ	۱۰۱
منجھا	منجھا	۱۵	۱۴۴	اِنْزِدْلَوْا	اِنْزِدْلَوْا	۱۰۲

محمد	محمد	۱۰	۱۹
لا اودن	لا اودن	۱	۱۹
نعم	نعم	۲	۱۹
مناسک	مناسک	۳	۱۹
فقیہ	فقیہ	۴	۱۹
المتن	المتن	۵	۱۹
والشیاب	والشیاب	۱۲	۱۹
والطیب	والطیب	۱۳	۱۹
لبیک	لبیک	۲۰	۱۹
القریب	القریب	۹	۱۹
لنسا	لنسا	۱۲	۱۹
عرفہ کے	عرفہ کے	۵	۲۱۰
مکرمہ رکھنا	مکرمہ رکھنا	۰	۲۱۰
مقابل	مقابل	۱۱	۲۵
پہلے	پہلے	۱۱	۲۸
ڈالنا	ڈالنا	۱۱	۲۸
اسی	اسی	۱۴	۳۲
رنگہ بال	رنگہ بال	۲	۳۹
اوتنے	اوتنے	۸	۴۰
لورا	لورا	۱۳	۴۰
و علی	و علی	۱۰	۴۲
سروا	سروا	۱۵	۴۴
و علی ملہ	و علی ملہ	۴	۴۴
خیر مائی	خیر مائی	۱۱	۴۸
محمد	محمد	۱۰	۴۸
لا اودن	لا اودن	۱	۴۸
نعم	نعم	۲	۴۸
مناسک	مناسک	۳	۴۸
فقیہ	فقیہ	۴	۴۸
المتن	المتن	۵	۴۸
والشیاب	والشیاب	۱۲	۴۸
والطیب	والطیب	۱۳	۴۸
لبیک	لبیک	۲۰	۴۸
القریب	القریب	۹	۴۸
لنسا	لنسا	۱۲	۴۸
عرفہ کے	عرفہ کے	۵	۴۸
مکرمہ رکھنا	مکرمہ رکھنا	۰	۴۸
مقابل	مقابل	۱۱	۴۸
پہلے	پہلے	۱۱	۴۸
ڈالنا	ڈالنا	۱۱	۴۸
اسی	اسی	۱۴	۴۸
رنگہ بال	رنگہ بال	۲	۴۸
اوتنے	اوتنے	۸	۴۸
لورا	لورا	۱۳	۴۸
و علی	و علی	۱۰	۴۸
سروا	سروا	۱۵	۴۸
و علی ملہ	و علی ملہ	۴	۴۸
خیر مائی	خیر مائی	۱۱	۴۸
بزیار	بزیار	۵	۴۹
الطیب	الطیب	۸	۴۹
واذر	واذر	۶	۴۹
لہذا	لہذا	۲	۵۱
ناتون	ناتون	۴	۵۲
عبد	عبد	۴	۵۳
طواف ہر	طواف ہر	۶	۵۴
پہونچنے	پہونچنے	۱۵	۶۱
حدیث میں ہر کہ	حدیث میں ہر کہ	۱۵	۶۳
زیادہ	زیادہ	۲	۶۸
چاہے	چاہے	۳	۶۸
عورتوں	عورتوں	۱۰	۶۹
والحرم حر ملک	والحرم حر ملک	۴	۷۱
ووالدی	ووالدی	۶	۷۱
اخوانی	اخوانی	۶	۷۱
علی من الرضا	علی من الرضا	۶	۷۱
و خالق	و خالق	۴	۷۲
لا بعض	لا بعض	۴	۷۲
بیت	بیت	۳	۷۴
نور	نور	۴	۷۵
نعمائے	نعمائے	۳	۷۷
الحمد	الحمد	۶	۷۷
و حسا	و حسا	۱۳	۷۷
الذنب	الذنب	۱	۷۸



ثقیل و حکیم پرہ قلم فصاحت رقم جناب جامع  
 فضیل و براعت بیدل سہارنپوری مولوی  
 حبیب الرحمن صاحب انصاری مخدوم اہل السنہ والجماعت  
 در حیدرآباد دکن ۳۲۰ شمس الہ ہجر

مژدہ ای صاحبان بیت اللہ ۛ مژدہ ای زائران بیت اللہ  
 کیا اس زمانہ کساد بازاری علم و عمل میں ایسے لوگ ہیں کہ اپنی وقت  
 عزیز کو قوم کے نفع رسان میں صرف کریں۔ کیونکہ میں ابھی جناب  
 مولوی سید علی نقی نقوی گزیری سلطانی پوری نے مناسک  
 کا ترجمہ فرمایا اور ہمارے مؤیدت اساس جناب مولوی سید غلام عباس صاحب  
 رسولپوری نے اس کے خدمت میں اپنی علمی جوہر دکھلائے دراصل  
 رسالہ جناب شیخ مرتضیٰ انصاری کا ہے جو اصول فقہ میں کالام  
 ہیں مگر ہمارے جناب مولوی سید غلام عباس صاحب نے اسکی تصحیح  
 میں اپنی مجتہدانہ لیاقت سے کام لیا اور ان کے برادر زرا و سپہ  
 امات حبیب پور نے جو اس وقت شریک امتحان مولوی ہیں اس کے  
 تصحیح کے سچ پوچھئے کہ یہ ترجمہ (ذخیرۃ السالک فی تادیۃ المناسک)

۵	۲	ابابیل	ابابیل	۳۵	۱۱	محیط	محیط
۶		راغی	راغی	۴۲	۵	مضباح	مضباح
۷	۲	رسول الله	رسول الله	۴۵	۷	من رجا	من رجا
۹	۳	البکور	البکور	۴۶	۴	خاتم النبیین	خاتم النبیین
۱۰	۴	الحجۃ	الحجۃ	۴۷	۴	الشهداء	الشهداء
۱۶	۱۴	ویردوون	ویردوون	۵۰	۱۰	در تیر	در تیر
۱۷	۱۵	حلتی	حلتی	۵۲	۱۸	اولم	اولم
۲۰	۱	لا انقطاع	لا انقطاع	۵۴	۱۰	خداوند	خداوند
۳۲	۱۰	اولیاء الله	اولیاء الله	۵۶	۳	مدینه کو جائے	مدینه کو جائے

ک ک

## حامد و صلیاً

مناسک حج از مصنفات راس المدققین شیخ مرتضیٰ انصاری اعلیٰ مقید  
چون کتاب بے بود پس بے مثل که مندرجاتش حق و یقین و مقرون با احتیاط  
مطلوب بدر دین می باشند و در کتب فارسیه بجز مختصری جامع مسائل  
نیست و بر این نوع کمتر نظری آید حتی که مصنف علام در ابتدایش و جناب  
سید زادر حاشیه تصحیح فرمودند که عمل کردن بر آن اختصاص بوقت ندارد و  
غالباً بطریق احتیاط در آن مسلوک شده است که نفعش عام و فائده اش  
تمام گردد و نظر بر آن ترجمه اش حسب استدعای عبد آثم برادرم غیر الفضائل  
تعمیه الامثال مرجع المفادیر الشبیه لمجاری المارثر الیهیة رجعی الزبد و التقی المحلی  
مجلیه الارشاد و الہدی الیلعی الامعی البارع الذکے الزکی جناب مولانا سید  
علی النقی المنقوی الکر و سیری که ما شار الله علا و به جمیع مکارم نفسانیة ذابنه زامل  
اخلاف خاندان خیرست و علم و افاضل اصناف فہم و علم و اصحاب عدل  
و امامت و ارباب جمیع و جماعت می باشند با کمال حسن اسلوب و طریق  
مطلوب غایت فصاحت و نہایت رجاحت و طرز مرغوب و وضع محبوب  
و مع ذلک سہولت و اختصار بلا تصرف و اختصار بصحت تمام و مطابقت مالا  
کلام فرمودہ اند و چون بعد از کتابی بسقتل و محکم و رسالہ معشر و تحکم و در زبان  
اردو با انتخاب و بہ وجود و بروز آمدہ - بلاریب منفعت آن شائل است و کامل

وہ رسالہ ہے کہ اسکی جس قدر قدر کی جائے بجا ہے کہ ہنرمانی کے حجاج  
وزرائین کی لئے وہ ایک ایسا رفیق ہے کہ بلاشبک پڑھا لکھا اور عمل بخیر  
کسی معلم و معین کے صحیح طور پر اعمال حج کو بخوبی ادا کر سکے من اللہ شاہ  
جناب مولوی سید غلام عباس صاحب صرف ایک قطعہ تاریخ پر اکتفا کرتا ہو

## قطعہ تاریخ

جب مناسک کا کیا ترجمہ باجدو جہد اور مناسک پی حجاج بہ نصیحت خجی  
جہل کی دل شکنی کر کے کہا میں نے مر جاصل علی خوب مناسک لکھی  
۱۳۲۰

سکھت



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ  
 کہتا ہے خیر علی نقی بن سید غلام شاہ صاحب نقوی سلطان پوری طاب ثابہ  
 مولف رسالہ کہ یہ اردو ترجمہ اوس رسالہ جناب شیخ مرتضیٰ انصاری  
 علیہ السلام مقامہ کا جس کے دیباچہ میں خود جناب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمیں  
 طریقہ احتیاط مسلوک ہوا ہے تاکہ نفع لینا اس سے اس مقصر کے زمانہ  
 کے ساتھ مخصوص نہ رہے اور جناب میرزا محمد حسن شیرازی طیب اللہ  
 رحمہ اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب عمل کرنا اس سال  
 پر کسی وقت کے ساتھ اختصاص نہیں رکھتا اس واسطے کسی قدر احتیاط  
 اوس میں لکھی گئی ہیں تاکہ نفع اس کا بہت کامل ہو اور چونکہ اصل  
 فارسی کا مفاسک تھا اس واسطے نام اس ترجمہ کا ذخیرۃ الناسک  
 فی تلویتہ المناسک رکھا۔ خدا اس کا فائدہ عام و نفع تمام گردانے

اُمّیه از بفضل منعم آنکه علی مرتد دیور و کرا العصور عامه مومنین که ام رازان -  
 انتفاع باشد عام در جمیع بقاع و اصقاع اهل اسلام و انشاء الله این جمیّه  
 حسیه ببلو در جات همه االی شهرت و ظهور آن گزیده خاصه جناب ترجمه  
 این باعث ترجمه و جناب سید الساده ذی المناقب العلیّه و المناقب  
 السینه اخضر الاجاب الاطیاب و اشرف الاوداء و الا انجاء السید  
 محمد جعفر صاحب که تحمل حمل مصارف طبع آن بر ذمت و الا نهیت خود  
 گرفتند - و هم قرة العین السید امانت حسین او صله الله الی ما یتبناه  
 من خیر النشأتین که در تصحیح آن شرکت داشت امین ثم امین -  
 حرره السید غلام عباس بن السید نجف حسین من سادة الرسولیور  
 حجت مرقدّه بالنور و الحیور فی ۵ اشعبان المعظم ۱۳۲۲ هـ

تکمیل

وگناہوں سے کوئی چیز برابری نہیں کر سکتی اور اس کی جزا اس کے نہیں  
 کہ صاحب اس کا بہشت عطا فرمایا جاوے اور یہ کہ وہ افضل ہے ستر  
 بندہ پہنچا د کرنے سے۔ اور خبر محمد بن مسلمین سے جناب ابو الحسن علیہ السلام  
 سے کہ جو شخص آوے حج کے واسطے یہاں تک کہ وہ داخل مکہ ہو  
 تواضع و فروتنی کے ساتھ۔ پس جب داخل ہوا مسجد الحرام میں اس  
 خشوع و خضوع و خوف الہی کے ساتھ کہ قدم اس کے بوجہ خوف بادشاہ  
 عظیم اٹان حقیقی کے گویا نہ اٹھتے ہوں اور چلنے سے باز رہ گئے ہوں  
 اور بعد اس کے اس نے اچھی طرح طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت  
 نماز پڑھ چکا تو خدا تعالیٰ ایسے حاجی کے لئے ستر ہزار حسنہ (نیکی) تجویز  
 فرماتا ہے اور ستر ہزار برائی اس سے محو فرماتا ہے اور ستر ہزار درجہ اس کے  
 بلند گرداتا ہے اور ستر ہزار حاجت میں اہل حاجت کے اس کو شفیع گردانتا  
 ہے اور اس کے واسطے ایسے ستر ہزار بندہ آزاد کر نیکا تو اب عطا ہوتا ہے  
 کہ جسمین سے ہر ایک بندہ دس دس ہزار درہم قیمت کا ہو۔ اور منقول ہے کہ جناب  
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس نے  
 عرض کیا کہ یا نبی اللہ میں با مادہ حج گھر سے نکلا تھا مگر حج مجھ سے فوت ہو گیا  
 اور میں مالدار ہوں آپ ایسا کوئی امر ثواب میرے مال میں بجالانے کا  
 حکم فرمائیے کہ میں اس کو بجالاؤں اور ثواب اس کا مجھ کو مثل ادا سے  
 حج عطا ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی دیکھ تو اتنے پیسے ہمارے کچانے کہ  
 اگر وہ زرخیز ہو جاوے تیرے لئے اور تو اس کو راجہ خدا میں





روز و دن اور چہاد سے اور سرحدات کی حفاظت کے لئے گھوڑے وغیرہ موجود رکھ کر  
 یہ یا مہمان سراقا کم کر نیسے اور ہر شے سے سوائے نماز کے مگر حج میں نماز ہے  
 بخلاف نماز کے کہ اس میں حج کا نام بھی نہیں مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے افضلیت  
 نماز نسبت حج صرف باعتبار مقابلہ ہے ورنہ باعتبار اس کے کہ حج کا نماز ہی  
 چیز ہے نماز تنہا حج سے افضل نہیں بلکہ کم ہے چنانچہ حدیث کا یہ فقرہ کہ حج میں  
 نماز ہے بخلاف نماز اسپر وال ہے اور جب حج کی افضلیت تمام عبادات پر  
 واقعاً ہی ہے تو صریحاً ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حج افضل ہے نماز سے  
 اور روز و ن سے۔ صاحب جواہر اس روایت کے وارد کرنے کے بعد فرماتا  
 ہیں کہ شاید فضیلت مطلقہ حج اس واسطے ہے کہ نماز گزار کو اپنے اہل سے  
 صرف ایک ساعت بے پرواہی و اعراض ہوتا ہے اور روزہ دار صرف  
 بقدر سفیدہ روز بخلاف حاج کے کہ وہ اپنے بدن کو مشقت و تعب میں  
 اور نفس کو حرارت و محنت میں ڈالتا ہے اور مال کو اپنے صرف کرتا ہے  
 اور مدت دراز تک اپنے اہل و انیس اشخاص سے علیحدہ رہتا ہے اور  
 غربت اختیار کرتا ہے نہ مال کے واسطے نہ تجارت کے واسطے اور عقل  
 و نقل اسپر متفق ہیں کہ افضل اعمال وہ ہیں جو بہت تعب اوٹھانے اور  
 سختی گوارا کرنے سے ہوں اور اسپر بھی کہ اجر و ثواب بقدر جہد و جدوجہد و  
 مشقت و کد ہے و نیز یہ امر بھی مومکہ فضیلت حج ہے کہ شرعاً آدمی کو حکم  
 ہے استیفاء کہ اپنے عیال کو حج کراوے اگرچہ قرض لینے سے ہو یا کی نفقہ سے  
 کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ امر نہیں ہے مگر بوجہ عظمت اس عبادت کے اور کافی ہے

صرف کرے تب بھی تجھے وہ ثواب حاصل نہ ہوگا جو حاجی کو ملتا ہے۔ پھر  
 حضرت نے فرمایا کہ حقیقتہً جب حاجی سفر حج کے سامان کی تیاری شروع  
 کرتا ہے تو وہ کسی شے کو نہیں اٹھاتا ہے مگر یہ کہ خدا اوس کیلئے  
 اوس حسد (نیکی) لکھتا ہے اور اوس بُرائی (بدی) اوس سے مٹاتا ہے  
 اور اوس درجہ اوس کے بلند کرتا ہے پس جس وقت وہ سوار ہوا اپنے  
 اونٹ پر تو اوس کے اونٹ نے کوئی قدم نہ اٹھایا اور نہ رکھا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ  
 نے اوس کے واسطے مثل ایسے ثواب کے تحریر فرمادیا پس جس وقت کہ طواف کیا  
 اوس نے خانہ کعبہ کا تو وہ اپنے گناہوں سے باہر نکل گیا اور جس وقت  
 سعی کی اوس نے درمیان صفا و مروہ کے تو نکل گیا اپنے گناہوں سے  
 اور جب وقوف کیا اوس نے عرفات میں تو وہ اپنے گناہوں سے نکل گیا  
 اور جب وقوف کیا مشعر الحرام میں تو وہ اپنے گناہوں سے نکل گیا۔ پس  
 جس وقت رمی کی اوس نے تینوں حجرات کی تو نکل گیا اپنے گناہوں سے  
 پھر شمار فرمایا آنجناب نے ایک ایک موقف کو جہان ما دس نے وقوف کیا  
 اور فرمایا کہ پاک ہوا وہ اپنے گناہوں سے۔ پھر فرمایا کہ کہان ہے تجھ کو  
 اے اعرابی یہ امر و شان کہ حاصل کرے تو ایسے ثواب و درجہ کو جو  
 حاجی نے حاصل کیا ہے۔ اور صادق آل محمد نے فرمایا کہ حاجی پر  
 چار ماہ تک گناہ نہیں لکھے جاتے اور نیکیاں لکھے جاتے ہیں مگر یہ کہ وہ  
 گناہ کیہ کا مرتکب ہوا اور ایک درہم کا صرف حج میں بہتر ہے دو مہینے  
 براہ خرامین ہزار درہم کے صرفے۔ و نیز وارو ہوا ہے کہ حج افضل ہے

ساتھ کئی امر دن کے سب سے پہلے و ضروری امر خالص کرنا نیت کا اور صحیح گردانا  
 اوس کا کہ کوئی شے ریا و شہرت و مدح و فخر وغیرہ وغیرہ داعی اس کا نہ ہو بجز رضاع  
 ذات احدی کے ورنہ محنت ضائع و روپیہ برباد بلکہ بمقابلہ ثواب عذاب  
 پر محتاج۔ بلکہ ایک قسم شرک کے خطاب کا استیجاب کا خوف اس واسطے  
 ہے کہ حج ظاہر بظاہر و باعلان کئے جانے پر قرار دے کئی سبب اور ان زمانوں  
 میں وہ اسباب رفعت و اعلام افتخار و اعتبار سے شمار ہوتی ہے بلکہ ان اشیاء  
 سے ہے کہ جو وسیلہ پڑتے ہیں تجارت اور مشہور کرنے کا اپنے نیک  
 باتوں کے اور شہروں کے سیر و تماشا اور اطلاع حاصل کرنے کا حالات  
 مقامات و مکانات و ملکوں کا۔ اس واسطے خوف ظاہری ہوتا ہے کہ بعض  
 احوال میں خدا نخواستہ اسباب باطل و فاسد کر دینے والی عبادت کے  
 بیخ بن و خل نہ پائیں اور داعی غل نہ ہوں مثلاً یا اشتراک اور اون سے  
 اخلاص نہیں ہے مگر باخلاص کامل نیت اور اخلاص میں گنہگارین طور کہ  
 عجب ریا و شہرت و دوستی مدح و ثنا سے عہدہ ہوا جذب کرے۔ اور  
 عبادات دینیہ کو ان بنیستوں اور دنیاوی مقاصد سے پاک کرے اور یہ  
 نہیں ہوتا بدون اس بیکے کہ دنیا کی محبت دل سے نکالے اور خدا کی محبت پر  
 اقتدار کرے اور صرف اوس کی محبت و رضا پر ہو جائے جو مذکور قباحت  
 عمل ہو بلا شرکت غیر یہ اور یہی امر نیت میں اس واسطے و مدار و مہم ہے  
 اور علمی طوطی اس کی طرف واضح ہے کہ اس کے بعد چھوٹا ہوتا ہے۔  
 خالص نیتہ و غیر خالص کے تمیز کرنے میں تحصیل بادی تو یہ بیان

اوس کے اور اوس کے صاحب کے فضل میں یہ امر کہ وہ پاک ہو جاتا ہے  
گناہ ہے اوس طرح اور ویسا جیسا کہ روز ولادت اپنے بے گناہ ہوتا ہے  
اور تمام گناہوں سے پاکیزہ۔

**فائدہ۔** اس عظیم عبادت کو حتی الوسع ترک نہ کرنا چاہئے کہ ترک  
اوس کا سال استطاعت سے گناہ ہلاک کنندہ ہے اور مقابل جلالت  
بجا آوری اس کے جزا و عقاب بھی اس کا بچہ تصور کرنا چاہئے۔ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مر جائے اور حجۃ الاسلام  
نہ بجالایا ہو جس حالت میں کہ کوئی حاجت ضروری مانع نہ ہو حج کرنے سے یا  
مرض شدید کہ اوس کی وجہ سے طاقت حج کی نہ کہتا ہو اور مانع نہ ہو اسے  
کوئی بادشاہ جابر تو میر گا ایسا شخص در حالیکہ موت اوس کی مانند میت  
یہودی و نصرانی کے ہوگی اور قرآن مجید میں نہ استغالی ایسے تالک کو بوجہ عظیم ہو  
اوس کے کافر سے تعبیر فرماتا ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ بعض احادیث میں  
کافر سے تعبیر ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ**  
**عَنِ الْعَالَمِينَ**۔ اس کا ظاہری ترجمہ یہی ہے۔ جس شخص نے کفر اختیار  
کیا پس ضرور اللہ بے پرواہ ہے تمام عالم والوں سے مراد یہاں کفر سے ترک  
حج ہے اور اپنا غنی ہونا جو فرمایا اوس سے نہایت مطلوب ہونا اس عبادت کا  
ظاہر ہے اور علو شان اُن کے اور اُن کے بجالانے والے کے اور نہایت  
رداوت و شقاوت اوس کے تارک کے علاوہ تصریح لفظ کفر کے اور جب  
بجالا دے تو صحت کے ساتھ اور صحت حج پر محافظت ضروریافت سہ ہے

نہ کسی میں دینرو وضع ہو کہ مسائل حج حج ادا کرنے والے کو قبل از ادا سے حج  
 جاننے ضرور ہیں یا جتہا و یا تہ تقدید یا با احتیاط اور مسائل حج کے اجزاء کثیر اور  
 مطالبہ غنیہ ہیں اور وہ باوجود اس کے غیر مانوس غیر مکرر و غیر اکثر مردم اسکو سنی  
 و یا ندگی مفروض و ضیق وقت و اشتغال قلب کے حالت میں بجا لاتے ہیں اور  
 ظاہر ہے کہ آدمی اون عبادات کو بھی جو بار بار عمل میں لائے جاتے ہیں مثلاً نماز  
 کے ویسی ہے اچھی طرح اور درست طریق سے نہیں ادا کر لیا حالانکہ اون کو  
 وہ خوب سمجھتے ہیں روزانہ کرتے ہیں اور انشاء خاص ہی بہت ہیں کہ جو اون کو  
 خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ آدمیوں میں سے بعض اشخاص پر پچاس برس  
 گزر جاتے ہیں بلکہ زیادہ اور وہ وضو بھی درست نہیں کرتے چہ جائیکہ نماز اور  
 حج کا تو ذکر ہی کیا ہے جو ایک اجنبی و نامہ عبادت ہے بالکل غیر مانوس مکلف  
 جانتا ہے نہیں اور مسائل اس کے اس کثرت سے اور بچانے اس قدر وافر  
 اور دامن اون کا ایسا فراخ خاص کر جب طہارت و صلوٰۃ ہی اس کے ساتھ  
 ملجاوے کہ وضو شرط حج ہی اور نماز جزاوس کا تو اس وقت اس کی شان  
 و شوارعی میں اور بھی عظیم ہو جاوے گی۔ جب زرارہ نے حضرت صادق آل محمد  
 سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ مجھے آپ پر سے قدیہ گردانے میں چالیں برس  
 حج کے مسائل دریافت کرتا ہوں اور آپ بیان فرماتے جاتے ہیں تو  
 حضرت نے فرمایا کہ اسے زرارہ ایک ایسا گھر ہے خانہ کعبہ کہ جس کا حج کیا جاتا ہی  
 دو ہزار قبل سے حضرت آدم کے اور تو چاہتا ہے کہ اس کے مسائل چالیں  
 سال میں ختم ہو بیچ جاتے۔ مگر وضع رہے کہ خبر مذکور سے یہ بظاہر

کر دینے پر اور حکم کرنے پر قدرت رکھتی ہے جب اسکے روبرو پیش ہوں  
 دو قسم نیت کی پس اس میں اشکال و دشواری جو ہے وہ کل باعتبار  
 عمل ہے ایسے مشکلات اس میں پیش آتے ہیں کہ آنسو ٹپک پڑیں اور آنکھ  
 بیچ اٹھے بڑ سخت مرحلہ ہے اور مترجم کے فہم میں اختلاف ثوابات جو  
 روایات میں گزرا اس کا باعث وہی اختلاف حجاج ہے مدارج قرب و  
 خوض میں مثلاً پہلی ایک روایت میں گزرا کہ اس کا ثواب بستر بندہ کی آزادی کا  
 ہے اور ایک میں ستر ہزار بندے کو علقے ہذا اور اختلافات بھی۔ اور انس  
 مشکل امر کا علاج اگر دنیا میں کچھ ہے تو یہی کہ ہمیشہ دنیا کے حالات و ثباتی  
 و بے وفائی وغیرہ میں فکر کرتا رہے۔ اور علم اخلاق حدیث و حکمت کی کتب  
 مطالعہ میں رکھے اور پڑھا وے اور مزا و لذت اس میں رکھے تو اس میں  
 بڑا نفع ہے اور تاثیر۔ کیونکہ علاج امراض روحانی حقیقہ علم اخلاق سے ہے  
 اور وہ درحقیقت طب روحانی و حکمت نفسانی ہے اور توفیق دینے والی توفیق  
 اصل معین ہے کیا بلکہ تمام نیک راہوں کی طرف یقینی طور پر پہونچا دیتے والی ہے  
 اوس سے ہر سہل و مشکل میں استغانت چاہئے جیسا کہ مضامین ادعیب  
 زبور آل محمد و صحاح و غیرہ سے یہ امر مبین ہے۔ نیز معلوم ہو کہ اختلاف  
 ثوابات جو ان احادیث میں ہے وہ بھی مترجم کے فہم ناقص میں اسی  
 وجہ اختلاف مدارج حجاج پر مبنی ہیں جو ان کے اعمال کے درمیان اعلیٰ  
 و اوسط و ادنیٰ درجہ ہونے میں واقع ہے باعتبار اعلیٰ درجہ ہونے  
 خلوص وغیرہ وغیرہ یا اوسط درجہ یا ادنیٰ درجہ ہونے سے اس کے

مسئلہ۔ جب آدمی کو اتنی استطاعت حاصل ہو جائے کہ اپنی آمد و رفت کا خرچ اور عیال واجبہ کا خرچ بقدر اپنی حیثیت اور اندازہ کے نہ کتباً بجا دے جب حج سے واپس پھر کر آوے تو حال اس کا

اب جانتا چاہئے کہ حجۃ الاسلام جو تمام عمر میں بہ مکلف پر جبکہ مقررہ شرطیں وجوب حج کی پائی جائیں ایک مرتبہ واجبہ ہوتا ہے وہ تین قسم پر ہے حج تمتع۔ حج قرآن۔ حج افراد۔ چونکہ قسم واجبہ اہل فارس (پہنڈکی) غالباً حج تمتع ہے لہذا اس سالین اسی قسم کے بیان پر اکتفا کیجاتی ہے۔ مخفی نہ ہے کہ حج تمتع دو عبادتوں سے مرکب ہے ایک کو عمرہ تمتع کہتے ہیں دوسرے کو حج تمتع۔ پس حج تمتع مجموعہ دو نو عبادتوں پر بولا جاتا ہے اور مرکب کے ایک جز پر ہی اطلاق حج تمتع کا ہوتا ہے۔ اور اول جز یعنی عمرہ تمتع مقدم ہے۔ دوسرے جز یعنی حج تمتع پر مثلاً اگر کسی شخص کو بیاعت کسی عذر کے ممکن نہ ہو کہ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالائے تو حج او اس کا حج افراد ہو جائے گا جیسا کہ بعد فراغ افعال عمرہ کے بیان اس کا آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جانتا چاہئے کہ تین قیموں سے پہلی قسم کہ حج تمتع ہے مکلف کو اس کے شروع کرنے سے پہلے چاہئے کہ اس کی صورت اجمالی یعنی اس کے اجزاء کو مجمل طور سے جان لیوے جس طرح کہ اجزاء نماز کو قبل از شروع نماز جانتا ضرور ہے۔ اور صورت اجمالی حج تمتع کی یہ ہے کہ اول عمرہ تمتع کے واسطے حرم نبوی سے کہ

۱۔ مکلف وہ شخص ہے کہ جس پر حج یا عمرہ واجب ہوئی ۱۴۲۱ھ قمریہ۔

اور کبریائی کو غمازی اپنے سرو سے اتار ڈالیں اور عاجز کیا ہوا اپنی گردنوں پر کہہ لیں اور عاجز رہیں  
 اور فروتنی کا لباس پہن لیں اور اقتدار و مہربانی کا ترک کلی کریں۔ اور یہ امور حج کے بڑے فائدہ  
 ہیں مع اس کے کہ اس میں یاد دہانی یقینی بڑے احرام اور بڑی وقوف کو بڑے مقامات پر حشر  
 کے اور انکی حالات اور قیامت کے ہونا کی چیزوں کی ہر کیونکہ درحقیقت حج ایک چھوٹا حشر ہے اور  
 احرام باندھنا تبلیغ کرنا موافقین جانا اور وہاں ٹھہرنا مالہ و زاری و دعا و بقیار می کرتے ہو کر  
 صلاح یا شقاوت کی طرف میلان کرتے ہوئے بہت مشابہ ہی قبروں سے نکلنے کے کفن  
 پہنے ہوئے گناہوں سے فریاد رہی کرتے ہوئے اور ایک جاہلین پر جمع ہونے اور پھر جنت یا  
 دوزخ کی طرف جانے کے بلکہ حاجیوں کے حرکات اپنی طواف و سعی و رجوع و وسیر و وقوف میں  
 مشابہ محو شخص خوفناک و نشان بقیار منہش جاہلین کے تلاشی و طور و طریقوں  
 سے جو منجملہ اصل محشر کے ہوں تمام حالات و اطوار میں اور نیز اس میں جب ملاوی جاے  
 آزمائش بند و ملی اور انکی طاعت اور اطاعت کے اور مرونو اس میں جیسا کہ جناب امیر المؤمنین  
 اسکی خطبہ میں تصریح فرمائی ہے۔ فی الجملہ اسکا صحت کے ساتھ بجا لانا بہت ہی ضرور ہے اور  
 باعث فضل کثیر اور اسکا ضائع کرنے میں عقاب شدید ہے کہ روایت میں اسکی تاکہ کو موت کو  
 یہو کی موت سے تشبیہ دی ہے بلکہ بعینہ ویسے گردانے گئی ہے اور قرآن اس کے تارک کو کافر سے  
 تعبیر فرمایا ہے جہاں فرماتا ہے وہن کفرا الخ جیسا کہ پہلے گزرا۔

فائدہ آخری حج کا فرض جامع شرائط پر بروکتاب خدا و سنت و اجماع مسلمین ثابت ہے بلکہ  
 وہ ضروریات میں سے ہے منکر اسکا کافر ہے تاکہ وجوب اسکا اسدھجکہ تارک اسکا کافر  
 تعبیر ہوا اور اول معلوم ہونا چاہیے کہ عقلاً بھی وہ فوائد و اسرار پر مشتمل ہے۔ پس گو حسن عقلی  
 اس کا اولہ اربعہ سے ثابت ہے۔



مسئلہ۔ جبکہ آدمی ایک خاص مکان کی اقصیٰ رکھتا ہے یعنی بغیر اس مکان کے گزراؤ سکی  
دشوہ ہو اور بغیر خریدنی اور مکان کے قدرت اس کی رفع نہ ہو سکے تو قیمت ایسے مکان کی  
استطاعت سے مستثنیٰ ہے۔

جگہ کا نام ہے وہاں جا کر نویں کی نذر سے تا مغرب اس جگہ رہے گا اور شب کو  
وہاں سے کوچ کر کے مشعہ الحرام میں کہ گھر سے تینا دو فرسخ ہے اگر طلوع فجر  
عبقریان سے تا طلوع آفتاب وہاں رہے گا اور پھر مستحکم میں آکر کہ قریب  
یکہ نام ہے ایک مقام کا اس جگہ تین عل بجالائے گا۔ اول ریحی جمر عقبہ یعنی  
جمر عقبہ پر کنگریوں کا پہنکنا۔ دوسرے ذبح یا نحر کرنا بدی کا۔ تیسرے سر  
مٹانا یا کچھ بال یا ناخن کاٹنے۔ بعد اس کے کہ کو مراجعت کرنا اور بدستور سابق  
طواف فرمایا رست بجالا کر دو رکعت نماز طواف ادا کرنی پھر بطور کفشتہ بایں صفا  
ومروہ کے سعی کرنی اور بعد ازاں طواف نسا کرنا خواہ عورت ہو یا مرد یا طفل  
بعد اس کے دو رکعت نماز طواف کر کے پھر منیٰ کو مراجعت کرنی اور گیارہویں بار ہویں  
شب وہاں رہنا اور پھر گیارہویں اور بارہویں روز بھی رمی جمرہ کرے گا۔ بعد بجالانے  
ان اعمال منیٰ کے مکلف فارغ ہو جاتا ہے تمامی اعمال حجۃ الاسلام سے کہ  
اجن کا بجالانا اور سپر واجب تھا اور اگر شخص مکلف بہ حج یعنی جسر حج واجب ہے  
بتدائے احرام میں ان افعال سے جاہل ..... ہو لیکن ارادہ کرے کہ

ازین کو ادنیٰ کیے فجر سے پہلایا ہے۔ پچیسویں شب ماہ ذی قعدہ میں اسی سبب اس روز  
کو یومہ ذوالاخص کہتے ہیں اور نیز روایت سے کہ اس کو کھریون کہتے ہیں کہ حج

اس قسم کا رہے کہ معاش اوس کی تنگ نہ ہو جائے تو یہی شخص مستطیع و واجب الحج کہلاتا ہے  
پس چاہئے کہ حج کو جائے ۱۲ -

بیان کیا جائیگا احرام باندھنا ہوتا ہے پھر مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کا طواف  
کیا جاتا ہے یعنی سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھر ناکہ ہر دور کو شوط کرتے ہیں بعد  
اوس کے مقام ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام میں دو رکعت نماز طواف کی پڑھتا  
ہے بعد اس کے سات بار سعی کرتا یعنی راہ چلنا درمیان صفا و مروہ کے کہ یہ  
دو مکان ہیں جانا صفا سے مروہ کو ایک بار گنا جاتا ہے اور مراجعت کرنا مروہ  
سے طرف صفا کے مرتبہ دوسرے میں شمار ہے بعد اس کے تقصیر یعنی  
یکہر ناخن یا بال اپنے کاٹ دینے۔ جب محرم ان امور سے فارغ ہوگا تو  
جو چیزیں اوس پر سبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں وہ اب اوس پر حلال ہو جائیں گی  
اور اسی سبب سے اوس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور اس کے حج کو حج تمتع کہا  
جاتا ہے کس واسطے کہ شخص مکلف بعد ادا سے عمرہ کے تمتع یعنی لذت اور  
نفع اوٹھلنے والا ہوا اور چیزوں سے جو بعد احرام کے اس پر حرام ہو گئی تھیں  
اور جب نو ان روز فی کحج کا نزدیک ہوگا تو مکلف پھر دوبارہ حج تمتع کے لئے  
مکہ معظمہ سے احرام باندھے گا اور تفصیل کشیا کہ بندہ بیا ہوگی اور طرف عرفات جو کہ ہر سال

۱۔ کعبہ کے بیت اللہ و بیت الحرام و بیت العتیق نام ہیں اور وجہ تسمیہ رعایت میں یوں ہے کہ  
اوس کے پاس سبب کہتا ہے کہ وسط دنیا میں ہے اور اول مخلوق ہوا ہے اور بعد اس کے

ہمان و نقد اور سے نہ بے کیگا۔ اس صورت میں چہ کہ عورت اپنے کوٹ ہانے کے بعد کا  
حال پہلے ملاحظہ کرے اس طرح کہ بعد مراجعت اور منہ سے کوٹ ہانے کے تیجھے معاش ہو سکی

اور بھون کے بال لینے اور موے زیر بغل اور موے زہا و نور سے دو روز غسل طہم  
کجلا نکو شام اور اگر بعد غسل کے کھائے وہ چیز یا پہنے وہ لباس جو محرم کو جائز نہیں  
ہے تو دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے اور جس حالت میں خوف اس بات کا ہو کہ  
میقات میں پانی نہ ملے گا پس باین خیال میقات سے پہلے غسل کر لینا جائز  
ہے اور بعد اس کے میقات میں پانی دستیاب ہو جائے تو اعادہ غسل کا  
مستحب ہے اور اول روز غسل کر لینا رات کے لئے اور رات کا غسل کیا ہوا  
دن کے لئے کافی ہوتا ہے اور اگر حدت اصغر واقع ہوئے سے غسل میں غفل  
آجائے تو پھر دوبارہ غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ  
وَبِاللّٰهِ اَجْعَلْهُ لِيْ لَوْ اَوْ طَهَّوْرًا وَّحَيْثُ اَوْ اَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً  
مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَتُسْقِئِ اللّٰهُمَّ طَهْرِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ  
وَاجْعَلْ لِيْ لِسَانِيْ يَحْبُكُ وَمِدْحَتَكَ وَالشَّاءَ عَلَيْكَ فَانَّهُ لَا  
قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنْ قَوْمًا مِنْ بَنِي السَّلَامِ لَكَ وَالْاَتْبَالُ لِسَةِ  
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔ اور جب دو کپڑے احرام کے پہنے کہ ایک

اور دوسرے کہ ایک بیت اللہ کے نام سے پہنے کہ عرب لوگ اس کپڑے کو مخصوص حق تعالیٰ کا گھر  
جاتے رہے اور نزدیک ہر طرف کے خدا تعالیٰ کا ایک خاص نام ہے کہ وقت دعا اور ہر جگہ التجا

مسئلہ۔ جو شوہر عورت کو مکہ کے آنے جانے کی استطاعت رکھتی ہو۔ لیکن نبی  
اس بکے کو وہ مکہ سے لوٹ کر آئے گی تو شوہر اس کا باعث اپنے فقر و پریشانی کے قتل

رج واجب اپنے کو یا لادن کا اس طریق سے کہ عمل میں مشغول ہونیکے بعد جو اوپر مذکور  
ہو جن کو غسل اکثر عوام کے کہ ارادہ کر لیتے ہیں بجالانے عمل کا موافق رسالہ کہ  
جو اذن کے پاس ہوتا ہے یا مطابق قول یا عمل اس مجتہد کے کہ جس کے ہمارے  
ہوتے ہیں عمل کریں گے تو ظاہر عمل ایسے شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض  
روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور صورت تفصیلی ج تمتع کی یہ ہے کہ اول  
اذن کے افعال میں سے عمرہ تمتع ہے جیسا کہ جانا تو نے۔ اور چونکہ واجب  
عمرہ کے پانچ ہیں اور حج کے واجبات پندرہ۔ پس یہ مجموعہ بیس واجبات ہے  
دو باب اور بارہ فصلوں میں بیان کئے جاتے ہیں۔ باب پہلا عمرہ کے  
بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ فصل پہلی عمرہ کے احرام میں  
اور اس میں چند مقصد ہیں۔ مقصد پہلا۔ احرام کے مستحبات میں جو  
میل احرام اور بعد احرام کے بجالانے چاہئیں۔ اور مکروحات احرام کے  
بیان میں۔ جانا چاہئے کہ بروقت ارادہ احرام کے سنتے کہ یہ شخص  
احرام کے لئے طہ ہو بدن کے پاک و صاف کرنے۔ اور ناخن کاٹنے

اور حج واجب

اس لئے کہ ممانی عرش کے ہے اور عرش مربع ہے اس واسطے کہ وہ کلمات کہ بنا اسلام  
کی جن پر ہے وہ چار ہیں سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

اگر اس مال اوس کا معاوضہ نفع کے بعد استطاعت وطن سے مکہ تک جانے کو نہ ہو تو  
جہ سے مکہ چلا جائے اس صورت میں حجۃ الاسلام اوس کی زبان سے ماقبل ہو جائیگا۔

فَاِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضِكَ لَا اُوْفِي اِلَّا مَا دَفَيْتَ وَلَا اَخَذَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ  
وَقَدْ ذُكِّرْتُ الْحَجَّ فَاسْأَلُكَ اَنْ تَغْرِمَنِي عَلَيْهِ عَلَيَّ كِتَابِكَ وَسُئِلْتُ  
نَبِيَّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَقَوِّيَ عَلَيَّ مَا مَضَعْتَ وَتَسَلَّمَ لِي  
مَنْ سَأَلَ فِي يَسْرُمْنِكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْلَنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِي  
رَضِيْتَ وَارْتَبَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَلَكَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي خَرَجْتُ مِنْ  
بَشَقَةِ بَعِيكَ وَانْفَقْتُ مَالِي اِبْتِغَاءَ رِضَاكَ اَللّٰهُمَّ قُمْ لِي  
حُجَّتِي وَتَحَدَّقْنِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعِمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عَلَيَّ كِتَابِكَ  
وَسُئِلْتُ نَبِيَّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَاِنْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ  
يُجْبِسُنِي فَخَلْفِي حَيْثُ جَبَسْتَنِي بِقَدْرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ  
اَعْلَى اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ حُجَّةَ فَعْمَرَةٍ وَاَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي  
وَلَبْشَرِي وَلَحْيِي وَرُمِّي وَعِظَامِي وَهَنِي وَعَصْبَتِي مِنَ الشَّاءِ  
اَوْ الثِّيَابِ وَالطَّيْبِ اِسْتَعْنِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالْذَّارَ الْاٰخِرَةَ  
اور جب نیت احرام کی کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت کے زبان پر جاری

کعبہ کو بیت اللہ کہتے رہے اور کعبہ کو بیت الحرام بھی کہتے ہیں اس لئے کہ کعبہ مضاف  
اوس کے چار قرع تک حرم ہے کہ ہر شخص پر خواہ حرم ہو یا غیر حرم حرام ہے کہ اس جگہ

تنگ نہ ہو جائے اور ذات کے ساتھ گزراں نہ کرے۔

مسئلہ۔ ایک شخص قصہ تجارت مثلاً جدہ کو گیا ہے اور وہاں اس سے بہت پیڑا بیع حاصل ہو

نسبی دوسری بنا رہا ہے اور اس وقت یہ کہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَقَّیْ  
مَنَا وَادْرٰی بِہِ نَحْوَاتِیْ وَادْرٰی فِیْہِ قَرَحَاتِیْ وَاعْبَدْتُ فِیْہِ رَدِّیْ وَانْقَضٰ فِیْہِ  
اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَصَدَتْہُ قَبْلَقَاتِیْ وَادْرٰتُہُ وَاعَا  
وَقَبْلَتِیْ وَلَہٗ لَقِیْطَعٌ بَیْ رَوْجِہِہٖ اَدْرٰتُہُ فَسَلَّمَنِیْ فُحُوْصَتِیْ وَکَلَفَنِیْ  
وَحَرَمَتِیْ وَظَهَرَتِیْ وَمَلَا ذِیْ فَرْجَیْ وَکُنْجَیْ وَذُخْرِیْ وَعَدَاتِیْ  
فِیْ سَدِّتِیْ وَرَخَائِیْ۔ اور سنتے ہے کہ بعد فریضہ طہر کے احرام باندھے  
اگر نماز طہر نہ ہو تو کسی دوسرے فریضہ یا قضا نماز کے پیچے احرام کو مباح  
کرے اور اگر نماز قضا بھی اس کے ذمہ نہ ہو تو بعد چہر رکعت نماز نافلہ کے  
اور اقل درجہ دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کے قل ھو اللہ اعلم  
اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حمد یعنی قل یا الھ الاکبر وبن پڑھ  
اور نماز سے فارغ ہو کر نیت احرام کی کرے اور قبل از نیت حمد و ثنا سے الھ  
یعالا وے اور صلوٰۃ محمد آل محمد پر بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ  
اَسْأَلُکَ اَنْ تَخْتَلِفَ عَلَیَّ اَسْحَابَ لَکَ وَ اَنْ یُّوَعِدَکَ وَ اَنْ یُّبْعَ اَمْرَکَ

اوس نام کے ساتھ قنادر ہر وہ کرتے تھے اور وہ نام خاص جو سب کے نزدیک آتا ہے اور  
انہوں نے کبھی کسی بت کو اس نام سے نہیں پکارا ہے اور اسی سبب سے زمانہ جاہلیت میں

اور بعد سال کے اپنی طرف سے جبرائیلؑ کو تودہ خود بھی سبکدوش ہو جائیگا۔  
**مستحکمہ**۔ ایک شخص متفہم نہ مظهر کو جاسے ہندو عرفات میں نہیں جھونکا ہو کہ واپس لوٹے آئے

اور جب اونٹ پر سوار ہوا اونٹ اُسٹھے یا جس وقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنے لگے یا بلندی سے نیچے اترے یا کسی سوار پر گزر کرے تو لبیک کہے اور ہر صبح کو بھی تلبیہ زیادہ کہے اگرچہ حالت جنابت یا عورت حالت حیض میں ہو اور تلبیہ کو عمدہ جمع میں قطع نہ کرے تا وقتیکہ مکہ کے مکانات کو دیکھے اور حج جمع میں روز عرفہ کے ظہر تک تلبیہ کہے۔

اور جانتا چاہئے کہ سیاہ کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے بلکہ مطلق ہر قسم کے رنگین لباس میں بعض علماء نے احرام کو مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض احادیث مقبولہ سے مکروہ نہ ہونا احرام کا سبب کپڑے میں ظاہر ہوتا ہے اور مکروہ ہے سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ نیکہ پر سر رکھنا اور میلے کپڑوں میں سونا اور لگا احرام میں کپڑا میلنا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ نخل ہونے تک اسے نہ دھوئے۔ اور مکروہ سے ہندی لگانا بقصد زینت ہو یا بقصد اسکر بلکہ ہر حال میں احوط ترک ہے حتیٰ کہ استعمال ہندی کا قبل از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہے گا۔ اور مکروہ ہے حمام میں جانا

پیارے خٹک اور جانب چپ اٹھ میل تک اس کی جگہ پہنچی کہ مجموع چار فرسخ ہو کے پس حق تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا۔ اور دوسری دعایت کے موافق یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے



مسئلہ - ایک شخص تطبیع واجب الحج تھا یہ وہ فقیر ہو گیا۔ جب وہ کسی غریب سے کسی  
 حج و عمرہ کے چلے جائے بغیر کسی کا نائب بنکر وہاں جائے اور سال بہ ترک مکہ میں رہے

اور نزدیکیت کے کہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
 الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَالْمَلَأَ  
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى خِدَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارِ الذُّنُوبِ  
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلُ التَّبْلِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَدَلِ وَالْأَكْرَامِ لَبَّيْكَ  
 لَبَّيْكَ تَبَدُّدِي وَالْمُعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَعْنِي وَيَقْفَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ  
 لَبَّيْكَ مَرَعُوبًا وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
 ذَا النِّعَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَسَّافِ الْكَرْبِ  
 الْعَظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
 يَا حَكِيمُ لَبَّيْكَ اور تم مجھے کہان فقرت کو بھی پڑھے۔ لَبَّيْكَ الْقَهْرُ  
 إِلَيْكَ مُحَمَّدٌ وَالْمُحَمَّدُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ حُجَّةُ أَوْعَمَّرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهَذَا  
 عَمْرٌ مَتَعَةٍ إِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلُ التَّبْلِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ قُلَيْبَةُ  
 نَمَامُهَا وَبِلَاغُهَا عَلَيَّ اور سنت ہے کہ ہر تلبیہ کو یہ آواز بلند کہے  
 اور سختی سے کہے کہ تلبیہ کا جبکہ سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز واجب و سنت کے

غبار کرے اور اس کی گمانش کو زمین سے اکھاڑے۔ روایت میں آیا ہے کہ جب حج والا  
 کو ہفت روزہ لے اور دینار خانہ کعبہ میں اسے نصب کیا وہ بہت نورانی تھا تو جانب راستہ



میں لکھ چکے ہیں کہ اس سے متقرر ہوتا ہے کہ وہ باوجود استطاعت اور قدرت کے حج کر جائے یا نہیں تاخیر کرے اور اس قدر مدت گزر جائے کہ گنجائش بجالانے حج کی رکھتا ہو

اور جو شخص عراق و نجد کی راہ سے جاوے اس کا میقات وادی عقیق ہے  
 واصل اس وادی کو مسلح کہتے ہیں اور درمیانی مقامات کو عہ اور اس کے  
 اخیر کو ذات عرق کہتے ہیں جو کہ اہل سنت کے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔ اور  
 مسلح سے احرام باندھنا افضل ہے اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ جس  
 صورت میں معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرے کہ یقین چلاں ہو جائے  
 کہ وادی عقیق میں پہنچ گئے ہیں اور احوط یہ ہے کہ ذات عرق تک احرام  
 میں تاخیر نہ کرے بلکہ ہمارے بعض حکماء ذات عرق تک دیر کرنے کو جائز نہیں سمجھتے

جگہ عقیق میں پہنچ کر پہلی روک پانی کا ٹکڑا سیر اور پھر اگر کوئی اسے تحقیق کہتے ہیں اور اس  
 جگہ کی یہ کیفیت اور ایک مصلحہ سیاح طرف اول جو عراق کی جانب ہے مسلح بسین رہا مصلحت ہے  
 جمع اس کی سیرالچ سیرت اور اوپر پہنچے مناسبت کو مسلح کہتے ہیں اور قانع ہے مسلح ہے  
 سینہ و تمام اس کے کچھ... اس واسطے کہ وہ ان احرام کے کپڑے اتارے  
 جائیں۔ اور جو جانتے ہیں کہ وہ انہوں نے منقول ہیں اور ضروری ہو کہ وہ تہ  
 ہے ذات عرق ہے اور وہ ایک... یہ تمام کا نام ہے ۱۲ مسائل

پس آدمی کے تہ پہنچا کر اسے گئے اور خدا نے اسے حرم گزانا معلوم ہوا اور اس نے پہنچے  
 اسنا کے ساتھ تہ کی سے کہ خیرت ابراہیم نے میلبا نے حرم کو اطراف کعبین کھڑا کیا اور

چاہئے کہ پھر جاوے مگر بان وہ شخص دوبارہ نہیں جائیگا جو اسی سال میں مستطیع ہوا اور اب  
دوبارہ نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا - ۱۲

اور بدن ملنا اور لپک کہنا جواب میں اس کے جواب سے آواز دے۔ اور  
مکروہ ہے۔ استعمال بریا جین..... منہ بلکہ احوط ترک ہے اور بعض  
مخمار نے سیری کے بتوں اور حطی سے سرد ہونا اور نیز ٹینڈے پانی سے  
ہنا نا اور زیادہ مسوک کرنی اور منہ پونچھنا اور مصارعہ یعنی کشتی کرنی۔ ان  
سب کو مکروہات میں داخل کیا ہے۔

مقصود دوسرا۔ احرام کے میقاتوں کے ذکر میں۔ جانا چاہیے کہ  
حاجیوں کے احرام باندھنے کا مقام میقات کہتے ہیں وہ مختلف راہوں سے  
گزرنے والے اشخاص کے واسطے مکہ میں داخل ہونے کے لئے مختلف  
مقامات ہیں۔ مثلاً جو شخص مدینہ منورہ کی راہ جاوے تو اس کا میقات  
بدر شجر ہے اور اس کو ذوالحلیفہ کہتے ہیں اور ضرورت کے وقت  
اس راہ سے جانے والے کو جازرہ ہے تاخیر احرام کی اہل شام کے میقات

بدر شجر یا ذوالحلیفہ یا طے طے و فتح لام یہ مقام مدینہ منورہ سے چہر میل کے فاصلہ  
پر واقع ہے جہاں پانی ہے یہ ملکیت ہے بنی حشمت کی - ۱۲

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو ایک یا قوت مخرج یہاں کہ اسے کعبہ کی جگہ رکھا اور گردنوں کے  
اس علیہ شام طواف کرتے تھے اور نور اس کا جہان تک کہ حرم کے میں ہیں بچتا تھا

اور جو شام کی راہ سے جاے میقات اوس کا تحفہ ہے۔ جان تو  
 کہ ان میقاتوں کے مقامات کا علم حاصل کرنا بنا بر قنوی اور احتیاط  
 کے لازم ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان پر جو ان مکانات کے  
 جاننے والوں سے دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو اکتفا کرنا  
 بعید نہیں ہے اور جس شخص کا گھر بہ نسبت ان میقاتوں کے  
 مکہ سے نزدیک تر ہو تو اوس کا میقات وہی اوس کا مکان ہے اور جو  
 شخص مکہ میں جانے کو ایسی راہ سے ہو کر گزرے کہ ان پانچوں  
 میقاتوں مذکورہ سے کسی پر گزر نہ کرے تو اوس کے حق میں  
 احتیاط یہ ہے کہ وہ احرام باندھے اوس میقات کے مقابل  
 بہتے جو اس سے قریب تر ہو اگرچہ دوسرے میقات سے زیادہ  
 رہے ہو اور جب مقابل اوس میقات کے پہنچے کہ جو مکہ سے  
 قریب تر ہے بہ نسبت اوس میقات کے کہ جس سے احرام باندھا  
 تھا اوس کے محذی پہنچ کر پھر دوبارہ احرام باندھے اور اگر علم  
 مقامات کا ممکن نہ ہو تو قدامت منظرہ کجانی ہو گا اور بعض علمائے  
 کہاتے کہ یہ شخص ایسی جگہ سے احرام باندھے گا کہ پہلے اس سے

لے جھوٹے پتھر صمدی پھر حارظی مکن بدینہ سے سات منزل اور مکہ سے تین  
 روزہ یعنی تین منبر ایک بتیا کا نام ہے جو کہ اب ویران ہے ۱۳۔

دراب مکہ وہ سیل ظاہر ہیں اور حدود کی نشان دہی ہیں اور مجموعہ ان کا چار فرسخ در  
 چار فرسخ ہے فقہ از مقام تالیف آقا محمد علی کرمانشہانی -

حد اربعہ و درجہ  
 کے مقام ہو چکیا ہیں  
 صواب تر شاہی آدم علیہ السلام  
 کے دراب میں طرد ہو چکا  
 حق تدلی نے چوبیل علیہ السلام  
 کو چاک کیا کہ باقوت باقوت ہے  
 بہشت میں بیجا ہے پس  
 جبریل علیہ السلام نے ان کو  
 جو ہے اور کس کی اس خبر  
 کو سن کر کہ ان کو باقوت  
 جاننا اس کو خبر ہوئی  
 کہ چوبیل وہ جہنم میں ہے

پس اگر کوئی شخص بعد از استطاعت اور قبل گذر - نعدت مذکورہ کے فوت ہو جائے تو  
چاقو کا قسط ہے۔

اور اگر یہ سب تقیہ کے ذات عرق تک تاخیر کرنا چاہئے تو قبل پہنچنے اوس کے  
نیت احرام کی کر لے اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور اپنے لباس کو نہ اتارے اور اگر  
ہوسکے تو مخفی طوی سے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہن لے اور پھر  
اس جامہ کو اتار کر معمولی کپڑے اپنے پہن لیوے اور اس کے لئے قدیم  
وے جیسا کہ بیان اس کا آگے آئیگا۔ اور کپڑے احرام کے نہ پہننے تاویج  
ذات عرق میں نہ پہنچنے اوس وقت احرام کے لباس کو پہننے اور ظاہر کر دے  
کہ اب میں محرم ہوتا ہوں اور جس شخص کی راہ طائفے ہو میقات اوس کا  
قرن النازل پہلے اور جو بین کی راہ جاوے اوس کا میقات یلم نام چاہئے

۱۔ قرن النازل بفتح قاف و سکون را۔

۲۔ یلم ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور انکم بالف بھی کہا جاتا ہے مکہ سے دو درجے  
پہلے دوستوں مسافرت ہے۔ اصل ہند کا میقات کہ وہ جہاز پر جاتے ہیں  
یلم ہے۔

بیریل علیہ السلام نے میلون کی جگہ اد نہیں دکھائی۔ پس حضرت رسول اللہ نے ان سید کی  
تجدید کا حکم فرمایا اور بعد اس کے خلیفہ ثانی و ثالث و معاویہ نے تجدید کی۔ ان میلون کا

قوی یہ ہے کہ وہ عمرہ فاسد ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ جس جگہ  
 ممکن ہو احرام باندھ لے مثل سہو کنندہ کے اور عمرہ کو تمام کر  
 اور بعد ازاں بقصد قضا عمرہ بجا لائے اور جہل مسئلہ اگر ہو تو  
 قوی یہ ہے کہ عمرہ اوس کا صحیح ہوگا۔ اور چاہنا چاہئے کہ  
 حدت اصغر و حدت اکبر سے پاک ہونا احرام کی شرط نہیں ہے  
 پس جنتب اور حائض اور نفاس والی عورت کا احرام باندھنا  
 صحیح ہے بلکہ غسل احرام حائض و نفاس کو مستحب ہے۔

مقصد تیسرا احرام کے واجبات کے بیان میں اور دیگر  
 امور جو واجبات سے متعلق ہیں اون کا ذکر۔

جانتا چاہئے کہ احرام میں تین چیزیں واجب ہیں۔ اول نیت  
 یعنی ارادہ کرے بائیں طور کہ احرام باندھتا ہوں میں عمرہ  
 شتمع حجۃ الاسلام کا واسطے اطاعت و فرمان برداری خداوند  
 عالم کے اور معنی احرام کے جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے یہ  
 ہیں کہ قصد کرے ترک امور ممنوعہ چند کا کہ جن کا بیان آتا ہے  
 واسطے بجا لانے افعال مقررہ کے کعبہ کی طرف متوجہ کر کے لکھو  
 دوسرے چار تلبیہ کہنا اور صورت اوس کی بنا بر احوط بلکہ اصح کہ  
 ۱۔ لَسَّكَ اللَّهُ لَسَّكَ لَسَّكَ لَا شَيْءَ لَكَ لَسَّكَ إِنَّ اللَّهَ وَآلَهُ

قنات کی محاذات کا احتمال پیدا نہ ہونے کے اور ایسے شخص کے  
 رہ تین احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر آنکرا حرام باندہ سے دور  
 ماننا چاہئے کہ جو شخص اپنے میقات میں احرام باندہ سنا بھولی  
 یا سے یا اور کوئی عذر عارض ہوا ہو پس بعد زوال عذر کے اگر  
 ہو سکے تو میقات کو لوٹ جائے ورنہ اسی جگہ سے جہان موجود ہے  
 عرام باندہ اور اس وقت احتیاط یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے میقات  
 کی طرف لوٹے اور وہاں سے احرام باندہ ہے خصوصاً وہ حیض  
 الی عورت کہ جس نے یہ سبب جہاں سے کہ احرام کو میقات سے  
 رک کر دیا ہو کہ جس کی بابت نص صریح وارد ہے اور شہید علیہ الرحمہ  
 و بعض علماء سے قویٰ بھی اس بارہ میں نقل ہوا ہے اور اگر  
 عرم میں داخل ہونے کے بعد عذر پر طرف ہو تو اوپر واجب ہے  
 کہ بشرط امکان حرم سے باہر جائے اور احرام باندہ ہے اور  
 اگر ممکن نہ ہو تو اسی جگہ سے احرام باندہ لے لے اور اگر احرام باندہ  
 بھول جائے اور یاد نہ آوے یہاں تک کہ تمام واجبات عمرہ کی  
 بجلاوے اور پھر اوسے یاد آوے کہ احرام نہیں باندھا تھا  
 تو اس صورت میں ایک جماعت علمائے اوس عمرہ کو باطل جانا  
 ہے اور بعض علماء صحیح جانتے ہیں اور یہ قول بعید نہیں ہے  
 اور قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص احرام کو عمداً  
 ترک کر دے اور تدارک اوس کا میقات سے ممکن نہ ہو پس

عقد مین یا گواہی دینا ہر چند یہ شخص غیر حالت احرام مین مقفل ہو  
گواہی بکا ہو چکا ہو اور احوط یہ ہے کہ کسی عورت سے خواستگار  
بھی نہ کرے لیکن زن مطلقہ رجعیہ کی طرف رجوع کرنا کچھ عیب  
نہیں رکھتا اور اسی طرح کچھ قیاحت نہیں ہے خریدنا کنیز کا  
اگرچہ بعد فراغ احرام وہ لونڈی واسطے اوٹھانے فائدہ کے  
بخریدی جائے البتہ اگر احرام کی حالت مین فائدہ اوٹھانا دوسرے  
مقصود ہو تو احوط یہ ہے کہ اس ارادے سے مول نہ بیوے  
بلکہ اس صورت مین بعض علما نے یقین حرمت کا کیا ہے اور  
احوط یہ ہے کہ مالک کنیز سے استدانہ کرے کہ وہ شخص  
انہی کنیز کو اوپر حلال کر دے بلکہ قبول تحلیل مین ہی احتیاط  
چاہئے۔ جانتا چاہئے کہ جو شخص حالت احرام مین کسی  
عورت کا عقد محرم کے ساتھ پڑے اور وہ محرم اس  
عورت سے دخول کرے پس ہر ایک کو ان دونوں مین سے  
ایک ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر مجامعت نہ کرے  
تو پھر کسی پر کفارہ لازم نہ ہوگا اور اسی طرح اگر عقد پڑے  
والا محل ہو اور جس کا عقد پڑے وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول  
کرے تو عقد پڑے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر عقد  
پڑے والا اور عورت بھی دونوں محل ہوں مگر عورت جانتی ہو کہ  
حرام کے ساتھ عقد ہوتا ہے وہ حالت احرام سے پہلے

اور وہی اونٹ کفارہ میں دینا لازم ہے اور اگر پانچ شوٹ کے بعد  
 جمع کیا ہو تو بنا برائے شہر و اطہر کے کفارہ دینا لازم نہیں ہوگا  
 اگرچہ بنا برائے حوط کے اس صورت میں بھی کفارہ دینا چاہئے  
 اور عورت کے بوسہ لینے کے کفارہ میں اختلاف ہے۔  
 بعض علمائے کہا ہے کہ اگر از روئے شہوت کے بوسہ لیا،  
 تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر از روئے شہوت کے نہیں  
 تو ایک گوسفند دیوے اور بعض عالم دو نو صورتوں میں ایک  
 شتر کفارہ میں دینا کہتے ہیں اور یہہا حوط سے بلکہ خالی از  
 توجہ نہیں ہے اور اگر عدا کسی عورت اجنبی کی طرف دیکھنے  
 سے انزال ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ ایک اونٹ دینے  
 اگر ممکن ہے ورنہ ایک گائے کفارہ دینا چاہئے اور یہہا بھی  
 نہ ہو سکے تو ایک گوسفند دیوے اور اگر اپنی زوجہ کی طرف  
 گئے اور انزال ہو جائے تو مٹ ہو دینا ہے کہ ایک اونٹ  
 کفارہ دے اور اگر کوئی شخص از روئے شہوت کے مناس  
 کرے بغیر کے کہ انزال ہو تو اسکو ایک شتر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

تیسرے عقد نکاح کرنا کسی عورت سے اپنے لئے یا کسی  
 غیر سے نہ دیکھ کر محرم ہو یا عمل اور اس طرح گواہ ہونا کسی کے



سبائے چیردے۔

دسویں۔ فسوق ہے مراد فسوق سے جھوٹ بولنا ہے اور بعض غفلت نے سبب یعنی زشت کلامی و گالی دینے کو داخل فسوق کیا ہے اور بعض نے مفاخرت کو سبب کی طرف راجع کیا ہے اس لئے کہ نتیجہ مفاخرت یہ ہے کہ خود اپنے لئے تو اظہار فضائل اور غیر سے ان فضائل کا سلب و انکار یا یہ کہ ثابت کرنا ذائل کا غیر کے لئے اور اپنے سے سلب و ذالت اور ان سب کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

گیارہویں۔ جدال ہے اور وہ قسم کھانی یا بین طور کہ جھگڑیکے وقت لاواللہ یا بی واللہ کہنا اور احوط یہ ہے کہ مطلقاً ہر طرح کی قسم کھانی اس میں شامل کی جائے اور محرم کو مقام ضرورت میں یا اثبات حق یا نفی باطل کے لئے قسم کھانی جائز ہے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر جدال صادق ہو اور تین یا اسے کم زبان پر جاری ہو تو اس کے لئے استغفار کافی ہے اور تین مرتبہ میں ایک گو سفند کفارہ ہے اور قسم دروغ کے بارہ میں مشہور یہ ہے کہ پہلے مرتبہ میں ایک گو سفند۔ اور دوسرے مرتبہ میں ایک گائے اور تیسرے مرتبہ میں ایک اونٹ کفارہ دیا جائے۔

بارہویں نہ مارنا اون جانوروں کا جن کا مسکن بدن یا پائیں

نکالیوے۔ اور واضح ہو کہ سلی ہوئی چیز کا پہنا بنا بر مشہور کے۔  
خاص مرد کو حرام ہے پس جائز ہے عورت کے لئے پہنا سلی  
ہوئی چیز کا مگر قہارین کہ اس سے اگلے زمانہ میں ایک چیز بھی  
کہ عرب کی عورتیں حفاظت سر پایہ کے لئے مثل دستا نوں کے  
روئی بھر کر بناتی تھیں احوط بلکہ اقویٰ اوس سے اجتناب  
کرنا ہے۔

ساتویں سیاہ سے لگانا کہ جس میں زینیت ہو اگر چہ  
فی الحال کوئی زینیت اوس سے مقصود نہ ہو اور مطلق سر سے  
خواہ سیاہ ہو یا غیر سیاہ اگر بقصد زینیت ہو پر ہیز کرنا احوط ہے۔  
آٹھویں آئینہ دیکھنا اور بعض علما نے تصریح فرمائی ہے کہ  
احتیاطاً عینک لگانی بھی ترک کر دے مگر ضرورت کے وقت  
اور اسی طرح صاف پانی میں منہ بھی نہ دیکھے اور اقویٰ یہ ہے  
کہ یہہہ دونو جائز ہیں۔

نویں۔ موزہ وچکہ وجرآب کا پہنا یا جو شے کہ تمام پشت پا  
کو چھپالے اور بعض علما نے تصریح کی ہے کہ چھپانا تھوڑے  
سے پشت پا کا مثل ڈھانپنے کل کے ہے مگر مقام بند نعلین  
مستثنیٰ ہے اور دلیل اس کی ظاہر نہیں ہے الا یہ کہ احتیاط  
ہتر ہے اور جس حالت میں نعلین نہ ہوں اور موزے نہ پہنے  
کی ضرورت ہو تو احتیاط یہہہ ہے کہ اون موزوں کے پشت کو

بدن سے جدا نہ کرے مگر ضرورت میں مثل اس کے کہ بکثرت  
 جو نہ پڑ جائیں یا در دس عارض ہو اور آنکھ بال جسے ہندیہ میں  
 پڑ والی کہتے ہیں جب اذیت دیتا ہو تو اوکھاڑ دینا اس کا منع  
 نہیں اور اگر بوقت وضو بلکہ غسل کرنے میں جو بال بے قصد  
 اوکھڑ جائے اس کا کفارہ نہ ہوگا۔ اور فدیہ سر منڈانے کا  
 اگرچہ ضرورۃً ہو ایک گو سفند ہے یا تین روزے رکھنا یا دس  
 مذکس مکیون کو صدقہ دینا اور بعض علما نے فرمایا ہے  
 کہ بارہ مدچم مکیون کو صدقہ دے اور مقتضائے احتیاط  
 یہ ہے کہ اس صورت میں فدیہ کے لئے گو سفند اختیار کرے  
 اور اسی طرح احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ کفارہ مذکور دینا چاہئے  
 جبکہ اپنے دونوں بغل کے بالوں کا ازالہ کرے بلکہ ایک بغل کے  
 بالوں کا بھی اور اگر کوئی شخص اپنے سر یا ڈاڑھی پہ ہاتھ پھیرے  
 اور ایک یا دو بال گر جائیں تو مٹھی بھر گیہوں صدقہ دیوے۔  
 ستر ہوین۔ مرد کو چھپانا اپنے سر کا حتیٰ کہ کچھ پر یا مہندی  
 سر پہ رکھنا یا اور کسی چیز کا سر پہ اوٹھانا بنا براحوط کے  
 اور احوط واولیٰ یہ ہے کہ سر کو بعض اعضا بدن مثل ہاتھ سے  
 بھی نہ چھپائے یعنی ہاتھ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز

سہ پرانی مریض ہے کہ آنکھ میں بال اونچا آتے ہیں یعنی میل یا پوٹون کے اندر اس مریض

مثلاً جو نیا پسو یا چھتری کے جواونٹ کے بدن میں رہتی رہتی  
اور اسی طرح منع ہے اوٹھا کر پہنکدینا جو ن اور لپٹو کا اسلئے  
کہ پہنکدینا چھتری کا بے اشکال ہے اور کچھ عیب و فتنہ نہیں  
بلکہ جو ن اور لپٹو کو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دینا جبکہ موقع  
اول اوس کے لئے محفوظ تر ہو تو بھی منع ہے۔

تیرہویں۔ انگوٹھی پہنا ہاتھ میں زیبائش کے لئے اور بقصد  
استحباب کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور بعض علما نے تصریح کی ہے  
کہ بحالت احرام بقصد زینت ہندی لگانا حرام ہے بلکہ قبل  
از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ تا زمانہ احرام اثر ہندی کا باقی رہے گا۔  
اور بعضوں نے صرف احتیاط کی ہے کہ بغیر قصد زینت کے ہو  
ہندی نہ لگے۔

چودھویں۔ بقصد زیبائش زیور پہنا عورت کا مگر جس زیور کے  
احرام سے پہلے ہمیشہ پہنے کی عادت رکھتی ہو تو اوس کا پہنے  
رہنا اور احرام کے لئے نہ اتارنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا لیکن  
یہ کہ قصداً اوس زیور کو شوہر اور غیر مردوں پر ظاہر نہ کرے۔

پندرہویں۔ بنا برا حوط بلکہ اتوی تیل ملنا بدن پر اگرچہ وہ تیل  
خوشبودار نہ ہو مگر حالت ضرورت میں ملنا تیل کا منع نہیں ہے۔  
سو کہوین۔ ازالہ نمونے دوز کرنا یا لون کا اپنے بدن یا کسی  
غیر کے بدن سے اور وہ غیر شخص محل ہو یا محرم حتمہ کہ ایک بال ہو

فجائی نہیں ہے۔

یوٹیسوین - سایہ قرار دینا مرد کا بالائے سر اپنے منزل چلتے مین  
مثلاً ہنود ج وچتری وغیرہ کے خواہ سوار ہو یا پیادہ علی الانحوط  
اور احتیاط یہ ہے کہ پہلو سے محل اور جو چیز کہ بالائے سر اس کے  
نہ ہو تو اس کی چھا تو مین بھی راہ نہ چلے اگرچہ محل وغیرہ کے  
سایہ مین کہ مقابل سر کے نہ ہو راہ چلنے کا جواز خالی از قوتہ  
نہین ہے اور منزل پہ پہونگیر یہہ شخص اپنے کاروبار کے لئے  
آمدورفت کرنے مین سایہ مین چلے تو جائز ہے مگر یہ کہ سیٹھے  
نہین لیکن خاص آمدورفت کے وقت بھی اگر سایہ سے احتیاط  
کرے تو بہتر ہے اور حالت ضرورت مثل شدت گرمی یا سردی  
یا بارش مین سایہ کر لیتا جائز ہے لیکن کفارہ بھی چاہئے اور  
خود تو نہ بلکہ چون کے لئے سایہ کرنا بلا کفارہ جائز ہے اور فدیہ  
سایہ کرنے کا ایک گوسفند ہے اور احوط ہے کہ چھ دن  
سایہ کیا تو ایک دن کیئے ایک گوسفند دے۔

یوٹیسوین - خون نکالنا خاص اپنے بدن سے اور اگر یہ جانتا  
ہو کہ بدن کھانے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا  
باوجود اس کے کھائے یا مسواک کرنے تو موجب کفارہ  
کا ہوگا اور ضرورت مین خون نکالنا جائز ہے اور بعض علماء  
کہا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسفند ہے اور بعضوں نے ایک

اس کا ہے اور دونوں کان بظاہر سر میں محسوب ہیں اور بعض سر لینے کچھ ~~سر~~ کا تمام سر حکم میں ہے مگر یہ کہ بیشک کسمہ سر پہ رکھنا یاد رکھنے کے لئے رومال سر پہ باندھ لینا مستثنیٰ ہے اور اس شہر و اظہر مرد کو چہپا نامہ کا جائز ہے اور قول اسکی مخالفت میں شافعی ہے اور سر ڈھانپنے کے حکم میں ہے اگر اس نے اپنے سر کو پانی یا کسی بہنے والی چیز میں ڈالنا - اور مخفی نہ کرنے کہ سر چہپانے کا فدیہ ایک گو سفند سے اور احوط یہ ہے کہ جتنے مرتبہ سر کو چہپا سے اوتارے ہی گو سفند فدیہ دے خصوصاً جبکہ بلا عذریا اوقات مختلفہ میں سر کو ڈھانپے ۔

اٹھارہویں - عورت کا نقاب وغیرہ سے اپنے منہ کو چہپانا اور اسی طرح ہے بعض اجزاء منہ کا ڈھانپنا لیکن اس قدر جو نماز کے لئے سر چہپانے میں میں باب المقدمہ منہ کو اٹھا کر چہپ جائیں تو مضائقہ نہیں لیکن چاہئے کہ نماز کے بعد پورا اس سے کہو لے ۔ اور نامحرم سے منہ چہپانے کے لئے عورت کو جائز ہے کہ جو چیز از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑھے ہے اس کے سر کے کوناک کے برابر بلکہ تھوڑی تک کھینچے مگر بعض علماء واجب جانتے ہیں کہ اس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سے اپنے منہ سے جدا رکھے تاکہ از قبیل نقاب نہ ہو جائے تو ایک ~~مگر~~ سفند کفارہ ہوگا اور یہ قول احوط ہے بلکہ قوت سے

اور اگر چہ ٹاپس سے مراد رخت ہو تو ایک گوسپند دیوسے اور اگر کوئی  
 مشائخ و غیرہ توڑ ڈالے تو قیمت اوس کی کفارہ میں دے دے اور  
 گھانس کے اوکھاڑے نے میں واسے استغفار کے اور کچھ کفارہ  
 نہیں ہے اور جائز ہے کہ حرم میں اپنا اونٹ بہری گھانس  
 چرنے کو چوڑ دے مگر آپ اوس کے لئے گھاس نہ کاٹے  
 اور جائشا چاہے کہ یہہ تکم عجم کی گھاس اوکھاڑنے کا محرم کے  
 ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اجزا ص حرم سے ہر فرد بشر کیلئے  
 ثابت ہے اور اگر بطور متعارف راہ چلنے سے کچھ اجزا حرم کی  
 گھاس کے ٹوٹ جائیں تو کوئی قباحہ نہ نہیں ہے۔

چوتھیں یون۔ ہتیار باندھنے مثل تلوار وغیرہ یا جو چیز سامان  
 ضرب یا آلہ حرب سے ہو مگر ضرورت کے وقت ہتیار لگانے جائز  
 ہیں اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ مثل زہ و خود و مانند  
 اس کے جو آلات حفاظت سے ہیں نہ آلات دفع سے یہہ  
 بھی داخل اسلحہ ہیں اور احوط یہہ ہے کہ ہتیاروں کو اپنے ساتھ  
 بھی نہ رکھے ہر چند کہ بایں پراون کو نہ لگایا ہو واللہ العالم۔

## فصل دوسری

بیان میں طواف عمرہ کے اس میں بین ہیں

مسکین کا کہا نا دینا تجویز کیا ہے۔

اکیسویں۔ ناخون کا۔ ٹٹنے اگرچہ کچھ تھوڑا سا ناخون کا ناچار مگر یہ کہ اذیت دیتا ہو مثلاً تھوڑا ناخون تو لگ ہو گیا ہے اور کچھ لگا ہوا ہو اگر وہ باقی ماندہ اید ایتا ہو تو اس سے کھاٹ ڈالے۔ اور اوس کے فدیہ میں ایک مدگیہوں دیوے چھانچے سارے ناخون کا فدیہ بھی وہی ایک مد ہے اور اگر سارے ہاتھ پاؤں کے ناخون ایک ہی جلسہ میں کاٹے تو ایک گو سپند فدیہ دینا چاہئے۔ اور اگر ہاتھوں کے ناخون تو جدا ایک جلسہ میں اور پاؤں کے علیحدہ دوسری مجلس میں کاٹے جائیں تو دو گو سپند دینے لازم ہیں۔

یائیسویں۔ دانت اوکھاڑنے اگرچہ خون نہ نکلے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گو سپند ہے اور یہ احزاب سے تیسویں۔ اوکھاڑنا اوس درخت یا گھاہ کا جو حرم میں اوگی ہو مگر جس صورت میں کہ اوس کی زمین ملکیت یا مکان اوقات میں اوگی ہو یا خود اوس نے اسے بویا ہو تو پھر اوکھاڑنا اسکا منع نہیں ہے اور گیارہ اذخ اور درخت میوہ دار اور درخت خرما اس سے مستثنیٰ ہے یعنی اوکھاڑنا ان کا جائز ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اوکھاڑے تو ایک جماعت علما نے فرمایا ہے کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گائے کفارہ دے گا



لِعِندِ اَيْلِكَ وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مَطِيعًا لِامْرِاكَ  
وَكُلَّ ذَالِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَاكَ  
الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَتَمُّنِيْ بِذَلِكَ الزُّلْفَةِ  
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةِ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةِ لَدَيْكَ  
وَالْمَغْفِرَةِ لِذُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةِ عَلٰى مِنْهَا بِمَنَّاكَ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمِ  
تَبْدِيْنِيْ عَلٰى النَّارِ وَاَمْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ  
وَعِمَّا يَلِكُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

اور متنب ہے کہ اگر ہونے کے تو مکہ معظمہ میں داخل ہونے کیلئے  
دوسرے غسل ہی کہے ہیں جو جس وقت کہ معظمہ میں داخل ہو تو آرام تن  
اور الجینان دلی کے ساتھ داخل ہوا اور چاہے کہ چوراہا بنائے  
کہ یا قبر ہے اوس راہ سے داخل ہو مگر بعض علماء نے فرمایا ہے  
کہ یہہ تکمیل مخصوص ان لوگوں کے لئے ہے جو مدینہ منورہ سے  
جاسے ہیں اور بعض علماء نے غسل سجد الحرام میں داخل ہونیکے  
سجد الحرام ہر چار طرفانہ کہہ کر وہ صحن حسین طواف کیا جائے اور باقی صحن درود الہیہ پڑھ کر تہنیم

مقصد پہلا بیان میں ان اعمال مستحبہ کے جن کا مکہ معظمہ اور مسجد  
الحرام میں داخل ہونی تک تا زمان ارادہ طواف بجالانا چاہئے

جان تو کہ جب محرم محرم مکہ میں پہونچے تو سنتے ہی کہ اونٹ سے  
نیچے اترے اور محرم میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے  
اور پاب رہنے جو تیون کو ہاتھ میں لے اور اس عنوان سے محرم  
میں داخل ہو حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بواسطہ تواضع و  
فروتنی نسبت حق تعالیٰ کے اس ہیأت کو اختیار کرے تو غنا وند  
عالم لاکھ گناہ اوس کے مشا دیتا ہے اور لاکھ نیکین اسکے  
لئے لکھتا ہے اور لاکھ حاجتیں اوس کی بر لاتا ہے اور محرم  
میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ خِطَابِكَ وَقَوْلِكَ اَلْحَقُّ

وَ اِذْنٌ فِي النَّاسِ يَا لِحُجَّيَا تَوَاكِرِ رِجَالِ الْاَوْعَالِ

كُلِّ ضَامِرٍ يَا تَيْنَ مِنْ كُلِّ فُجٍّ عَمِيقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَجَابِ دَعْوَتِكَ وَقَبْلَ

جَمْعٍ مِنْ سَقَمٍ بَعِيْدٍ وَفُجٍّ عَمِيقٍ سَامِمًا

وَاللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ آمِينَ رَوَيْتَيْنِ وَارْتَبَعَا  
بِحُكْمِهِمَا وَعَابَرَا -

بِسْمِ اللَّهِ وَبِإِلَهِهِ وَبِهِ الدُّعَاءُ إِلَى اللَّهِ وَبِإِلَهِهِ  
شَاءَ اللَّهُ بِعَلَى اللَّهِ مَلَكُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَيْرِ الْأَسْمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّادِّ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُ السَّلَامِ  
عَلَى أَنْبِيَائِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
خَلِيلِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ  
اللَّهِ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ  
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحَّمْتَ

لئے ہی ذکر کیا ہے اور چاہئے کہ مسجد الحرام میں باب نبی شیبہ سے داخل ہو اور کہتے ہیں کہ فی الحال وہ دروازہ باب السلام کے برسر واقع ہے اور چاہئے کہ جب باب السلام سے اندر جاوے تو سیدہ استونون تک چلا آوے اور بکمال خشوع و خضوع و اطمینان قلب و آرام بدن کے ساتھ در مسجد پر کھڑا ہو اور یہہ کلمات جو حدیث میں وارد ہوئے ہیں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ  
بَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ  
السَّلَامُ عَلَى أَنْبَاءِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ السَّلَامُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ

اب باب نبی شیبہ فی زمانہ یہہ دروازہ مقابل باب السلام کے مسجد میں داخل ہو اور علت استحباب یہاں داخل ہونے کی یہ ہے کہ پہلے بسم یا فتح یا ی موحّد جو کہ بتوہین بہت بڑا آیت تھا وہ زیر عتبہ یعنی زیر چوکت باب نبی شیبہ کے مدنون ہی اور جب وہاں سے داخل ہو تو پانوں سے آسی کہو ندن اور رگڑتا ہوا جاتا۔ دوسرے علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہم فی سنا ہے کہ یہہ دروازہ یعنی باب نبی شیبہ فی زمانہ باب السلام نام سے پکارا جاتا ہے اور سردار ہے جانتا اس بات کا کہ بتحقق یہ دروازہ فی الحال غیر معلوم اس لئے کہ مسجد زیادہ کی گئی ہے یعنی بڑھائی گئی ہے لیکن اندر داخل ہونے میں رعایت کیجا اوس دروازہ سے جونی نظر ہو رہے ہیں پس بنا کر کہ چاہئے کہ اول داخل ہو باب السلام جو اس نام سے اب بھی مشہور و معروف ہے ۱۲

وَأَحَدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ  
كَفْوًا أَحَدٌ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِيَّتِهِ يَا جَوَادِيَا كَرِيمُ  
يَا مُنَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ  
تَحْتِكَ أَيَّامِي بِزِيَادَتِي إِيَّاكَ أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي  
فَكَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ بَعْدَ اس كَتَمْتِ بَارِسْ كَه  
اللَّهُمَّ فَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ پھر کہے وَأَوْسَعُ عَلَيَّ  
مِنْ رِزْقِكَ الْحَالُولِ الطَّيِّبِ وَأَدْعِي شَرَّ شَيَاطِينِ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَشَرَّ قَسَمَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بَعْدَ اس کے  
مسجد میں داخل ہو اور کہے بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ اس کے ہاتھوں کو

اوپر ہاؤنٹے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے اور یہ دعا پڑھے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَقَامِي أَوَّلَ مَا يَسْبِقُ أَنْ تَقْبَلَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَعَلَى إِسْمَاعِيلَ  
 وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
 وَاسْمِعْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاحْقِظْنِي بِحَقِّكَ  
 الْإِيمَانَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ وَزَارِعِهِ وَجَعَلَنِي  
 مِنْ يَوْمِ مَسَاجِدِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ يَتَابِعِيهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
 عَبْدَكَ وَزَائِرَكَ فِي بَيْتِكَ وَعَلَى كُلِّ مَا تَرَى  
 حَقِّ لِمَنْ آتَاهُ وَزَارِعَهُ وَأَنْتَ خَيْرُ مَا تَرَى وَكَرَمُ  
 مَزُورٍ فَاسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا نَكَّارُ ابْتَغِ اللَّهُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِأَنَّكَ

اور غریب وقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اوس کی طرف کر کے کہے  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ  
 لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 اِلَّا الْاِلَٰهَ الْاَلَدُّ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ  
 وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا احْتَسٰى وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي  
 وَيُمِيْتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
 مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مَا فَضَّلَ مَا  
 صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَجَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ عَلَى اَجْمَعِ النَّبِيِّينَ وَالرَّسُوْلَيْنِ

اسے حجر الاسود سیاہی مائل ایک پتھر ہے خانہ کعبہ کے بیرونی کونہ میں -  
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حجر الاسود جنت سے اترتا ہے تو درود سے زیادہ



تَوَيْتِي وَإِنْ تَتَجَاوَزْ عَنْ خِيَّتِي وَإِنْ تَضَعْ عَنِّي وَتَرِي  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَشِيرُكَ  
 أَنْ هَذَا بَيْتُكَ الْحَرَامَ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ  
 وَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ كَأَوْهَدِي لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ  
 وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً  
 وَأَوْفَ طَاعَتِكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقُدْرِكَ  
 أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقْرِ إِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعِقَابِكَ  
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبُؤَابَ رَحْمَتِكَ وَأَسْتَعِزُّ بِطَاعَتِكَ  
 وَمَرْضَاتِكَ پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَكَ وَشَرَّفَكَ وَكَرَّمَكَ  
 وَجَعَلَكَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْرًا لِلْعَالَمِينَ  
 وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ۔



تَبَاهَدْتُ لَهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَافَاتِ اَللّٰهُمَّ تَصَدَّقْ بِ  
يَكْنَانِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
اَسْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ  
بِالْحُبِّ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَعِبَادَةِ  
الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نَدِيْدٍ عِوَىٰ مِنْ دُونِ اللّٰهِ  
اور اگر ساری دعا نہ پڑھے سکے تو جس قدر ممکن ہو اسی قدر پڑھے

اور علیہ السلام  
اور نبی کریم  
اور جن جن کے  
اور جو جو

جہان نے توبہ آدم کی قبول کی تو بدل دیا اوس فرشتہ کو بصورت سفید موتی کے اور پہنید یا او  
جنت سے پاس آدم کے زمین ہند میں جبکہ آدم نے اوسے دیکھا تو اوس سے انس کرنے لگی  
حالانکہ زیادہ اوس سے اور کچھ نہیں پچانتے تھے کہ یہ ایک جوہر ہے پس گویا کیا اللہ نے آ  
اور کہنے لگا کہ اے آدم آپ مجھ سے پچانتے ہو۔ فرمایا کہ نہیں۔ کہا اوس نے کہ غلبہ کیا اور پہلا  
آپ کو یاد پر در دکھا کی بعد اس کے بدل گیا اسی اپنی پہلی صورت پر جو جنت میں آدم کے ساتھ  
ہی پس کہنے لگا آدم سے کہ کہاں ہے وہ عہد و میثاق پس یاد آگیا آدم کو وہ میثاق اور روئے  
اور عہد و میثاق پر پھر اقرار کیا بعد اس کے بدل دیا اللہ نے ایک سنگ سپید چمک دار شفاف  
اور اڑھائی ۔ آدم نے اوسے اپنے اوپر ازراہ تعظیم کے اور جب حضرت آدم تکے تھے تو  
نہاں تھے تو اب بے حیرتیں یہاں تک کہ اے اوسے مکہ میں اور ہر وقت اوس سے انس کرتے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ  
 وَاصْدَقَ رَسَلِكَ وَاسْتَعِزُّ بِكِتَابِكَ - پس آہستہ آہستہ  
 روانہ ہوا اور خوف خدا سے قدموں کو کوتاہ رکھے جب حجر الاسود کے  
 نزدیک پہنچے تو ہاتھوں کو اوٹھائے اور حمد و ثنا الہی بجالا دے  
 اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ہاتھوں  
 اور منہ اور بدن کو حجر الاسود سے مس کرے اور اس کا بوسے  
 اور اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چومے اور اگر چہو بھی نہ سکی  
 تو اشارہ کرے اور کہے - اَللّٰهُمَّ اَمَّا نَحْنُ اَدَّیْتُمْ اَوْ مِثْلَیْ

سفید تھاپیں بنی آدم کے گناہوں نے اوسے سیاہ کر دیا اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود سفیدی  
 میں دودھ سے زیادہ تر سفید تھاپیں اگر جاہلیت کے پلید ہاتھ اسے مس نہ کرتے تو جو بیمار مرض  
 حجر الاسود کو مس کرتا فوراً شفا پاتا ۱۲ - اور نیز منقول ہے کہ حجر اسود بڑے فرشتوں میں سے  
 ایک فرشتہ تھاپیں جبکہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے عہد و میثاق لیا تو یہی ہی فرشتہ ایمان  
 لایا اور اسی نے خدا کی وجوہیت کا اقرار کیا پس بنادیا اسے اللہ نے امین اپنی تمام مخلوقات پر  
 درگھلا دئے میثاق اسے اور سپرد کئے میثاق اسکے پاس اور حکم ہوا مخلوق کو کہ وہ ہر سال  
 عہد و میثاق اپنے کہ جو خدا و ان سے لے چکا ہے اسکے پاس تجدید کرتے رہیں بعد اس کے خدا  
 اس فرشتہ کو آدم کے ساتھ جنت میں رکھا کہ ہر سال آدم کو یاد دلاتا تھا وہ میثاق نہیں جھگڑا آدم نے  
 کہ اولیٰ کیا اور جنت سے نکالے گئے تو پہلا دیا اللہ نے وہ عہد اہر کر دیا وہیں جبرائیل نہیں جب

ترک طواف سے حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا اور آئندہ سال  
 میں وجوب قضاء حج اوپر قوی معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا  
 حج تمتع بابت کسی عذر کے حج افراد کے ساتھ بدل جائے  
 تو وہ معذوب ہے چنانچہ تفصیل اس کی آئندہ مذکور ہوگی اور اگر  
 کوئی شخص سہواً ترک طواف کرے تو اوس سے لازم ہے کہ  
 جس وقت ممکن ہو طواف کو بجالا دے اور اگر سعی کر چکا ہو تو  
 اعادہ سعی کیا ہی کرے اور مریض کے لئے اگر ممکن ہو تو کسی  
 کاندھے پر لیکر طواف دلائین ورنہ اوس کی طرف سے نائب  
 مقرر کریں۔ اور مخفی نہ ہے کہ واجبات طواف کے بارہ امر میں  
 پانچ امر شرط خارج ہیں اور سات امر واجب طواف میں داخل  
 ہیں پہلے اول امور سے شرط ہے پاک ہونا حاش سے پس  
 محدث سے طواف واجب جائز نہیں ہے۔ اور اگر غفلت طواف  
 کر لے تو باطل ہے اور اگر اٹنا سے طواف میں محدث ہو ورنہ  
 پس اگر نصف سے تجاوز کرنے کے بعد محدث ہوا ہے تو  
 اوس طواف کو قطع کرے اور طہارت کر کے جہان سے  
 قطع کیا ہے اوس مقام سے پھر شروع کرنے کے اوس طواف  
 کو پورا کرے اور اگر نصف طواف سے پہلے حدث واقع  
 ہوا ہے تو طہارت کر کے از سر نو طواف کرے۔ مخفی نہ رہے  
 کہ اگر شک ہو طہارت کرنے میں بعد حدث کے پاٹوئے چابین

۲  
 بعد طہارت

اور یہ کہ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدَيَّ وَفِيْمَا عِنْدَكَ  
عَظُمْتَ رَعْبَتِيْ فَاقْبَلْ سَعْيِيْ وَاعْفُ عَنِّيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِيْ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

مقصد دوسرے کے واجباً اور اس کے بعض احکام کی بیان میں

جانتا چاہئے کہ شخص مکلف جس کی تکلیف عمرہ تمتع ہے مکہ میں داخل  
ہونے کے بعد واجب ہے کہ وہ ابتدا کرے طواف خانہ کعبہ  
سے اور طواف عمرہ کا ایک رکن ہے پس جو کوئی عمراً بقصد واولادہ  
طواف کو ترک کرے تا وقتیکہ وقوف عرفات سے پہلے اسے  
بجائے لاوے گا تو عمرہ اس کا باطل ہے خواہ یہ شخص مسند اس کا  
جانتا تھا یا

اور ہر شب در روز تجدید قرار کرتے تھے پس جبکہ خدا تعالیٰ نے کعبہ بنایا تو رکھا حجر کو اس جگہ کیونکہ  
اسی جگہ خدا نے اولاد آدم سے بیان کیا تھا اور اسی مقام پر گلوادے تھے ہی اس فرشتہ کو شاق  
اور اسٹی اسے قائم کیا حجر اس کن میں پس آویگا حجر سود بروز قیامت اس ہتھیلی سے کہ زبان گویا رکنت ہو گا اور  
انکہین دیکھنے والی تھیں کہ گواہی دیگا ہر شخص کی کہ جس نے اس پر اگر اس کے سامنے وفا بھی کی ہوگی۔ انتہی  
بعض دینی الہریٹ ۱۲ مترجم سید

کہ طواف اوس کا صحیح ہے اور اگر اتنا طواف میں نجاست معلوم ہو  
 تو مختار ایک جماعت عل کا یہ ہے کہ طواف کو قطع کر سبے اور  
 نجاست کو دور کر کے جس جگہ سے قطع کیا ہے اوس مقام  
 سے پھر طواف کو شروع کر کے پورا کر دے اور احوط یہ ہے  
 کہ بعد تمام کرنے کے از سر نو طواف کو بجالا دے خصوصاً  
 جبکہ چار شروط کامل و پورا سے ہونے سے پہلے ایسا فعل  
 کثیر جو موجب قطع طواف نہ ہوا ہو اور اگر حالت طواف میں  
 بدن یا لباس نجس ہو جائے تو حکم اس کا یہی مثل حکم سابق  
 کے ہے یعنی بعد اتمام و پورا کرنے طواف کے از سر نو  
 دوبارہ طواف کو بجالا دے مگر اس حالت میں اظہر یہ ہے کہ  
 اتمام طواف کافی ہو گا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بہول جاری  
 اور اوسے حالت سے طواف کر لے تو اقویٰ و احوط یہ ہے  
 کہ دوبارہ اوس طواف کا اعادہ کرے۔

تیسری۔ ختنہ کردہ ہونا مردوں کا پس اگر مرد بغیر ختنہ کے ہوئے  
 طواف کرے تو طواف اوس کا باطل ہے اور عورتوں کی  
 نسبت یہ شرط نہیں ہے اور بنا بر اکتیاط ثبوت اس شرط  
 کا چھوٹے بچوں کے لئے بھی پایا جاتا ہے پس اگر بلا ختنہ  
 بچوں کو طواف دلائین تو طواف نساؤن کا باطل ہو گا اور  
 بعد یار لغ ہونے کے عورت اون پر حلالی نہ ہو گی مگر یہ کہ

اوس طہارت کے جو کرچکا سے خواہ یہہ شک قبل از طواف ہو  
یا بعد اس کے یا اشار طواف میں تو بعینہ حکم اس کا حکم شک نماز  
والی طہارت کا ہے۔ اور طواف کنندہ اگر وضو اور غسل سے  
معذور ہے تو واجب ہے اسے کہ میباح ہونے طواف کے  
لئے تیمم کرے جس طرح کہ نماز کے لئے تیمم معین ہے۔ اور  
اگر پانی یا وہ چیز کہ سپر تیمم کرے کچھ بھی موجود نہ ہو تو حکم ابھکا  
مثل اوس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنی جب طواف  
سے اپنے مایوس ہو اپنی طرف سے نائب مقرر کرے۔ اور  
پوشیدہ نہ ہے کہ اگر عورت حائض ہو اور جب تک وہ مکہ میں  
ہے پاک نہ ہو تو واسطے طواف کے نائب کرے اور باقی  
سارے اعمال کو وہ خود بجالا دے گی اور مثل جنب تیمم کے  
دوبارہ وہ خود طواف نہیں کرے گی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ بدن اور لباس طواف کنندہ کا پاک  
و طاهر ہو بلکہ احتیاط یہ ہے کہ جو نجاست نماز میں مثل خون  
کتر از رہم و خون قروح و جروح کے معقوبہ ہے وہ بھی طواف  
کنندہ کے بدن و لباس میں نہ ہونی چاہئے اس لئے کہ  
بعض علما مطلق نجاست کا مسجد الحرام میں داخل کرنا حرام جانتے  
ہیں مگر یہ خلاف اس کا اقوی ہے اور اگر کوئی شخص طواف  
کرے اور بعد فراغ از طواف نجاست پہ مطلع ہو تو لظہر یہ ہے

ہیں یا وہ جزر مقدم مختلف ہوتا ہے اشخاص میں مثلاً جو لوگ کہ فی الجملہ بطنین یعنی تو ندیلے ہیں تو اول جزو اون کے بدن کا بشکم اون کا ہے اور لیکن حجر الاسود کا جزر مقدم پس وہ جزر چاندی کے پتر کے نیچے چھپا ہوا ہے اس حالت میں ظاہر ہے کہ لحاظ محاذات مذکورہ کا نہایت دشوار امر ہے خصوصاً جبکہ شیعہ و سنی کا طواف میں اثر و باہم ہی ہو یا مقابلہ اور محاذات کی پہچان یہ کہ اوس جگہ فرش پر دو پتھر نصب کئے ہیں کہ طواف کنندہ اوس کے ملا خط سے علم یا مظنہ محاذات حجر اسود کا حاصل کر سکتا ہے لہذا درمیان علماء متاخرین میں تقدس اللہ اسرارہم کے اس مشقت اور حرج کے دفع میں چند وجہ پر اختلاف ہوا ہے۔

پہلی وجہ یہ کہ وجوب ابتدا اول حجر اسود سے منع ہے پس جس قدر کہ واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سے نہ یہ کہ اول حجر سے۔

اور نیز واضح رہے کہ محض حجر اسود کے محاذات کی پہچان کیلئے فرش پر لوہے کی کیلین گڑی ہیں۔ بشرجم کو بعض اہل تعارف منہم کہ سے معلوم ہوا کہ جناب مرحوم شیخ مرتضیٰ انصاریؒ نے محاذات حجر کے لئے یہ نشان قائم کیا ہے چاہے کہ طواف کنندہ پیش از شروع عمل انہیں نشان کا لحاظ کر لے اور مطوفہ سے دریافت اس کا پہلے قرآن لے ۱۲ متہرجی عنہ



خود جا کر طواف نسا بجالائیں یا اپنی جانب سے ناسب کر کے بھیجیں۔  
 چوتھی مشرط بنا برا حوط بلکہ اقویٰ ستر عورت ہے لیکن جس  
 کپڑے سے شرم گلہ کو چھپاے اس کا مباح ہونا ضرور  
 ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ جملہ شرائط لباس مصلیٰ احرام میں  
 ملحوظ رہیں اس لئے کہ بنظر حدیث مشہور طواف حکم میں نماز  
 کے ہے۔

پانچویں شرط نیت ہے۔ چاہے کہ نیت اس طرح کرے کہ سات  
 دور طواف خانہ کعبہ کے بجالاتا ہوں میں طواف عمرہ تمتع فرض حجۃ  
 الاسلام سے واسطے اطاعت و فرمان خداوند عالم کے اور لیکن  
 واجبات جو طواف کی ماہیت میں داخل ہیں وہ سات ہیں۔

۱۔ ابتدا کرنا ہے طواف کا حجر الاسود سے اس بیچ پر  
 کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر الاسود پر ہو کر گزرے مگر  
 چونکہ تحقیق اور ثبوت اس امر کا بروہ حقیقت کے بہت مشکل ہے  
 بلکہ متعذر ہے لہذا اس امر کی تحقیق میں اس قدر کافی ہوگا کہ  
 طواف کنندہ مقابل کرے بیشترین اجزاء بدن اپنے لینے  
 سب سے اگلے بدن کے جز کو ساتھ بیشترین اجزاء حجر الاسود  
 کے لہذا اب کلام کیا ہے علمائے معین کرنے میں اس  
 جزو انسان کے جو تمامی اجزاء بدن آدمی پہ مقدم ہے کہ آیا  
 وہ جز مقدم ناک کی طرف ہے یا پاؤں کے انگلیوں کے سرے



مدعا یہ کہ محاذات کا علم و یقین حاصل ہو جائے تو کافی ہوگا۔ تسبیح  
 یہ کہ طواف کنندہ تمام حالات طواف میں خانہ کعبہ کو بائیں جانب  
 رکھے پس اگر یہ شخص بعض اجزاء طواف میں ارکان وغیرہ کے  
 ہوسہ لینے کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لے یا یہ کہ ازدحام کی وقت  
 حاجیوں کی دھکم دھکا سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہو جائے  
 تو اوستا جز دور سے کا طواف میں محسوب نہ ہوگا اور صرف اسی  
 جز کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اس مقام پر اشکال ہوتا ہے  
 اوس وقت کہ جب طواف کرنے والا دونوں دروازوں حجر اسماعیل  
 سے گزرتا ہے وہ اشکال یہ ہے کہ اگر یہ شخص حجر اسود سے  
 مسجد بنا چلا آوے در آنحالیکہ خانہ کعبہ اس کے بائیں جانب  
 ہے اب اگر دروازہ حجر سے اسی سیدہ پر بخط مستقیم گزر جائے  
 تو حجر کے دروازہ کے برابر ہوتے وقت خانہ کعبہ اس کے  
 بائیں شانے کے مقابل نہ رہے گا بلکہ پشت کی جانب پڑ گئی  
 اگرچہ حجر اسماعیل اس کے بائیں شانہ پر ہے لیکن وہ مصداق  
 خانہ کعبہ کا نہیں اسی واسطے بعض محتاط لوگ دروازہ حجر پر پہنچنے  
 سے پہلے تھوڑا سا اپنے بدن کو بائیں جانب کج کر لیتے ہیں  
 تاکہ بائیں شانہ اون کا خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو جائے اور  
 اسی طرح قبل پہنچنے دوسرے دروازہ پر اپنے بدن کو دہری  
 جانب کج کرتے ہیں تاکہ شانہ چپ اون کا خانہ کعبہ سے نہ ہز جا

جو تیسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہے یعنی اس قدر  
 کافی ہے کہ عرفین کہیں کہ طواف کنندہ اول حجر کے مقابل ہو۔  
 تیسری وجہ یہ کہ شخص مکلف کسی قدر محاذات حجر سے پہلے  
 نیت طواف کی کر لے اور یہ ارادہ کرے کہ ابتداء دورہ واجب کی  
 محاذی حجر اسود سے واقع ہوگی اور انتہا دس دورہ کی اسی تمام  
 محاذی پر اور جو کچھ اس دورہ میں زائد ہوا وہ من باب مقدمہ یقینہ  
 سے ہوگا اور حجر اسود کی محاذات تک اس ارادہ کو اپنے ذہن میں  
 باقی رکھے اور اگر دل میں اس قصد کی استدامت یہی دشوار  
 ہو تو حاجت اس کی یہی نہیں ہے بنا براس کے کہ نیت ایک  
 ارادہ ہے جو کہ قلب سے تعلق رکھتا ہے اور دواعی و باعث  
 فعل کا ہوتا ہے اور یہ وجہ تیسری اقوی و احوط ہے۔ اور  
 جناب فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہو کر طواف  
 بجالانا جیسا کہ حدیث صحیح سے پایا جاتا ہے اسی وجہ پر محمول  
 ہے۔ دوسرے واجبات سے ختم کرنا ہر ایک دورہ کا حجر  
 اسود پر یہ بات ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ آخر طواف میں محاذ  
 اول بدن کی جزو اول حجر سے حاصل ہوا اور اس جگہ بھی اگر  
 تمام دورے کا یقین حاصل کرنے کے لئے کچھ تھوڑا سا  
 حجر اسود سے آگے بڑھ جائے بقصد اس کے کہ زائد  
 ایک مقدمہ خارج ہے اور داخل دورہ نہیں بلکہ مقصود اور

مقام دفن حضرت ہاجرہ مادر حضرت اسمعیلؑ ہے بلکہ بہت سے انبیاء علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام یہاں مدفون ہیں چاہے کہ گرداؤں کے طواف کرنے اور داخل حجر ہو کر دورہ نہ کرے پس اگر آشنا و طواف میں نہ۔ داخل حجر ہو گا تو وہ دورہ باطل ہے اور اب تدارک اسکا جس جگہ سے کہ داخل ہوا ہے کافی نہ ہو گا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہئے چنانچہ ایک جماعت علمائے اس کے بارہ میں تصریح کی ہے بلکہ بعض کے کلام سے اصل طواف کا باطل ہونا نقل ہوا ہے اور ظاہر بعض اخبار کا یہی ہے لہذا بعد پورا کرنے اوس طواف کے کل طواف کا پہر دوبارہ بجالانا احوط ہے۔ پانچویں واجب ہے عمل میں آنا طواف کا درمیان خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کے جمیع اطراف میں بائین معنی کہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ مسافت ما بین خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ساڑھے چوبیس ہاتھ ہوگی اور ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ہو گا یعنی کسی جانب میں

۱۔ مراد اس سے محض کعبہ میں ایک بنا معروف ہے جو نماز کے لئے ہے کیونکہ مقام اصل میں ایک پتھر ہے کہ جس پر اتر قدم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہیں۔ پس بعض فقہاء یہ تعبیر کرتے ہیں کہ نماز کو مقام ابراہیم میں بجالا سے مجاز ہے بلکہ مراد اس سے نزدیک مقام یا حلیف مقام یعنی چھ اوس کے بجالانا نماز کا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے

اور اسی وقت کو اوس وقت بھی جبکہ ارکان پر پہونچتے ہیں ملحوظ  
رہتے ہیں اس لئے کہ اگر شخص اوس سیدھے خط پر کعبہ خانہ  
کعبہ کے گوشہ پر پہونچتا ہے وہاں سے منحرف ہوا اور اگر  
بڑے تو خانہ کعبہ اوس کے بائیں شانہ سے پھر جاتا ہے اور  
یہاں پر اور زیادہ مشکل امر ہے لیکن ان باریکیوں کا لحاظ رکھنا  
علماء کے کلام سے نکلتا نہیں بلکہ اُن کے ظاہر کلمات سے  
معلوم ہوتا ہے کہ بخط مستقیم طواف کا ہونا جمیع اجزاء مطاف  
میں کفایت کرتا ہے اور اخبار و احادیث سے بھی یہی استفاد  
ہوتا ہے خصوصاً طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اور اگر حجر اسمعیل داخل خانہ کعبہ قرار  
دیا جائے جیسا کہ مشہور کے ساتھ نسبت دی گئی ہے تو  
اس صورت میں پہلا اشکال اصل سے ہی رفع ہو جائے گا  
چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔

چوتھے واجب ہے حجر اسمعیل کا طواف میں داخل کرنا کہ یہ

۱۔ حجر پہلے حاحلی مکتوبہ جم اور فتح حاحلی کا ہی منقول ہے یہ کعبہ کے غرب رویہ پر نالہ  
کی طرف ایک گول دیوار بشکل کمان ہے۔ منقول ہے کہ حضرت اسمعیل نے بعد دفن اپنی ماں کو  
گرد قبر کے دیوار بنا دی تاکہ قبر میں نہ کہند اور حدیث میں ہے کہ حدیث میں رکن ثالث کو نزدیک  
و خزانہ بیکرہ اسمعیل اور باجرہ اور خود حضرت اسمعیل دفن ہیں۔

تو بھی اعادہ اس جز کا لازم ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ آٹاب  
طواف میں شانہ دان کی طرف سے ارکان وغیرہ کے  
بوسہ لینے کو دیوار خانہ کعبہ کی طرف ہاتھ یہی نہ بڑھاوے  
اسی طرح دیوار حجر اسماعیل پر بھی ہاتھ نہ رکھے۔  
ساتویں دو جبات میں سے (یہ کہ سات شوط لینے سات  
محورے طواف کے کرے نہ اس سے کم ہوں نہ زیادہ  
پس کسی شوط کو عمداً لینے بقصد ارادہ کم یا زیادہ کر دے تو  
در صورت کمی اگر فعل کثیر جو موجب فوت مولات ہے عمل میں  
نہ آیا ہو تو پورا کرنا اس شوط کا واجب ہے اور اگر مولات  
جاتی نہ رہی ہو تو یہ صورت قطع طواف عمداً میں داخل ہے  
یعنی جس طرح کوئی جان بوجھ کر طواف کو قطع کر ڈالے اور  
بیان اس کا آگے مذکور ہو گا اور اگر کسی نے بھول کر ایک  
دورے کو کم کیا ہو تو مشہور تفصیل ہے یعنی اگر نصف طواف  
سے تجاوز کر چکا ہے تو اسے تمام کرے گا اور اگر نصف  
طواف سے ابھی تجاوز نہیں کیا کہ سہواً ایک دورہ اس سے  
کم ہو گیا ہو اور پھر یاد آجائے تو اسے نہ طواف کو شروع  
کرے گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی اتنی دیر  
تک فراموش رہے کہ اسے یاد ہی نہ آوے مگر وطن  
میں رہو مگر نادانانہ تو اسے چاہے کہ اپنی جانب

وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہونا چاہیے بلکہ مقدار  
مذکور کے اندر ہی اندر رہے پس اگر شخص بعض اوقات طواف میں  
اندازہ مذکور سے کعبہ سے زیادہ دور ہو جائے تو یہ نسبت اس  
مقدار زائد کے طواف باطل ہوگا اور حجر اسماعیل کے تخمیناً زمین ہاتھ  
سے بنا برا حوط بلکہ اظہر کے وہ مقدار مذکور میں شامل ہے پس  
محل طواف حجر کی طرف چہم ہاتھ اور کچھ مقدار سے زائد نہیں  
ہے پس اگر کوئی اس مقدار معلوم سے حجر سے دور ہو جائے  
تو محل طواف سے خارج ہو جائے گا اور اس حجر کا اعادہ  
جو خارج میں واقع ہوا ہے مطاف کے اندر کرنا احوط بلکہ اظہر  
چھٹے۔ باہر رہنا طواف کنندہ کا خانہ کعبہ کی اوس صفہ سے جو  
خانہ کعبہ میں محسوب ہے اطراف خانہ کعبہ سے جسے شادروان کہتے  
ہیں پس اگر طواف کنندہ بعض اوقات میں اوپر چڑھ جائے  
اور راہ چلے تو وہ حجر طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اوس حجر  
کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر آسمان طواف میں دیوار حجر اسماعیل پر چڑھے

مذکورہ  
مقدار

مگر اوس سنگ پر نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور منقول ہے کہ یہ پتھر جنابِ سالت  
کام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باب البیت کے نزدیک تھا پس بنا براسی کہ  
جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ عہد جناب رسول خدا میں لوگ طواف خانہ کعبہ مقام  
کو مار کر کرتے تھے اور اب میں مقام اور کعبہ کے طواف کرتے ہیں ۴ مترجم۔

تہذیب باطل ہے اور اگر سہواً طواف میں زیادتی کر دے پس اگر ایک  
 شوط سے کمتر ہے اور یاد آجائے تو وہیں قطع کر دے گا  
 اور اگر ایک شوط پورا ہے یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو پہر  
 بھی طواف واجب صحیح ہے اور مستحب ہے کہ طواف کنندہ بقصد  
 قربت مطلقہ دینے بدون تعرض وجوب سنت کے اور سزا آمد  
 دو بار کے ساتھ شوط پورے کر دے اور اولیہ یہ ہے  
 کہ سہواً زیادتی کرنے میں یہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر  
 طواف کنندہ طواف کے اشواط لینے دوران کی گنتی میں شک  
 کرے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد یہہ شک  
 ہو تو اس شک کا احتیاج نہیں اور اگر اشار طواف میں شک پیدا  
 ہوا اور یہہ شک دائر ہو وہ بیان اتمام اور زیادتی کے مثلاً یہہ کہ  
 اخیر دور ہے میں شک کرے کہ آیا یہہ سا نو ان شوط ہے  
 یا آٹھواں تو یہی رہہ شک مضرب نہیں اور طواف اس کا پورا اور  
 صحیح ہے اور اگر شک اشار شواطع میں ہو کہ آیا یہہ شوط ساتواں  
 ہے یا آٹھواں تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ پہر بھی طواف  
 اس کا باطل ہے اور یہہ احوط ہے اور اگر طواف ساتواں  
 کرے کہ سات شوط سے زیادہ نہیں بت لہذا اس سے بہتر  
 کہ تمام شک کی صورتوں میں از سر نو طواف کرنا لازم ہے چنانچہ اور  
 ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ بنا اقل بدو شکبہ طواف



نائب کر کے طواف کرے اور بعض علماء نے اس طرح تفصیل قرار دی ہے کہ اگر طواف کنندہ نے ایک شوط فراموش کیا ہے تو اس طواف کو باقی ماندہ دورہ کر کے پورا کر دے گا اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو لایا ہے تو پھر از سر نو طواف کرے گا اور یہ قول احوط ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ جو کمی واقع ہوئی ہے اسے تمام کر کے از سر نو ساتون شوط بجالائے اور لیکن اگر کوئی شخص زیادہ کر دے پورے ایک شوط یا دو شوط کو یا کمتر مثلاً نصف شوط کو پس اگر بقصد جبرئیت دوسرے طواف کے ہو (یعنی زیادتی کو دوسرے طواف کا جز قرار دے) یا بقصد لغزیت (یہودہ طور پر) زیادہ کر دے تو کسی طرح کا ہرج و مرج نہیں طواف میں نہ ہوگا خواہ یہ قصد زیادتی کا اول طواف میں کیا ہو یا شمار طواف میں یا بعد پورا کرنے سات دورہ کے اور اگر اس زیادتی سے اسی طواف کی جبرئیت کا قصد کری (یعنی یہ زیادتی اسی طواف میں مقصود ہو) پس اگر ابتداء طواف میں قصد جبرئیت کیا تھا تو بلا اشکال شروع ہی سے وہ طواف باطل ہے اور اگر أثناء طواف میں یہ ارادہ کرے تو جب سے کہ یہ قصد کیا ہے اسی وقت سے طواف باطل ہوگا اور اگر آخر میں یہ ارادہ کیا ہو تو بھی یہ شہور لفظ ان طواف ہے مثلاً جس طرح نماز میں کوئی رکعت زیادہ کر دے



گناہ ہے پر اوٹھا کر طواف دلایا جائے گا اور اگر یہہی ممکن نہ ہو تو طواف پورا کرنے کو اس کی طرف سے نائب مقرر کریں گے۔

## مقتضیٰ

مستحبات حال طواف میں سنت ہے۔ کہ حالت طواف میں پا برہنہ دعا اور ذکر الہی میں مشغول ہو اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور قدموں کو کوتاہ رکھے اور وہ افعال جو نماز میں مکروہ ہیں انہیں ترک کرے اور بسند متبیر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص سر برہنہ بوقت زوال خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چوٹے اوٹھا کرے اور تا محرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کی عورتوں کو نہ دیکھے اور ہر شوط میں بغیر اس کے کہ کسی کو اس سے آزار پہونچے ہاتھ یا بدن اپنے کو حجرا سود سے مس کرے اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے تو حق سبحانہ و تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے لئے ستر ہزار خنجر لکھے گا اور ستر ہزار گناہ اس کے محو کرے گا اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامہ عمل میں لکھے گا کہ ہر ایک غلام کا مولدیں ستر ہزار درہم ہو اور اس شخص کو ستر ہزار آدمیوں کا کہ اس کی اہمیت ہے ہوں گے انکا

قول قوت سے خالی نہیں ہے باوجود اس کے فی الجملہ احوط یہی  
 ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ بنا اقل پر کر کے طواف  
 کا پورا کرنا اور بعد اس کے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے۔  
 اور جانتا چاہئے کہ طواف واجب کا قطع نہ کرنا احوط ہے  
 یعنی یہ نہ چاہئے کہ طواف میں سے باقی رہنے دے کہ اسکو  
 دوسرے وقت زیادہ فاصلہ سے بجالائے بلکہ ساتوں شوط  
 پورے کرے پس بدولن عذر اور بہ محض خواہش نفس موالیات  
 عرفیہ طواف میں قوت نہ ہونے پاے اور بعض علما نے  
 قطع طواف (یعنی طواف کے توڑ ڈالنے کو) صریحاً منع فرمایا ہے  
 اور اگر کوئی شخص طواف کے توڑ ڈالنے کا مرتکب ہو تو پس  
 احوط بلکہ اقویٰ از سر نو بجالانا اس کا ہے ہر چند کہ چار شوط بجا  
 لا چکا ہو لیکن ہاں اگر عذر عارض ہو کہ وہ مانع ہو تمام کرے  
 مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار کے پس اس صورت  
 میں مشہور تفصیل ہے یعنی اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ  
 سے قطع طواف کیا ہے پھر وہیں سے شروع کر کے تمام کرے  
 اور اگر چار شوط نہیں بجالایا تھا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر  
 طواف کنندہ اتمام طواف پر قادر نہ ہو سکے تو احوط یہ ہے  
 کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت اس طواف کا تنگ نہ ہو جائے  
 اور پھر بھی اگر قادر نہ ہو تو طواف کر پورا کرے تو اسی کی

کہ خانہ کعبہ کے در پہ پہنچے صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے ۔ اور

يَسْأَلُكَ فَقِيرٌ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ فَقَصْدُكَ

عَلَيْهِ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ

وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ

الْمُنْجِي مِنَ النَّارِ فَاعْتِقْنِي وَوَالِدِي وَأَهْلِي

وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادِيكَ الْكَرِيمِ

اُورجین حجرت معلی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پر پہنچے تو پر نازل ہو گئی

کی طرف نگاہ کرے اور کہے ۔ اللَّهُمَّ ادْخِلْنِي الْجَنَّةَ

وَاجْرِئْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ السَّيِّئِ

وَافْسَحْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّي

شَرَّ فِسْقَةِ الْيَحْنِ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فِسْقَةِ الْعَرَبِ

وَالْعَجَمِ ۔ اُورجین حجرت معلی سے گزر کر پشت خانہ کعبہ پہنچے

شفیع قرار دے گا اور ستر ہزار حاجتیں اس کی برلائے کا خواہ  
دنیا میں برلائے چاہے آخرت میں - اور سنت ہے کہ حالت  
طواف میں یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا سَمِيعُ الَّذِي يُمِشِي بِهِ عَلَى  
ظِلِّ الْمَاءِ كَمَا يُمِشِي بِهِ عَلَى جَدِّ الْأَرْضِ وَأَسْأَلُكَ  
يَا سَمِيعُ الَّذِي تَهَيَّرَ لَهُ أَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ  
يَا سَمِيعُ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى مِنْ جَانِبِ الطُّورِ  
فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَأَسْأَلُكَ  
يَا سَمِيعُ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَأُثِمَتْ عَلَيْهِ  
نِعْمَتُكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا - اور حاجت

انہی طلب کرنے اور سنت ہے کہ حال طواف میں یہ کہے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا سَمِيعُ فَقِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ  
فَلَا تَغَيِّرْ حَسْبِي وَلَا تَبْدِلْ رِسْمِي - اور نہر شوط میں

شَرَارِ خَلْقِ - اور جس وقت درمیان رکن یمانی اور حجرہ کے پہونچے تو یہ دعا پڑھے **يَا فِي اللَّهِ يَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ يَا حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** - اور جب ساتوین دور میں مستجار یہ پہونچے اور مستجار پشت خانہ کعبہ میں رکن یمانی کے پاس مقابل در خانہ کعبہ کے دیوار خانہ کعبہ کا ایک جڑے ست ہے کہ وہاں کے کٹرے ہو کے ہاتھوں کو کہول کر دیوار کعبہ پر پیلا دے اور منہ اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا دے اور یہ دعا پڑھے -

**اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَيْتُكَ وَأَنْعِدْ عَبْدَكَ وَهَذَا مَنَّا الْغَائِي عَنِ بَيْتِكَ مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ التَّوْحُّدُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيَّ ضَعِيفٌ فَضَاعِفٌ بِي وَأَعْفِرْنِي مَا ظَلَمْتُ عَلَيْكَ بَيْتِي وَخَفِي عَنْكَ خَلْقَكَ اسْجِيرْ بِأَمْرِكَ مِنَ النَّارِ** - اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے - **اللَّهُمَّ إِنَّ عُنْدِي أَقْوَابًا مِنْ ذُنُوبِي وَأَقْوَابًا مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ أَفْوَاجٌ مِنْ دَعْوِي**

توبہ۔ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُودِ وَالْکَرَمِ اَنْتَ  
 عَلٰی ضَعِیْفٍ فَضَاعِفْتَنِيْ وَتَقَبَّلْتَ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ  
 السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اور جب رکن ایمانی پر پہنچے تو ہاتھ اوٹھا کر  
 یہ دعا پڑھے۔ یَا اللّٰہَ یَا وَلیَّ الْعَافِیَةِ وَرَازِقَ الْعَافِیَةِ  
 وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلٰی وَعَلٰی  
 جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا  
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ  
 وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ  
 الْآخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ۔ پس خانہ کعبہ کی طرف  
 سر اوٹھا کر کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَ عَلٰی وَعَظَّمَ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلَیْہِ  
 اِمَامًا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ لَمْ خَیَّرْ خَلْقَکَ وَجَنِّبَہُ

در رکعت قریب مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بجالاتے اور  
 حوطیہ ہے کہ بعد از طواف اس نماز کے پڑھنے میں جلدی کریں  
 ورنہ اجتناب یہ ہے کہ اس نماز کو پشت مقام میں ادا کرے اور  
 کہ قریب مقام کے ممکن نہ ہو اور اتنی دوری ہو جائے کہ قریب  
 مقام کے نہ کہا جائے بلکہ اس مسافت کو بعید کہیں تو اس  
 حدود میں مقام ابراہیم کے دو جانبوں سے ایک جانب میں  
 اس نماز کو پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نزدیک سے نزدیک  
 جانب پشت مقام یا دو نو پہلوؤں کی رعایت کر کے نماز کو بجا  
 دے اور لیکن نماز سنتی میں اختیار ہے کہ جہاں چاہے نماز  
 تسبیحین پڑھ سکتا ہے بلکہ علمائے کہا ہے کہ نماز طواف  
 سنتی کو عدا ترک بھی کر سکتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس  
 نماز طواف (واجب) کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے  
 قریب مقام ابراہیم اوسے بجالاتے اور اگر قریب مقام ممکن  
 نہ ہو تو نماز مواضع مسجد الحرام میں مقام کے پاس کی رعایت  
 کر کے پڑھے اور خطا ہر یہ ہے کہ جو کچھ یہ سعی وغیرہ بجالاتا چکا  
 ہے اعادہ اس کا لازم نہیں ہے اگرچہ بعد نماز اعادہ کرنا سعی  
 کا احوط ہے اور بعض علمائے علاوہ اعتبار ترتیب مابین  
 نماز طواف اور مابین بقیہ افعال ما بعد کے (یعنی باقی اعمال  
 عمرہ جو بعد نماز طواف کے واقع ہوں) متفرع کیا ہے



وَإِنَّا جَمَعْنَا مِنْ مَغْفِرَتِي يَا مَنْ اسْتَجَابَ لِي بِبَعْضِ

خَلْقِهِ إِذْ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ اسْتَجَبَ لِي۔ پس

حاجت اپنی طلب کرے اور دعائیں بہت سی کرے اور جن گناہوں کا جانتا ہے ان کا مفصلاً اور جو گناہ یاد نہ ہوں ان کا مجملہ اقرار کرے اور ان گناہوں کے لئے خدا سے طلب آمرزش کرے کہ انتا اللہ تعالیٰ وہ سب بخشے جائیں گے۔ بعد اس کے جب حجر اسود تک پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ قَرِّعْنِيْ مَا دَرَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَتَيْتَنِيْ اور چاہے کہ اس بات کا نہایت درجے لحاظ رکھے کہ آثار طواف میں ہر چار جب حجر اسود کے پوسہ دینے کو جائے یا ارکان سے ہاتھ لگا دے یا مستحار سے یدن مس کرنے جائے تو اس مقام پر نشان کر دے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو پہرا پھی جگہ سے جا کر اسی نشان سے روانہ ہوتا کہ کمی و زیادتی طواف میں حاصل نہ ہو۔

## فصل تیسری نماز طواف کی بیان میں

جانتا چاہئے کہ واجب ہے بعد طواف عمرہ کے دو رکعت نماز طواف کی مثل نماز صبح کے بجالانی اور یہ بھی واجب ہے کہ یہ



و غاکر بے اور یہ کہ ۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ  
 اٰخِرَ الْعَهْدِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِحَمْدِهِ كُلِّهَا عَلَ  
 اَعْيَانِهِ حَتّٰى يَنْتَبِيْ اَلْحَمْدُ اِلٰى مَا يَحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ  
 قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ ۔ اور بعض روایات میں ہے کہ یہ کہ  
 اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ بِطَوَاعِيَّتِيْ اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَّتِيْ  
 رَسُوْلِكَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ جَبِّ  
 اَنْ اَتَعَدَّ حُدُوْدَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ مُّجْتَمَعِ  
 وَمُحِبِّ رَسُوْلِكَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَلَائِ  
 كَتِكَ وَعِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ پس سجد میں  
 جاوے اور کہ سَجْدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَدًّا  
 وَرَقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَاقًّا اَوَّلَ قَبْلِ كُلِّ  
 شَيْءٍ وَبَعْدُ اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَّتِيْ بِيَدِكَ

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ بِطَوَاعِيَّتِيْ اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَّتِيْ رَسُوْلِكَ

جو شخص واجبات نماز مثل قنات وغیرہ کو نہ جانتا ہو تو عمرہ اوس کا  
 باطل ہے پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف  
 کو لازم ہے کہ ہر حال میں خصوصاً بوقت ارادہ حج بیت اللہ اپنی  
 نماز کو صحیح کر لے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف کو مقام ابراہیم میں  
 بجماعت پڑھے تاکہ قنات حمد و سورہ کے دغدغہ سے فارغ  
 ہو جائے گا اور وہی شخص جو کہ نماز طواف کو بہول گیا ہے اگر اس  
 مسجد الحرام کا لوٹنا دشوار ہے تو جس مقام پہ یاد آوے اگرچہ  
 کسی دوسرے شہر میں ہو تو اوسی جگہ دو رکعت نماز طواف کی بجا  
 لاوے اور احوط یہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم میں اگر قریب مقام  
 نماز بجا لاوے اور بحالت عذر بعض علماء نے نائب ہیچنا مسجد الحرام  
 میں لازم جانا ہے بنا براس کے احوط یہ ہے کہ جس جگہ نماز  
 یاد آوے بقصد قضا وہیں پڑھ لے اور نائب معین کرے  
 تاکہ وہ قریب مقام ان دو رکعتوں کو بجالا لے اور اگر یہ شخص جاکے  
 تو اوس کے وارث پہ واجب ہے کہ مثل باقی نماز ہلے فوت  
 شدہ میت کے قضا نماز طواف کی یہی عمل میں لاوے اور نماز  
 طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ  
 اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرین پڑھیے  
 اور جب نماز سے فارغ ہو تو حمد و ثنا الہی بجالا لے اور محمد و آل  
 محمد پر صلوات بھیجے اور خداوند عالم سے اعمال اچھے قبول ہونے کی

م اور اسی طرح حج و عمرہ کا مکلف ہو

اُس دروازہ سے متوجہ طرف صفا کے ہو کہ جو حجر اسود کے مقابل ہے اور یہ وہی درخت ہے کہ جس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ باہر گئے تھے اور آرام قلب اور آرام بدن کی سہولت کوہ صفا پر جاے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھیں اور منہ طرف رکن عراقی کے کر کے حمد و ثناء الہی بجالاویں اور تعہتا خداوند تعالیٰ کا دل میں خیال کرے اور انہیں خاطر میں لاوے

پس سات مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات بار لا الہ الا اللہ پس تین دفعہ کہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملائک وکہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویمیت ویمیت ویموت وهو علی کل شیء قدير۔ بعد اس کے محمد و آل

محمد پر صلوات بھیجے اور پھر تین بار کہے اللہ اکبر علی ما ہذا الحمد للہ علی ما اولانا والحمد للہ الحی

۱۔ یہ دروازہ باب النبی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ متر جم -  
 ۲۔ وہ یہدیات یعنی کعبہ کا دکھائی دینا چوتھی سیڑھی صفا پر چڑھ جانے سے حاصل ہوتی ہے اور رکن عراقی وہ ہے کہ جس میں حجر الاسود ہے اور بالاسے صفا جا کر روئے کعبہ کہنے ہونے کا مقابلہ اسی رکن کے لکھا ہے ۱۲ متر جم ۔

فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرَكَ  
 فَاغْفِرْ لِي فَانِّي مُقَرَّبٌ ذُنُوبِي عَلَيَّ نَفْسِي  
 وَلَا يَدُ فَعَّ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرَكَ -

## فصل چوتھی سعی کرنے کے بیان میں

اس فصل میں تین مقصد ہیں۔ مقصد پہلا صفا و مروہ کے  
 بابت سعی کرنے کے آداب میں۔ اور پہلے سعی جو مستحباً ہیں اور نکاح کے

پس جس وقت ارادہ سعی کا کرے تو سنت ہے کہ حجر اسود کے  
 پاس آوے اور اوس کا بوسے اور دونو ہاتھوں کو نیا پدن کو  
 حجر اسود سے مس کرے اور نہیں تو ا شادہ ہی کرے۔ بعد  
 اس کے نزدیک چاہ زمزم کے آکر خود ہی ایک ڈول یا دو  
 ڈول پانی اوس ڈول سے جو حجر اسود کے مقابل ہے کینچے  
 اور پانی سر از پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑا سا پیے اور  
 یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِمًا نَافِعًا وَدُرِّدَقًا

وَاسْبِعَا وَتَرْتَعَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقْلِمٌ بِذِكْرِ

اَظْلَمَنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ بِعَدْوِ  
يَاكُمُ أَهْلِ دِينٍ وَنَفْسٍ وَاهِلٍ وَمَالٍ كَوْخِدَاكِ سَبِّحْ ذِكْرَيْنِ  
بِهَيْفَتِهِمَا لَذِكْرِكَ أَوَّلُ كِبَرِكَ اسْتَوْدِعُ اللَّهُ الرَّحْمَانَ الرَّحِيمَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَضَيِّعُ وَدَائِعَهُ دِينَ وَنَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي  
إِنَّا لَهُمُ اسْتَغْنَى عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّتِ نَبِيِّكَ وَ  
تَوْفَقِي عَلَى مِلَّةِ وَأَعِزَّنِي مِنَ الْفِتَنِ پس تین  
مرتبہ اللہ اکبر کہ کر دو مرتبہ دعاء سابق کو پڑھے ہے  
پھر ایک بار اللہ اکبر کہے اور اسی دعا کو پڑھے ہے  
بعد از آن تمام عمل کو دوبارہ بجالائے اور اگر نہ ہو سکے تو  
جس قدر ممکن ہو بجالائے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو  
پڑھے اللہم اغفر لی کُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهِ قَطُّ  
فَإِنْ عُذْتُ فَعُدَّ عَلَيَّ بِالْغِفْرِ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ  
الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ إِنْ  
تَفَعَّلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ تَرَحَّمْنِي وَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَنْتَ  
غَنِيُّ عَنْ عَذَابِي وَأَنَا مُحْتَاجٌ إِلَى رَحْمَتِكَ فَمَا مِنْ أَنَا مُحْتَاجٌ  
إِلَى رَحْمَتِهِ إِذْ حَسْبِيَ اللَّهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ فَإِنَّكَ  
إِنْ تَفَعَّلَ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ تُعَذِّبْنِي وَلَمْ تُظِلِّنِي اصْبَحْتُ  
أَقْيُّ عَذَابِكَ وَلَا أَخَافُ جُودَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ الدَّائِمُ - پس تین بار کہے اَشْهَدُ  
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
رَسُولُهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - اور پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ  
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ - پھر تین بار یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَتِنَا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
یہ اس کے سو بار اللہ اکبر اور سو مرتبہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہے اور  
پھر کہے لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَجْمَعُ وَعَدُوُّ  
وَنَصْرُ عِبَادِهِ وَغَلَبَ الْاَخْرَابَ وَوَعْدُهُ قَوْلُهُ  
الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ  
فِي الْمَوْتِ وَفِي مَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ  
اَتُودِعُ بِرُوحِيْ مِنْ ظِلَّةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ - اَللّٰهُمَّ

مبین میں قریب مسجد الحرام کے اور جان تو کہ سعی بھی مثل  
 طواف کے ایک رکن ہے جو شخص عمدًا یا سہوًا سعی کو ترک  
 کرے تو حکم اوسکا اوس طرح ہے جیسا کہ بحث طواف میں  
 مذکور ہوا مگر طہارت حدث وخبث سے اور ستر عورت سعی  
 میں مبتدر نہیں ہے لیکن جہت سیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدث  
 سے ملھوٹا رہے اور واجب ہی کہ طواف اور نماز طواف کے بعد  
 سنی کو بجالا دے اور اگر طواف کو بھول جائے اور سعی پہلے کر لے  
 تو اعادہ سعی کا احوط ہے اور جاہل مسئلہ کا بھی اسی طرح حکم ہے  
 اور واجب ہی کہ سعی میں جزا اول صفا سے ابتدا کرے باینطور  
 کہ پیر کی ایڑی کو جزا اول مسافت سے ملا دے اور سعی شروع  
 کرے اور احوط یہ ہے کہ صفا کے چار درجون یعنی چار سیڑھیوں  
 پر اونچا چڑھ جائے اور نیت کرے اور اس نیت کو اون درجون سے  
 اوترے تک مستمر رکھے اور نیت یوں کرے کہ سات مرتبہ سعی  
 کرتا ہوں میں درمیان صفا و مروہ کے فرض حج تمتع سے واسطے  
 اطاعت فرمان خدا کے پس وائے پانچا دہ خواہ کسی حیوان  
 یا وحش انسان پر سوار ہو کر روانہ ہو یا نہ ہو کہ مروہ پہاڑ پر چڑھ کر  
 پانچویں انگلیوں کو ہر ایک اون سیڑھیوں سے کہ جسے مروہ کو اوپر جاتی ہیں  
 ملا دے اور اسکو ایک شوط محسوب کرتے ہیں اور مروہ



يَجُوزُ اِرْحَمْنِي بَعْدَ اِسْكَ كَيْ يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَاوِلًا  
وَلَا يَنْقُذُ نَائِلًا صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْزِزْنِي  
مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص  
چاہے کہ مال او سکا زیادہ ہو تو چاہے کہ صفا پہ دیر تک  
کہڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا  
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَفِتْنَتِهِ وَغَرَبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضِيقِهِ  
وَضَنْكِهِ اَللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ  
اِلَّا ظِلُّكَ بَعْدَ اِسْكَ اوس پایہ سے نیچے اوترے اور اپنی پشت  
لوہر منہ کرے اور کہے یَا رَبِّ الْعَفْوِ یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ  
مَنْ هُوَ اَوْلى بِالْعَفْوِ یَا مَنْ یُنْثَبُ عَلَی الْعَفْوِ الْعَفْوُ  
الْعَفْوُ یَا جَوَادُ یَا سَكْرِيْمُ یَا قَرِيْبُ یَا بَعِيْدُ اَمْرٌ دُوْعًا  
یَنْفَعُكَ وَاسْتَعْلِنِ بِرَأْعِیْكَ وَمَرْضَاةِكَ

## مقصد و وسر

مجبوب سخی اور اسکے واجبات کے ذکر میں اور بعض احکام  
ہوسخی کے متعلق میں جانتا چاہی کہ واجب ہے بعد نماز طواف  
کے سخی کرنی یعنی آنا اور جانا مابین صفا اور سروہ کے کہ یہ پہلے و محکم



بھی نہی اوسکی صحیح ہے اور ایک جماعت علم نے یہہ کہا ہے کہ سات شوط  
سہ جو راند ہو تو سنت ہی کہ اسے سات دور پورے کرے

تاکہ وہ دوسری جی ہو جائے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح  
بھی وارد ہوئی ہے اور اگر سبوا سہی کے شوط میں کمی ہو جائے تو جو وقت  
یاد آئے اسے بجالائے اگر اپنے شہر میں چلا گیا ہو اور وہاں یاد آنے  
تو بشرط امکان مکہ میں اگر سعی کو تمام کرے اور اگر خود لوٹنا ممکن نہیں ہو تو  
نائب اپنا بھیجے اور احتیاط یہہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہ ہو رہے کہ نہی کے  
شوط میں کمی ہو گئی تو نئے سرے سے سعی کو بجالانا چاہئے اور جب تک سعی نہ کرے گا  
تو وہ چیزیں کہ احرام سے حرام ہو گئی تھیں حلال نہو گئی اور ایک جماعت  
علمائے فخریہ یہہ کہ اگر سعی کے بعض جرمین نسیان ہوا ہے اور یہہ  
بہول غمرہ تمتع کی سعی میں ہو وے پس اعمال غمرہ تمتع کے پورا کر لینے  
کے گمان پر مجمل ہو کر عورتوں نے جماعت کر لے تو واجب ہے اوسپر کہ  
ایک گنا کفارہ میں ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کی  
ایک معتبر روایت آتی ہے بلکہ ایک جماعت علمائے جامع کے ساتھ ناخونکالینا  
یہی شامل کیا ہے اور مؤید اسکی بھی ایک حدیث ہی اور عمل کرنا اس قول پر  
حوط ہے اور اگر سعی کے دور ونگی گنتی وعددین شک کرنی یس اگر یہہ  
شک بعد ختم سعی ہے تو اس شک کا اعتبار نہیں اور اگر اثناء سعی  
میں شک غرض نہیں ہو پس اگر یقین رکھتا ہو کہ سات شوط تک تو پورے ہے

یسیہ پیو سپر او پنچا چڑھ جانا احوط ہی اور پہر اب مروہ سی پر رہنے  
 الہ صفا پہ پہنچے جس طرح کہ ابتدا صفا سے کی تھی اور مروہ میں ختم کیا تھا پس  
 را ایک جانے اور آئینہ دو شوط حاصل ہو گئے اور ساتواں شوط ضرور ہے  
 بہ ختم ہو گا اور واجب ہے کہ جانا اور آنا متعارف راہ سے ہو پس اگر  
 مسجد الحرام کے درمیان سوتق الیاس کی طرف سے ہو کر مثلاً مروہ میں جائی یا صفا میں  
 تو یہ ہر آنا جانا سعی میں کافی نہ ہو گا اور واجب ہی کہ جاتے وقت مروہ کے  
 لرف نہ ہو اور لوٹتے وقت رخ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی بطور قہری  
 بتی اولٹے پیروں چل کر صفا ت لے کر گیا تو جائز نہ ہو گا ان دہنی یا بائیں  
 جانب یا پیچھے کو دیکھ لے لیا کہچہ مضائقہ نہیں رکھتا اور اگر دم لینے اور سنا کو  
 صفا یا مروہ پر بیٹھ جائے تاکہ کچھ راحت حاصل ہو جائز ہے مگر  
 احتیاط یہ ہے کہ بلا عذر یا بین صفا و مروہ کے نہ بیٹھنا چاہئے  
 و مشیدہ نہ ہے کہ بعد طواف کے رفع خشکی اور تخفیف حمزرت آفتاب  
 کے لئے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر  
 کرے تو جائز نہیں مگر تاخیر وقت شب تک بنا برا قوی جائز ہے اور  
 حوط یہ ہے کہ بدون عذر رات تک بھی تاخیر کرے اور سعی میں رات  
 شوط سے عذر زیادہ کہنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف میں مذکور  
 وادما کر سہو زیادتی ہو جائی پس اگر ایک شوط سے کہ تر ہو تو اوپر  
 طع کر دیا اور سعی اسکی صحیح ہوگی وادما کر پورا ایک شوط یا اسے زیادہ

عَمَلٍ يَأْمَنُ بِقَبْلِ عَمَلِ الْمُتَّقِينَ پس ایمانے دوسرے نیکوں کے  
 تسبیح نام سے جب اوس نماز ایسے کرے تو یہ کہے یا اَللّٰهُمَّ  
 وَالْقَضِيلَ وَالْكُرْمَ وَالْمُعْتَمِدَ وَالْبُؤْدَ أَخْضِرْ لِيْ ذُوْ الْيَمَيْنِ الْيَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ  
 اَلَا اَنْتَ اور جوت تیرا وہ پہ پہچانے تو وہ دعا جو نماز میں پڑھیں اسی سے ہے  
 اور یہ کہے یا اَمِنْ اَمْرٍ بِالْعَفْوِ اَنْ يَّجِيْبَ الْعَفْوِ يَأْمَنُ يَحْيٰى عَمَلِ الْمُتَّقِينَ  
 اِيْمَانٌ يَعْنُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبِّ الْعَفْوِ الْعَفْوِ الْعَفْوِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ  
 میں کوشش کرے گریہ کر نہیں اور اپنے تئیں ادا کرے اور یہ کہے  
 اور دعائیں بہت سی مانگے اور سی میں یہ دعا بہت ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ

اَسْئَلُكَ حَسَنَ الظَّنِّ بِكَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَبِإِسْمِكَ اَسْتَعِيْذُ بِالتَّوَكُّلِ  
 عَلَيْكَ اور اگر دور چلنا ہو لپاٹے تو جس جگہ پاؤں سے زمین سے ادا ہے  
 پیروں پشت کی طرف چلے اور زمان کر کہ یہاں سے دوڑنا ہو لا تھا بہا کر پھر  
 دور چلنا ہو ا جانا ہے

## فصل پانچون

تقسیم کے بیان میں واجب ہے سب سے فارغ ہو کر تقصیر کرنا یعنی کہ چار  
 ناخوشی کا ٹھکانا چار بار کے بال کم کرنے یعنی تہوڑے پس پس لینی اور  
 نیت کرنا جبکہ تفسیر کرتا ہو نہیں محل ہو چکے تو عذرہ تمتع و غیرہ کے واسطے

ان میں یا زیادہ سات سے اور یہہ امر اس وقت متصور ہوتا ہے کہ اپنی  
تہہ ہر وہ میں پائے اب نہیں جانتا کہ سات شوط ہوئی ہیں یا نہ شوط  
پس یہ شک اسکا معتبر نہیں ہے چاہئے کہ بنا کو تمام پر رکھی اور لگ کر  
مابین شریکین شک ہو تو ظاہراً باطل ہے چنانچہ جب شک اسکا  
سات سے کمتر کے ساتھ متعلق ہو تو بھی سعی باطل ہے

## مقصد تیسرا

سعی کے مستحبات میں مخفی نہ رہے کہ سعی کے وقت سنت ہو کہ پیادہ پا  
ہو و سے اور صفا سے منار تک میاں چال چلے یعنی رفتار اسکی نہ تیز نہ  
ہونا آہستہ اور منار سے تا بازار عطاران اونٹ کی چال دوڑنا ہوا جائے  
اور اسکو ہر وہ کہتے ہیں اور سوار ہو تو اپنے مرکب کی حرکت  
یعنی اوچکا تا ہولے چلے بشرطیکہ سیکو اتے آزار نہ پہنچی اور بازار عطاران سے  
تا ہر وہ نہ تیز چلے نہ آہستہ یعنی میاں چال جاوے اور غوراً نہ گئے  
ہر وہ نہیں ہے اور جب منار پہ پہنچے تو یہہ دعا پڑھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ**  
**أَعِزُّ وَأَدْعَمُ وَتَجَاوَزُ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ**  
**وَأَعْلَى لِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي خَيْرَ مَا عَفَيْ لِي**  
**وَقَبِّلْ مِنِّي اللَّهُمَّ لَكَ سَمِعِي وَبِكَ حَوَّلِي وَتَوَكَّلْتُ عَلَى قَبْلِ مِنِّي**

چاہئے۔ خفیٰ نرسے کہ جب مکلف کو بجالانا عمرہ تمتع کا ممکن نہ ہو باعث انسداد کہ  
 تنگ وقت میں بار بار دیکھ رہا ہو یا عورت بسبب حیض کے عمرہ تمتع بجالانہ لا سکتی ہو  
 کہ اگر وہ ایلاف کے لئے انتظار پاک ہو نیکا کرے تو وقت وقوف عرفات و  
 مشعر کا اثر جائیگا پس اگر احرام عمرہ تمتع کے لئے باندھا ہی تو نیت احرام کو احرام  
 حج افراد کے ساتھ بدل دیا جائے ورنہ مکہ معظمہ سے احرام باندھ لے اور عرفات  
 و مشعر منیٰ کی طرف جائے اور پہر مکہ میں لوٹ کر طواف اور سعی حج اور طواف  
 نسا کو بجالا دے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجالانا چاہئے کہ اس قدر حج تمتع جو مکلف  
 پر واجب تھا کفایت کرتا ہے مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تاقل و  
 اور اگر اس شخص نے خود اپنے ہستیار سے عمرہ کو ایسے وقت میں باطل کیا ہو  
 کہ ابعادہ کا زمانہ باقی نہیں رہا تو بھی ظاہر حج او سکا حج افراد ہو جائیگا اور جو  
 اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجالا لاشا لیکن کافی ہونا اس حج افراد کا مکلف ہونا  
 حج تمتع سے بری الذمہ ہونے میں محل تاقل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا  
 فصل طواف میں ہو چکا ہے۔

## باب دوسرا

حج کے افعال میں اور اسمیں سات فصلیں ہیں  
**فصل پہلی** بیان من احرام حج تمتع کی اس فصل میں دو مقصد ہیں

بین واسطے فرما سبر داری خدا کے اور تقصیر کی عوض میں سسرستی بالومکا  
 منڈوا دینا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام ہے اور جو کوئی شخص تقصیر کو بہنزل جائے  
 یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے تو عمرہ اور اسکا تمام ہے مگر پچھلے کہ بتنا بر  
 احتیاط کے ایک کو سفند فدیہ دے اور اگر عمدہ تقصیر کو ترک کرے  
 یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے تو ایک جماعت علمائے تصریح کی ہے کہ  
 عمرہ تمتع اور اسکا باطل ہے اور حج اور اسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ  
 شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا اور بعض علمائے تصریح فرمائی ہو کہ اگلے سال  
 اس حج کا اعادہ کرے اور بعض دوسرے احرام کو باطل جانتے ہیں اور جس  
 صورت میں حج تمتع بجالانیکے لئے وقت وسیع ہو تو تقصیر کو اس شخص پر لازم  
 جانتے ہیں اور شخص محرم پر بعد تقصیر کے سوائے سر منڈانیکے حلال ہو جاتی ہیں  
 وہ سب چیزیں جو بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں بنا بر اسکے جو درمیان  
 علماء رضوان اللہ علیہم کے مشہور ہے کہ طواف نساء حج اور عمرہ غیر تمتع کے لئے  
 مختص ہے اور عمرہ تمتع میں طواف نساء مشروع نہیں ہے جب اگرچہ شیخ  
 شہید قدس سرہ نے بعض اصحاب سے وجوب طواف نساء عمرہ تمتع میں نقل  
 لیا ہے مگر قائل کی تعیین نہیں فرمائی اور علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اس مسئلہ  
 میں ہمیں خلاف معلوم نہیں ہوا اور مگر چونکہ مسئلہ میں مظنہ خلاف ہی اور بعض  
 احادیث ضعیفہ السنہ بھی وجوب طواف پر دلالت کرتی ہیں پس ہمیشہ  
 امر بن میں مقتضاء احتیاط یہ ہے کہ طواف نساء مع نماز بعد تقصیر بجالانا

یا حجر اسمعیل میں واقع ہو اور اگر کوئی شخص احرام کو پہن لیا جائے یا ہانک کہ منی یا عرفات میں چلا جائے لازم ہے کہ احرام کے لئے مکہ میں لوٹ کر آئے اور اگر باعث تنگی وقت یا کسی اور عذر کی جہت سے لوٹنا مکہ کا مکمل نہ ہو تو اسی جگہ ہی جہان یاد آیا ہے احرام باندھ لے اور اگر افعال کے بجالانے تک ہی یاد نہ آوے تو ظاہراً اس صورت میں صحت حج کی ہی جیسا کہ قول مشہور ہے اور اگر بعد گزرنے وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر کے یاد آئے یا قبل فراغ حج کے کسی جگہ یاد آئے کہ میں احرام باندھنا بھول گیا ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آئندہ پھر دوبارہ حج بجالائے اور حکم جاہل مسئلہ کا بھی مثل حکم فراموش کنندہ کے ہی مانا اگر کوئی شخص احرام کو عمدتاً ترک کرے یہاں تک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر کا تار بنے تو حج او کا باطل ہی مقصد دوسرا یہاں میں مستحبات احرام حج کے وقوف عرفات کے وقت تک جان تو کہ بہترین اوقات احرام حج تمتع کر نیوالے کیلئے بعد فراغ ہونیکے عمرہ تمتع سے روز ترویہ آٹھویں ذی الحجہ ہے بعد نماز ظہر کے اور نماز ظہر نہ ہو تو عصر کے بعد ورنہ کسی اور نماز واجب کے بعد اگرچہ قضا نماز ہو احرام باندھنے اور نماز قضا بھی نہ ہو تو بعد نماز احرام کے اور اقل درجہ وہ دو رکعت نماز ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور افضل اماکن احرام حج تمتع کر نیوالے کو تمام مکہ میں مسجد الحرام ہی اور مسجد الحرام میں بھی افضل جگہ حجر اسمعیل یا مقام ابراہیم ہی پس بعد پینچ



## مقصد پہلا

بیان میں وجوب احرام حج کے اور بعض احکام جو متعلق اس کے ہیں جب جانا تو لے کہ شخص بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہی یعنی جو چیزیں بسبب احرام کے اس پر حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں بعد اس کے پہر اس شخص پر دوسرا احرام حج تمتع کے لئی باندھنا واجب ہے اور وقت اس کا وسیع ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ روز ترویہ یعنی آٹھویں ذیحجہ سے پہلے کہ سے باہر نہ جانا چاہئے اور تنگ ہو جاتا ہے وقت اس احرام کا جبکہ بروز عرفہ یعنی نوین ذیحجہ وقت وقوف عرفات کا فوت ہو جائے (یعنی جب دیر کر نیسے وقوف عرفات فوت ہو جانے لگے تب وقت اس احرام کا تنگ ہوتا ہے) پس فوراً احرام باندھنا واجب ہے اور مستحب ہے بلکہ احوط ہے بروز ترویہ آٹھویں ذیحجہ کو احرام باندھنا اور بعضی علماء نے آٹھویں کو احرام باندھنا واجب جاتا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ احرام باندھتا ہوں یعنی اپنے نفس کو باز رکھتا ہوں میں اون محرمات سے جو احرام حج تمتع میں حرام ہیں بسبب طاعت فرمان خدا کے اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہی نیت وغیرہ اور ثروک واجبہ یعنی محرمات سے بچنے میں جیسا کہ بحث عمرہ میں مذکور ہو چکا ہے اور مقام اس احرام حج کا مکہ ہی جس جگہ کہ چاہے احرام باندھ ہی اگر چہ مستحب یہ ہے کہ مسجد الحرام میں بمقام ابراہیم



لیکن سنت ہی بلکہ احوط یہ ہے کہ واذی تختہ سے تا طلوع آفتاب تھا و زکریا  
اور پہلے صبح صادق سے عرفات کو جانا مکروہ ہے اور بعض علما نے صبح  
سے پہلے چلے جانے کی حرمت کو بھی نقل کیا ہے مگر یہ کہ کسی ضرورت  
مثلاً بیماری وغیرہ کی بہت سے یا بخوف ازدحام خلق کے صبح سے پہلے  
عرفات کو متوجہ ہونا مضائقہ نہیں رکھتا اور جب متوجہ طرف عرفات کے ہو  
یہہ وہاں پر ہے **اللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدٌ وَإِلَيْكَ أَعْتَمَدٌ وَيَجْهَكَ**  
**رَدَّتْ أَسْأَلُكَ تَبَارَكَ لِي فِي رِحْلَتِي وَإِنَّ تَقْضِي لِي حَاجَتِي وَإِنْ**  
**تَجْعَلْنِي مِنْ تَبَاهِي يَوْمَ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي** اور تباہہ کہتا رہے

جب تک کہ عرفات میں پہنچے اور جب عرفات میں پہنچ جائے تو خیمہ اپنا نمرہ

وادعی تختہ ہضم میم و فتح تہا جلی بڑا سرد شدہ ہیں مدیہ قرب منی کے نیچے راہ ہو اور یہہ حد ہی منی کی لکھا ہو کہ ابراہیم  
باو شاہ اس گاہہ اگر بہت ہو گیا پس حسرت کما ہی و کو اصحاب نے بسبب کوفل کے اور یوں بھی منقول ہے کہ  
فان ذیل اصحاب الطویل خسریہ ای اعیی اصحاب فیل کا یا تہی یہاں اگر تک گیا اور ماندہ ہو گیا تاہم مترجم عفی عنہ

عرفات ایک جگہ شہور و معروف ہی و تہہ صحیبہ میں کہا گیا ہو کہ جب جبریل حضرت ابراہیم  
کو عرفات کی طرف لیکر تو کہا جبریل نے کہ یہہ عرفات ہی پس پہچان اپنی مناسک کو پس نام احکام عرفات  
ہو کیا اور مد عرفات کی بطن معرفہ و ثوبہ و نمرہ سے ذی الحجاز تک ہے ۱۲

نمرہ یعنی النون و کثر میم و فتح را ایک چل یعنی پہاڑ ہو کہ جیسے مقدار حرم کی منہی ہوئی تھی اور جو شخص کہ سے  
وقوف عرفات کو آئے تو یہہ پہاڑ بائیں جانب پڑتا ہو اور نمرہ عرفات کے حد و دہن سے ہے ۱۳

لباس احرام کے اور بجالانے اور اعمال کے جو پہلے اسے احرام عمرہ میں  
 گزر چکے ہیں نیت احرام کی کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا بعد اسکے تلبیہ کہے  
 جیسا کہ پہلے گزرا ہے اور جب ابلح دکھائی دے تو باؤز بلند تلبیہ کہے اور  
 جب متوجہ منی کے ہو تو کہے رُفَاكَ ارْجُوا وَاِيَّاكَ اَدْعُوا فَبَلَّغْنِي اَمَلِي  
 وَاصِلِي عَلَيَّ اور ساتھ آرام تن اور آرام دل کے تسبیح و تقدیس اور ذکر  
 خدا کرتا رہتا ہو اور جب منی میں پہنچے تو کہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي  
 اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَمَافِيَةٍ وَبَلَّغْنِيْ هَذَا الْمَكَانَ بِسُرْرِ الْاَلْهَمِ  
 هَذَا مِنِّيْ وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاسْتَدِكْ اَنْ  
 تَمْنِيْ اَمَنْتَ عَلَيَّ اَنْلِيَا يٰكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ

اور سنت ہے کہ روز ترویہ گزر کر شب عرفہ کو منی میں رہے  
 اور طاعت الہی میں مشغول ہو اور بہتر یہ ہے کہ ان عبادات  
 خصوصاً نماز و کموسج خف میں بجالا دے اور نماز صبح  
 پھر بکر طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھتا رہے اور یہ عرفات کو روانہ ہو اگر چاہے  
 تو بعد طلوع صبح صادق ہی کے عرفات کو روانہ ہو جائے

ابلح نام ہے سیل یعنی روکی جگہ کا وادی کہ میں جس میں باریک سنگریزی ہیں  
 وروہ ایک صبح روکی جگہ ہے اول ابتدا اسکی جہاں کہ شعب وادی نہیں ختم ہوتا ہے اور آخر اسکا متصل  
 و مقعر ہے جو کہ باسم معلیٰ یفتح میم مشہور ہے نزدیک اہل مکہ کی اور کتب لغت میں معلیٰ ہی تعبیر ہوا ہے ۱۲

فرمان خدا تعالیٰ کے اور جان تو کہ عرفات میں رہنا مجموع  
اسن مدت میں (یعنی مابعد زوال سے غروب تک) اگر چہ  
واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے پس اگر کوئی شخص اس ساری  
مدت میں عرفات میں نہ رہے بلکہ اثنائ میں کہیں چلا جاوے تو گنہگار ہوا  
لیکن حج او سکا صحیح ہے البتہ مسامحہ و قوف یعنی ہر ای نام کچھ  
مدت عرفات میں رہنا رکن ہے اگر اتنا ہی عمدہ ترک کریگا تو حج او سکا  
باطل ہے اور ترک و قوف عرفات سہواً مبطل حج نہیں ہے  
مگر یہ کہ و قوف مشعر کو ہی سہواً ترک کر دے تو حج باطل ہے  
اور اس مقام میں چند مسئلہ ہیں پہلا یہ کہ جو شخص ظہر سے  
تہ خیمہ گزرنے و قوف میں یعنی ایک مقدار مدت ظہر سے گزرنے کے  
بعد یہ شخص عرفات میں حاضر ہو پس باہر آکے کہ ابھی بیان  
ہوا یہ کہ واجب ہی و قوف زوال سے غروب تک تو یہ شخص  
گنہگار ہوگا اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ زوال سے  
عرفات میں ہونا واجب نہیں ہی چنانچہ ظاہر بعض احادیث کا بھی  
ہے اور قول اول احوط ہے **مسئلہ** دوسرا یہ  
کہ جب کوئی شخص غروب سے پہلے عمدہ عرفات سے کوچ کر دے  
اور حدود عرفات سے باہر چلا جائے پس اگر پشیمان ہو کہ  
پہر عرفات میں آگیا ہوا اور غروب تک رہا تو کفارہ ساقط ہے

میں لگا کے کہ وہ ایک مقام ہی عرفات سے پاس ہی ملا ہوا اور عرفات سے الگ ہی

## فصل دوسری

وقوف عرفات کے بیان میں اور اس میں دو مقصد ہیں

### مقصد پہلا

واجبات کے ذکر میں ہے جانتا چاہئے کہ واجب ہی وقوف  
یعنی توقف کرنا عرفات میں اور وہ ایک جگہ محدود ہے بحدود مشہورہ  
اور مراد وقوف سے صرف موجود رہنا اور ٹھہرنا ہی اس مکان میں  
خواہ سوار و خان رہی یا پیدل چلتا پھر تار ہی یا بیٹھار ہی مان اگر  
تمام وقت میں سوتا ہوا یا بیہوش ہی تو وقوف اس کا باطل ہے اور  
واجب ہی بنا برحیوط کے عرفات میں رہنا بعد زوال سے غروب شرعی  
تک کہ وقت افطار روزہ و نماز مغرب کا ہی پس عصر کے وقت  
سے مثلاً و ان حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہی نیت  
وقوف کی اسطرحت سے کہ عرفان میں رہتا ہو نہ ان آجکے ذکی ظہر سے  
شام تک حج تمتع میں جو حجۃ الاسلام سے ہے واسطے اطاعت

پنفس ظاہراً مثل اوسکے ہے کہ جسے وقوف خستاری  
 کو نہ اترک کیا ہو یعنی ان دونوں صورتوں میں حج اسکا یاطل  
 ہے اگرچہ وقوف مشعر اوسکو پہر بجائے **مسئلہ**  
 پانچواں جو شخص وقت خستاری اور اضطراری دونوں میں  
 او وقوف عرفات کو بھول جائے پس کفایت کرتا ہے صحت  
 حج کہیں لے پانا وقوف مشعر الحرام کا زمانہ اختیاری  
 اوسکے میں جیسا کہ مذکور ہوگا **مسئلہ** چہا جبکہ قاضی اہل  
 سنت کے نزدیک چاند کا ہونا ثابت ہوا اور وہ ثبوت  
 ہلال کا حکم دیدے اور شیعوں کے نزدیک شرعاً ہلال ثابت  
 نہ ہوا ہو لہذا روز عرفہ موافق اہل سنت کے وہ آٹھویں  
 تاریخ ہوگی نزدیک شیعہ کے پس اگر عرفات کی طرف باہر  
 جائیں کہ تکہ سے اونکے نکلنے کا دن ہے مخالفت اہلسنت  
 کی ممکن ہے اس طرح وہ تو آٹھویں کو جائیں اور شیعہ لوگ  
 چاہتے نوین کو روانہ ہوں یا یہہ امر ممکن ہو کہ شیعہ آٹھویں  
 تاریخ اونکے ساتھ عرفات میں داخل ہوں مگر چونکہ اہلسنت  
 کے حساب سے آج نوین ہے پس وہ تو مشام کو مشعر  
 کی طرف لوٹ آئیں گے مگر شیعوں کو چاہئے کہ وہ رات کو دوسرے  
 دن تک وہیں عرفات میں رہ جائیں تاکہ اپنے حساب کی یوم عرفہ

اگر اس صورت میں کفارہ دینا محوط ہے اور اگر عرفات میں لوگ نہ آیا  
 ہو تو واجب ہے کہ ایک اونٹ کفارہ کا راہ خدا میں بقرہ عید کے  
 دن مکہ میں بخر کرے اور اگر قدرت نہ کر کہتا ہو تو اٹھارہ دن پہلے  
 درپے برابر روزے رکھے اور اگر نہ ہو کوچ کر کے عرفات سے باہر  
 چلا گیا ہو تو پس چاہئے کہ یاد آتے ہی لوٹ آئے اور اگر بلا  
 وجود یاد آنے کے لوٹ کر نہ آوے تو ظاہراً حکم اسکا مثل اوجس  
 شخص کے ہی جو عمدہ اچلا جائے اور اگر بالکل یاد ہی نہ آوے تو  
 کچھ مضایقہ نہیں اور جاہل مسئلہ کا حکم ہی مثل ناسی یعنی پہلے ہو گیا  
 ہے **مسئلہ تیسرا** جو شخص وقوف عرفات کو عمدہ بالکل ترک  
 کرے تو حج اسکا باطل ہے اور کفایت نہیں کرنا اس کے بارہ  
 میں وقوف کرنا عید کی رات کا کیونکہ شب عید کا وقوف جسکو  
 وقوف اضطراری کہا جاتا ہے حقیقین اس شخص کے کافی ہے جو  
 وقت پر پہول جائے جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا **مسئلہ چوتھا**  
 اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان یا بے سنگی  
 وقت کے وقوف عرفات بالکل ذرا ہی نہ کیا ہو تو کافی ہوگا اور  
 نہ منع عرفات میں کسی وقت شب عید کو اگرچہ تھوڑی دیر رہے  
 وراس زمانہ کو وقوف اضطراری عرفہ کا کہتے ہیں اور  
 اگر کوئی شخص اس وقوف اضطراری کو عمدہ ترک کر دی

وقوف عرفات کے مستحبات میں سنت ہے کہ حاجی  
 وقوف کے وقت باطہارت ہو اور غسل کرے اور  
 جو امور کہ باعث پریشانی خاطر ہوں اور نہین دور کرے  
 تاکہ دل اسکا متوجہ طرف جناب اقدس الہی کے ہو  
 اور سوقت نماز ظہر وعصر کو ایک اذان بدو اقامت سے  
 اول وقت میں بجالائے اور مکہ سے آئیوں کی بائیں جانب  
 عرفات میں پہاڑ کے دامن ہموار میدان میں وقوف کرے  
 اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک دوسرے ملے ہوئے  
 رہیں اور بعد نماز کے کہڑا ہوا اور دعائیں مشغول ہو اور مکروہ  
 نہنے پہاڑ پر جانا اور نیز مکروہ ہے حال وقوف میں  
 سوار رہنا یا بیٹھنا اگر کہڑے ہوئے پر قدرت رکھتا ہو  
 ورنہ جس قدر ممکن ہو کہڑا رہے اور چاہئے کہ رو قبیلہ ہو اور دلو  
 متوجہ طرف حق سبحانہ و تعالیٰ کرے اور حمد و ثناء الہی  
 بجالائے اور تجید و تہلیل اور سو مرتبہ اللہ اکبر  
 کہے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان  
 اللہ اور سو بار لا الہ الا اللہ اور سو بار آیت الکرسی  
 پڑھنے اور سو بار محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور سو  
 مرتبہ سوزہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ



کو ووقوف عرفات کریں یا یہ کہ اہلسنت کے ساتھ آٹھویں  
 کو عرفات جائیں اور پہر مشعر میں واپس آکر دوبارہ دوسرے  
 دن غروب آفتاب سے پہلے ووقوف اختیاری کیلئے  
 پہر لوٹ کر عرفات میں آجائیں اور قبل از غروب آفتاب  
 مراجعت عرفہ ممکن نہ ہو تو بعد غروب کے وہاں چلے آنا چاہی  
 کہ یہ وقت ووقوف اضطراری عرفات کا ہے یعنی بعد غروب  
 آفتاب روز عرفہ شب عید عرفات میں رہیں پہر مشعر میں  
 آجائیں تا ووقوف مشعر تاہہ آئے پس ووقوف اختیاری  
 یا اضطراری عرفات کے لئے ایسا کرنا واجب ہے اور اعمال  
 روز عید متی میں بجالائیں اور اگر ووقوف عرفات اضطراراً  
 ممکن نہ ہو نہ اختیاری و نہ اضطراری تو پس ووقوف مشعر  
 پر اکتفا کریں یعنی اگر ووقوف مشعر ہی بجالائیں تو کفایت  
 کرتا ہے اور حج انکا صحیح ہے اور جو ووقوف مشعر ہی پیش  
 نہوا تو حج انکا اس سال میں فاسد ہوگا اور ترقیہ اس مقام  
 میں موجب صحت عمل کے نہ ہوگا بنا بر قول حوط کے وَاللّٰهُ الْعَالِمُ

مقصد دوسرا



نبیہ الشہداء علیہ السلام اور دعاء حضرت امام زین العابدین  
 علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے  
 اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَجْنَبٍ  
 وَفِيكَ وَأَرْحَمَ مَسِيرِي إِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ  
 اللَّهُمَّ رَبِّ السَّامِعِ لَهَا فَكْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ  
 وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رَوْقِ الْحِلَالِ وَأَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ سَقَةِ  
 الْجَنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي وَلَا تَخْذَعْ عَنِّي وَلَا  
 تَسْتَرْجِعْ بِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُودِكَ  
 وَتَعَزُّزِكَ وَمَقَرِّكَ وَفَضْلِكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ  
 يَا أَبْصَرَ الْبَاطِنِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ  
 تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے  
 پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے  
 اللَّهُمَّ حَاجَتِي إِلَيْكَ الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي  
 مَا مَنَعَتْ وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَ أَسْأَلُكَ  
 خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ وَمَلِكُ يَدِكَ  
 نَاصِيَتِي بِيَدِكَ وَاجْلِي بِعِلْمِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُوفِّقَنِي  
 لِمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَأَنْ تُسَلِّمَ مِنِّي مَنْ سَكَنِي الَّتِي آتَيْتَهَا

اَلَا بِاللهِ اور سو بار سورہ قل ھُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھنے  
 اور جو دعا چاہے کرے خدائے تعالیٰ قبول کریگا۔  
 اور کوشش کرے دعا کر نہیں کہ یہ دن دعا مانگنے اور  
 خدا سے سوال کریگا ہے اور نزدیک شیاطین کے  
 کوئی چیز خوشتر اسے نہیں ہے کہ جناب اقدس سن الہی  
 سے بچو غافل کریں اور پناہ مانگ خدا سے شیاطین کے  
 شر سے اور ہرگز لوگو کو کئی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال میں  
 متوجہ رہ اور دل و زبان سے استغفار کرو اپنے گناہوں کو  
 شمار کرو اور گریہ و زاری کرو اور اگر رونا نہ آوے تو اپنے  
 سینہ متوجہ و آئادہ گریہ پر رکھہ اور دعا کرو اسطے اپنے  
 ماں باپ و برادران مؤمن کے اور اقل درجہ یہ ہے کہ  
 چالیس مؤمن کیلئے دعا کرنی چاہئے اور حدیث میں  
 ہے کہ ایک فرشتہ معین ہے کہ جو کچھ وہ شخص برادر مؤمن کی لئے  
 طلب کرے تو وہ فرشتہ خدا سے لاکھ برابر اس کے اس  
 دعا کر نیوالے لئے طلب کرتا ہے اور اس تمام اوقات و ثواب  
 تو دعا و استغفار و ذکر الہی میں صرف کرے اسلئے کہ بعض  
 نما اسکے وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور چاہئے کہ دعائے  
 منقولہ کو پرستے خصوصاً دعائے صحیفہ کاملہ اور دعا حضرت

اور جہاں تک ہو کے اس دن خیرات و تصدقات میں  
 کمی نہ کرے خصوصاً بندہ آزاد کرے زمین اور پہر و قبلہ ہوا اور  
 نبیے سبحان اللہ سو مرتبہ اور اللہ اکبر مَا شَاءَ اللَّهُ  
 لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 سو بار کہے پس دو آیتیں سورہ بقرہ سے پڑھے پہر تین بار  
 قل ہو اللہ احد پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے اور آیت سحرہ  
 کہ جو سورہ اعراف میں ہے کہ اَوَّلُ اَوْسَكَا اِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ  
 الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ هُوَ  
 بِهِ مَعُودَتَيْنِ یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ  
 برب الناس پڑھے پس شمار کرے نعمتہا می الہی ایک  
 ایک پچیز کو جو معلوم ہیں اہل و اولاد و مال وغیرہ سے  
 آورد و رہونا بلاؤ نکا اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى نِعَمَائِكَ  
 الَّتِي لَا تَحْصِي بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافِي بِعَمَلٍ اور حمد کرے خدا  
 کی ساتھ ہر آیت حمد کے جو خداوند عالم اپنی ذات پاک کے لئے  
 قرآن مجید میں فرمائی ہے اور تکبیر و تہلیل کرے ساتھ ہر  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے جو خدا نے ساتھ اس کے اپنے لئے

خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهَا  
 نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي  
 مِنْ رَضِيَّتِ عَمَلُهُ وَأَطَلَّتْ عُمرُهُ وَأَحْيَيْتُهُ  
 بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَوَةً طَيِّبَةً بِرُكْبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي  
 وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي  
 تَقُولُ وَخَيْرٌ أَمَّا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ  
 اللَّهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِي وَشُكْرِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
 وَأَنْتَ بَرَأْتَنِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ قُوَّتِي اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْوَسَاوِسِ الْقَدِيرِ  
 مِنَ شَتَائِبِ الْأَمْرِ وَمِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 سَأَلْتُ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيئُ بِه  
 لِرِّيَاحٍ وَاسْتَأْذَنْتُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اللَّهُمَّ  
 جَعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي  
 نُورًا وَفِي لَحْيِي نُورًا وَفِي رِجْلِي وَفِي عِظَامِي وَفِي وَدَعِي  
 نُورًا وَفِي مَقَامِي وَفِي مَدْخَلِي وَفِي مَخْرَجِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي  
 نُورًا يَا رَبِّ يَوْمَ الْقِيَامِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمَلْتُ  
سُوءًا وَفَعَلْتُ فَأَعْرَفْتُ بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ  
أَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ اوْر جب سورج غروب ہو جائے تو  
کہے اللَّهُمَّ ارِنِي أَعْوَدُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ بَثْثَةِ  
الْأَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسِي  
ظِلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِثْوِكَ وَأَمْسِي خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ  
وَأَمْسِي ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزَّتِكَ وَأَمْسِي وَجْهِ الْفَقَائِ  
مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَارِقِ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَبِأَ  
أَجْوَدَ مَنْ أُعْطِيَ يَا رَاحِمَ مَنْ اسْتَرْحِمَ جَلِّلَنِي  
بِرَحْمَتِكَ وَالْإِسْنَى عَافِيَتِكَ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّ  
جَمِيعِ خَلْقِكَ بِسُورَةِ شَمْرِ الْحَرَامِ کے بارام میں روانہ  
ہو اور استغفار کرے اور دعا پڑھے اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ  
خِرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ أَبَدًا مَا  
أَبْقَيْتَنِي وَأَقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحًا مَبْنِيًّا مُسْتَجَابًا لِي  
مَرْحُومًا مَغْفُورًا لِي بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ  
أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي  
الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ  
مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَ

تبہیل کی ہے قرآن میں اور درود بہت محمد وال محمد پر بھیجے  
 اور خدا کو ان اسماء مقدسہ سے یاد کرے جو قرآن میں ہیں  
 اور ان اسماء سے کہ جنہیں یہ شخص جانتا ہوا اور ان اسماء  
 سے جو آخر سورہ شریفین میں ہیں اور کہے اسْتَغْفِرُكَ يَا اللَّهُ  
 يَا رَحْمَانُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاسْتَغْفِرُكَ بِقُوَّتِكَ  
 وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَمِيعِ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ  
 وَيَا رَاكُنَاكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رِسْوَلِكَ صَلِّوْا عَلَيْكَ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبِاسْمِكَ الْأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ  
 الْعَظِيمِ الَّذِي مَرَدُّكَ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُرَدَّهُ  
 وَأَنْ تُعْطِيَهُ مَا سَأَلْتَ أَنْ تَغْفِرَ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي فِي  
 جَمِيعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت رکھتا ہو خدا اسے طلب کرے  
 اور دعا کرے کہ سال آئندہ توفیق حج کی دے اور ہر سال  
 وہ حج سے مشرف کرے اور ستر بار کہے اسْتَغْفِرُكَ يَا جَنَّةُ  
 اور ستر مرتبہ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے ہر  
 پڑھے اوس دعا کو جو جبریل نے اس مقام میں حضرت آدم  
 علیہ السلام کو قبولِ توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
 وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءًا وَطَلَبْتُ  
 نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ



# مقصد پہلا

واجبات میں ہے جان تو کہ جب بقر عید کی رات کو عرفات سے کوچ کرے تو چاہئے کہ مشعر الحرام میں آوے اور تمام رات دن سنبھلے تک وہیں رہے اور بعض علما اس شب ہونی کو مشعر الحرام میں واجب جانتے ہیں اور نسبت اس وجوب کی اکثر علما کی طرف دی ہے اور یہہ احوط ہے اور نیت اس طرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہوں نہیں مشعر الحرام میں واسطے برضا فی الہی کے اور جب فجر طالع ہو پس نیت وقوف مشعر الحرام میں کرے اس طرح کہ مشعر الحرام میں وقوف کرتا ہوں نہیں طلوع آفتاب جب جمعہ میں واسطے واجب ہونیکے قرۃ الی اللہ اور بنا بر قول مشہور و احوط کے طلوع آفتاب تک مشعر میں رہنا واجب ہے پس اگر عہد اطلوع آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر چلا جائے اور وادی محشر سے تجاوز کر جائے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارہ دینا واجب جانا ہے اور اس جگہ چند مسئلہ ہیں مسئلہ پہلا یہہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہے اور یہہ تمام وقوف واجب ہے پس

الرَّحْمَنَ إِنَّ الْمَغْفِرَةَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ  
أَوْ مَالٍ أَوْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهَا مَرْفَعًا أَوْ بَهْتًا  
كَبْرًا اللَّهُمَّ اغْنِني مِنَ الشَّارِ

## فصل تیسری

وقوف مشعر الحرام کے بیان میں اور اس میں دو مقصد ہیں

۱۔ مشعر الحرام وہ ایک پہاڑ ہے مزدلفہ کے اخیر میں اور نام اس کا قرح ہے اور نام رکھا جاتا ہے  
وہ پہاڑ جمع اور مزدلفہ اور مشعر الحرام اس واسطے کہ وہ جگہ عبادت کی ہے اور صفت اس کی ہر حرام  
واسطہ صحت اور بزرگی اس کی کہ یا اس واسطے کہ وہ حرم میں سے ہے اور بنا پر مشہور کہ میثم مشعر کا مفتوح  
ہے اور بعض کہ تم کہ کی تشبیہ پر کسرہ دیتے ہیں اور حد مشعر کی بائیں بازو کے چاروں طرف  
(اور دائیں بازو میں وہ تنگ رہ جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو) اور چاروں طرف سے وادی محترمہ اور نام رکھا جاتا ہے  
ہر موضع تنگ کا مشعر اس واسطے کہ وہ جگہ ہے عبادت خدا کی۔ المزدلفۃ لیلۃ الازد لافانی الاجتماع  
ولیس فی جمیع ایام اس لئے کہ آدم علیہ السلام نے جمع کیا اس مقام میں درمیان دو نمازوں مغرب و عشاء کے۔  
پھر حدیث میں ہے کہ مشعر کا نام مزدلفہ یوں رکھا گیا کہ جبریل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے عرفات  
میں کہا یا ابراہیم! مزدلفہ الی مشعر الحرام یعنی ابراہیم نے نزدیک ہو مشعر الحرام سے اور انعام  
اس لئے انہی عرفات کے واسطے کہ لوگ جمع ہوتے ہیں عرفات سے آکر عرفات



شب عید ہے اور لوگوں کے لئے جو مشعرین بعد طلوع فجر کے  
 رہ نہیں سکتے جیسا کہ گزرا وہ سارا درمیان طلوع فجر اور طلوع  
 آفتاب کے تیسرا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک  
**مسئلہ تیسرا** یہ کہ پہلے یا نئے معلوم ہوا کہ وقوف  
 دو وقت ہیں ایک اختیاری دوسرا  
 اضطراری پس مکلف باعتبار اس کے کہ وقوف دونوں  
 اختیاری او سے ہاتھ آئیں یا دونوں اضطراری یا ایک اختیاری  
 دوسرا اضطراری یا اصلاً وقوف نہ کرے تو یہ سب نو  
 قیہین ہیں پہلی یہ کہ دونوں وقوف کو اختیاری وقت میں بجالاؤ  
 بتوجہ کے صحیح ہونہیں کوئی اشکال نہیں ہے دوسری یہ کہ  
 وقوفین یعنی وقوف عرفات و مشعر سے کسی ایک کو بھی نپاوی  
 نہ وقت اختیاری و نہ اضطراری میں پس اس صورت میں  
 بطلان حج میں کوئی اشکال نہیں ہے پس چاہئے کہ او سے  
 حج کے احرام سے جسے باندھے ہے عمرہ مفردہ بجالا لے  
 یعنی طواف و نماز اس کی اور سعی و تقصیر اور طواف التبا اور  
 اس کی نماز بجالا لے کہ اس کو عمرہ مفردہ کہتے ہیں اور احرام سے  
 فحل ہو جائے یعنی جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہو جائیں گی اور  
 اگر گوشت وغیرہ کھاتا ہو تو ذبح کریگا اور سنت ہی کہ یہ شخص

اگر کوئی بالکل او سے ترک کر دے تو حج اور اسکا باطل ہے  
 لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط بھی ہو جاتا ہے ایسے شخص  
 کے حق میں کہ جس نے بقصد وقوف تمام رات مشعر میں گزاری  
 ہو اور بعد طلوع فجر کے وہاں رہنا تو اسے دشوار ہو مثل  
 عورتوں کے اور ضعیف مردوں اور بیماروں کے کہ انہوہ خلافت  
 کے باعث سب مشقت بہت انہیں پیش آئیگی یا وہ لوگ  
 جن کو کوئی کام ضروری ہو پس جائز ہے کہ طلوع فجر سے  
 پہلے مشعر سے منیٰ کی طرف چلے جائیںگی اور اگر کوئی  
 شخص کیلئے عذر نہ رکھتا ہو اور پہر باہر چلا جائے تو  
 حضرات علمائے کہا ہے کہ اگر طلوع فجر سے پہلے باہر جائے  
 بشرطیکہ علاوہ شب باش ہونے مشعر کے وقوف عرفہ بھی  
 و سب فوت نہوا ہو تو حج اور اسکا صحیح ہے لیکن کفارہ میں  
 یک کو سفند دینا اور اسے لازم ہے اور احوط یہ ہے کہ  
 سب صورتیں بھی حج اسکا فاسد سمجھا جائے اور چاہئے  
 یہ اعادہ حج کا کرے **مسئلہ دوسرا** یہ کہ جو شخص  
 وقوف مشعر کو وقت مذکور میں نپا وے تو قبل از زوال  
 مشعر میں کچھ دیر رہنا اس کے حق میں کفایت کرتا ہے  
 پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لئے تین وقت میں ایک

نہ کیا ہونہ وقت خیرت یا رہیں نہ اضطراری پس اس صورت میں  
مشہور یہ ہے کہ حج صحیح ہے بلکہ بعض علما نے فرمایا ہے  
کہ اس صورت میں صحت حج میں کسی نے اختلاف ہی نہیں کیا ہے  
لیکن نفی خلاف کا حکم کر دینا مشکل ہے کیونکہ خلاف اسمین  
پایا جاتا ہے اثبوتی قسم یہ کہ وقوف مشعر کو اختیاری وقت میں  
بجالاتے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو ظاہر اس صورت میں  
حج صحیح ہے اور بطاہر کوئی خلاف ہی اسمین نہیں پایا جاتا ہی  
ثبوتی یہ کہ فقط وقوف عرفہ کو اضطراری وقت میں بجالاتے  
اور وقوف مشعر بالکل نہ کرے تو حج اس صورت میں صحیح نہیں ہے

## مقصد دوسرا

وقوف مشعر الحرام کے مستحبات میں سنت ہی کہ عرفات  
سے طائف مشعر الحرام کے آرام تن اور اطمینان دل کے ساتھ  
استغفار کرتا ہوا متوجہ ہو جب تل سرخ یعنی سرخ شیلے  
تک پہنچ کہ دہنی جانب راہ کے واقع ہے یہ دعا پڑھتے  
اللّٰهُمَّ اِنِّمَ حَرَمٌ مُّوقِفٌ وَبَرٌّ فِی عَمَلِیْ وَبَسْلَمٌ لِّیْ دِیْنِیْ  
وَتَقَبَّلْ مِنْیْ فَمَّا یَسْئَلُکِیْ اَوْ رَاوْنَتْکُیْ اَوْ تَبَرَّیْ اَوْ بَلَائَتْکُیْ اَوْ رَاوْنَتْکُیْ

عاجیوں کے ساتھ منیٰ میں رہے اور جب مکہ معظمہ میں جاے تو  
 عمرہ کے افعال کو بجالائے اور اگر شرائط مقررہ و جو سب  
 حج کے اسکے بارہ میں متحقق ہوں تو سال آئندہ حج کرینے  
 تیسری یہ کہ وقوف عرفہ کو اختیاری و قمتین بجالائے  
 اور وقوف مشعر کو وقت اضطراری میں چوتھی برعکس اسکے  
 یعنی وقوف عرفہ کو اضطراری وقت میں بجالائے اور وقوف  
 مشعر کو وقت اختیاری میں اور ان دونوں صورتوں میں حج  
 صحیح ہے اور حج کی صحت پر ان دونوں صورتوں میں دعویٰ اجماع  
 ٹالیا گیا ہے پانچویں یہ کہ اس شخص نے دونوں وقوف مشعر و  
 عرفات اضطراری وقت میں کئے ہوں پس اس صورت میں  
 حج کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے اور صحت حج کی یعنی حج کا  
 صحیح ہونا بعید نہیں ہے لیکن احوط اعادہ حج کا ہے حال  
 بندہ میں جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائیں چہٹی یہ کہ فقط  
 وقوف مشعر اضطراری و قمتین اسکے ساتھ آئے اور وقوف  
 عرفہ وقت اختیاری یا اضطراری میں نہ کیا ہو تو اس صورت میں  
 خلاف ہے اور عدم صحت یعنی صحیح نہونا حج کا اس جگہ  
 قوی و اشہر ہے قسم ساتویں یہ کہ فقط وقوف عرفہ کو  
 اسکے وقت اختیاری میں بجالا دے اور وقوف مشعر بالکل

آیا جسے کہ دروازے آسمان کے اس راکو بند نہیں ہوئے  
 اور آوازیں مومنوں کی اوپر جاتی ہیں خداوند عالم فرماتا ہے  
 کہ میں جنوں خداوند تمہارا اور تم بندے ہو میرے ادا کیا  
 تم نے تم میرا مجھے لازم ہے کہ قبول کروں میں دعائیں تمہاری  
 پس بعضوں کے اونہیں سے سارے گناہ بخشتا ہی اور  
 بغض کے ٹھور سے بخشتا ہی اور سنت ہے کہ شعر سے اس  
 شبکو شکر کریاں رمی جہرہ کے واسطے اوٹھائے اور  
 سنت ہے کہ غسل کرے اور وقوف کی حالت میں با وضو  
 رہے اور دعائیں جو ائمہ علیہم السلام سے منقول ہیں اونہیں  
 پڑھے اور حمد و ثناء الہی بجالاوے اور یہہ دعا پڑھے  
 اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فَكَرَبْتِي مِنَ الْبُكَارِ وَ  
 أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَأَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ  
 فَسَقَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ وَخَيْرُ  
 مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ  
 جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هَذَا أَنْ تُقِيلَنِي عَشْرَتِي وَتَقَبَلَ  
 مِعْدَرَتِي وَأَنْ تَجَاوِزَ خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوَى مِنَ  
 الدُّنْيَا بَرَادِي وَتَقْلِبْنِي بِحُجَّاتِهَا مُسَبِّحًا بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ  
 بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهِكَ وَرُؤَاةِ بَيْتِكَ الْحَرَامِہ اور دعا کرے

چلاتے وقت کیوآزار نہ پہنچاوے اور اللہ تعالیٰ  
 دُوبتی من النار کو بہت سا کہے اور چاہئے کہ نماز مغرب  
 و عشا کو مشعر الحرام جلے تک تاخیر کرے اور مشعرین بجا کر  
 پرٹھے اگر چہ تہامی رات تک بھی جاتی رہے اور اگر کوئی  
 عذر ہو جائے کہ ثلث شب سے پہلے مشعرین نہ پہنچ سکے تو  
 چاہئے کہ نماز کو ادا کر لے اور دو نمازین ایک اذان اور دو  
 اقامت کے ساتھ ملا کر پرٹھے اور نافلہ مغرب کو بعد مغرب  
 نہ پرٹھے بلکہ عشا کے بعد بجالاوے اور احوط یہ ہے کہ  
 جب مشعر الحرام میں آئے تو نیت کرے کہ شب بسر کرتا ہوں  
 مشعر الحرام میں حج تمتع میں واسطے رضا و خوشنودی خدا  
 کے اور پہلے گزر چکا ہے کہ اظہر و احوط یہ ہے کہ رات  
 گزارنا مشعرین واجب ہے اور مستحب ہی کہ وسط و ادوی  
 مشعرین رستہ کی دہنی جانب اوترے اور یہ دعا پرٹھے  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْمَعَ لِي فِيهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ  
 اللَّهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِي مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي سَأَلْتُكَ أَنْ تَجْمَعَ لِي  
 فِي قَلْبِي ثُمَّ أَطْلُبُ مِنْكَ أَنْ تُعَرِّفَنِي مَا عَرَفْتَ أَوْلِيَاءَكَ  
 فِي مَنَزِلِي هَذَا وَأَنْ تَقِيْنِي جَوَامِعَ الشَّرِّ أَوْرْجَاهَا تَبْكُ هُوَ كَيْ  
 اوس تمام رات کو طاعت و عبادت الہی میں گزارے کیونکہ حدیث میں

فصل چوتھی

منی کے واجبات کے بیان میں۔ جان تو کہ واجب ہے  
مکلف پر شجر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد بقعہ کے دن اوس  
جگہ پر پھر آنا جسکو منی کہتے ہیں اور منی میں تین امور و کما بچا لانا  
واجب ہے اول رمی جمرہ عقبہ یعنی پسینا کنکر یونکا جمرہ کی  
طرف اور یہ نام ہے ایک مقام کا کہ وہ محل رمی ہے اور  
وقت رمی کا روز عید ہے طلوع آفتاب کے بعد سے غروب  
آفتاب تک اور واضح ہو کہ بقعہ کے دن اصراف اسی جمرہ عقبہ

۱۔ میں کہہ رہا تھا کہ تم نے علی و ابی ابراہیم کو غلام بنا کر رکھا ہے اور ان کے لئے عذاب کا حکم کیا ہے جو  
ان کے لئے نہیں ہے۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ یہ تو تمہاری بات ہے جس کی تم نے اپنے آپ کو سزا دی ہے۔  
اس سے اس جگہ کہا کہ تم نے علی و ابی ابراہیم کو غلام بنا کر رکھا ہے اور ان کے لئے عذاب کا حکم کیا ہے جو ان کے لئے نہیں ہے۔

بہر عقیدہ مثل منہاء کی داف و اتم اور جہد اولی طرفہ ذلت اور در میانوں علی بن ابی استرجم



اپنے واسطے اور اپنے مان باپ اور بھائیوں اور اپنی و ماں  
 اور خرم زند و نکے لئے اور بعض علما قائل ہوئے ہیں کہ دعا  
 مانگنی وہاں واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سوا اسے مانگی  
 اور سب قبل طلوع آفتاب کے مشعر سے روانہ ہوں لیکن  
 جب تک آفتاب نہ نکلے وادی محسر سے تجا و زکمرین اور جب  
 آفتاب کو ڈھبیر سے چمکے سات بار اپنے گناہوں کا اقرار کرے  
 اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا  
 و استغفار کرتا ہوا سکینہ و وقار یعنی آرام دل و آرام تن کے  
 ساتھ جائے اور جب وادی محسر میں پہنچے اور پیادہ ہو تو  
 مثل اونٹ کے تیز چلے اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو تیز چلائے  
 اور اگر سرولہ یعنی تیسر چلنے کو بھول جائے تو پہر لوٹے اور تیسر  
 چلے اور سرولہ کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 عَلٰی وَاقِلِ تَوْبَتِيْ وَاجِبِ دَعْوَتِيْ وَاخْلَفْنِيْ فِيمَنْ  
 تَدْعٰی بَعْدِيْ اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ  
 وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

ڈھبیر سے اوٹلنے بعد اسے باء موحدہ وزن میر اور وہ نام ہی ایک بہت کجا کا مزدبند میں بائیں  
 اور شخص کے جوئی کو جائے اور خاص کہ میں پانچ پہاڑ ہیں جن کا نام ڈھبیر ہے ۴۰ مجمع البحار



دوسرے کے بعد پونچین بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کمر کے  
 پہلے سے ہر چند جمرہ پہ ایک دفعہ جا پونچین اور جانا چاہئے  
 نہ مستحب یہ ہے کہ کنکریاں رنگین برنگ سرسئی ہوں اور  
 یا کسی اور رنگ کی اور نقطہ لہوں اور ایک ایک کمر کے چنی  
 ہوں اور نرم ہوں سخت نہوں اور بقدر بند انگشت  
 یعنی پونچنے کے برابر ہوں اور مستحب ہے کہ کنکریوں کے  
 پہلے سے تحت با وضو پیادہ پا ہو سوار نہوا اور بعض علما وجوب  
 طہارت کے قائل ہوئے ہیں اور جب سب کنکری ہاتھ میں  
 ہوں تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَصَائِقِيْ  
 فَاحْضِنِيْ لِیْ وَادْفَعْنِیْ فِیْ عَمَلِیْ اور ہر سنگریزہ کے  
 لئے وقت اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے  
 اَللّٰهُمَّ اِدْجِرْ عَنِ الشَّیْطَانِ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا لِّکِتَابِکَ  
 وَعَلٰی سُنَّتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہُ  
 حَاجًّا مَّبْرُورًا وَعَمَلًا مَّقْبُولًا وَسَعِیًّا مَّشْكُورًا وَذَنْبًا  
 مَّغْفُورًا اور سنت ہے کہ مابین اسکے اور جمرہ کے  
 دس ہاتھ یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور پشت بقبلہ اور منہ  
 طرف الہ کے ہو اور سنت ہے کہ کنکریوں کو انگوٹھی پر رکھے  
 اور انگشت شہادت کے ناخن سے جمرہ پہ پہنکے اور جب

پر رمی کیجاتی ہے نہ اور کسی جمرہ پر اور اگر اوس دن رمی جمرہ  
 عقبہ بھول جائے تو تیسریوں میں ذیچہ تک رمی کو بجا لاوٹی اور  
 شرط ہی کنکریوں میں کہ باوجود صادق انیس کی ازب پر نام  
 سنگریزوں کے بہتر یہ ہے کہ حرم کی کسی مقام کی ہوں  
 اگرچہ سخت یہ ہے کہ شب عید وہ مشعر سے اٹھای ہوں  
 اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ کنکری مستعمل نہ ہوں یعنی کسی  
 اور نے صحیح طور سے جمرہ پہ او نہیں پہینکا ہو اور رمی میں  
 چند امر واجب ہیں پہلے نیت کرے کہ سات کنکری  
 ڈالتا ہوں میں جمرہ عقبہ پر حج تمتع میں واسطے واجب ہونیکے  
 قربۃ الی اللہ دوسرے واجب ہی پہینکا اون سنگریزوں کا  
 پس اگر کنکری کو جمرہ پہ رکھ دے اسطور سے کہ رمی  
 صادق نہ آئے تو کافی نہ ہوگا تیسرے یہ کہ وہ کنکری  
 پہینکنے کے ذریعہ سے جمرہ پہ پہنچے پس اگر دوسری جگہ  
 لگے اور وہاں سے جمرہ پہ پہنچے یا کسی انسان یا حیوانی اعانت سے  
 وہاں پہنچے تو کافی نہ ہوگا اور شک کرے کنکری جمرہ پہ پہنچے نہ  
 پہنچیں تو بنا کو نہ پہنچنے پر رکے اور پھر پہینکے چوہو  
 یہ کہ تعداد کنکریوں کی جنہیں پہینکا ہے سات عدد ہوں  
 پانچویں یہ کہ ان کنکریوں کو ایک دفعہ نہ ڈالے اگرچہ جمرہ پہ ایک

اور اگر زیادہ آئی تو  
 آئندہ سال خود آئی  
 یا اپنا نائب بھیجے

اور سے ذبح کرے اور اگر اس سال میسر نہ ہو سکے تو سال  
 آئندہ میں لبوے اور ذبح کرے مگر احوط یہ ہے کہ اس صورت میں  
 ذبح ہدی کے ساتھ دس روزے بھی رکھے اور اگر بقر عید کے  
 دس ہدی کا ذبح کرنا بھول جائے یا بسبب کسی عذر کے بقر عید کو  
 ۴ ی ذبح نہ کی ہو تو تیسرے مہینے تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز نہی  
 اور واجب ہے یہ کہ ہدی یعنی حیوان قربانی کا شتر یا گائے  
 یا گوسفند ہو پس اگر شتر ہو تو پانچ سال کامل ہو کر چھٹے  
 برس میں داخل ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط یہ ہے کہ  
 کہ دو سالہ کامل ہو کر تیسرے سال میں شروع ہو اور  
 قسم کو سفند سے اگر بھیڑ و دنبہ و مینڈا ہوسات مہینے اور  
 تمام ہو چکے ہوں اور اٹھواں مہینا اسے شروع ہو اور احتیاط  
 یہ ہے کہ وہ ایک سال تمام ہو کر دوسرے سال میں داخل  
 ہوا ہو اور قسم کو سفند اگر بزی یعنی بکرا ہو تو احوط یہ ہے کہ  
 دوسرا نہ پورا ہو کر تیسرے سال میں شروع ہو اور شرط ہے  
 ہدی میں کہ سیطرہ کا اوسمین نقصان نہ ہو بارے اعضا  
 اوسے کہ سالم ہوں پس اندھا اور کنگڑا اور چھٹ پڑا اور بیمار  
 کھائی ہو گا بلکہ اگر ذرا سا کان اوسکا کٹا ہو یا اندرونی سینک  
 ناقص ہو تو یہ بھی کافی نہیں ہے اور چاہئے کہ جانور ڈبلا ہی نہ ہو

نامین اپنے قیام کی جگہ پر آئے تو سنت ہے کہ یہہ  
 عا پر ہے اَللّٰهُمَّ رَبِّكَ وَثَقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
 فَتَعَمَّرَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ  
**دوسرا واجب** واجبات میں سے ذبح کرنا ہدی  
 یعنی قربانی کا ہے جان تو کہ واجب ہے حج تمتع کرنیوالے  
 پر ذبح کرنا ایک ہدی کا پینا برا شہر و اطہر و احوط کے ایک  
 ہدی چند آدمیوں کی طرف سے کافی نہ ہو کی اور اگر کوئی شخص  
 ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اسکی عوض میں دس روزے  
 رکھے تین روزے حج میں اور سات روزے اپنے شہر میں  
 پہنچ کر رکھے اور اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت اسکی کسی معتبر  
 کے پاس رکھ دے کہ بقیہ ماہ ذیحجہ میں وہ ہدی مول لیکر

اے چار و جہرات لغت میں وہ چھوٹے چھوٹے سنگریزی ہیں اور موضع جہار کہ منی میں  
 ہی نام رکھا جاتا ہے جہرہ اس واسطے کہ وہ موضع رمی کیا جاتا ہے جہرہ یعنی سنگریزی سیسا اس واسطے کہ  
 وہ جگہ اجتماع سنگریزوں کے ہے اور جہرات منی کے تین ہیں اور درمیان ہر جہرہ کے بعد تیس ہونے کے  
 فاصلہ ہوتا ہے جہرہ عقبہ ہے نزدیک کہ کے یعنی جو جہرہ کی سمت واقع ہو اور جہرہ عید کی دن صبح  
 ہی جہرہ عقبہ رمی کیا جاتا ہے اور پہر جہرہ الدنیا ہی چونکہ اوترنے والوں کے اوتاؤ کی جگہ  
 سے مسجد خیف کے نزدیک تر ہے اس واسطے نام اسکا جہرۃ الدنیا ہوا ۱۲

از براہ بی پروائی یا نور مول لیکر ذبح کر ڈالے اور تقاضا و غریب  
 نکل آوے تو غائبہ کا کافی نہیں ہے اور جان تو کہ احوط یہ ہے کہ کسی قدر  
 ذبیحہ خود کھائی اور کچھ بطور ہدیہ و تحفہ دی اور کہ بقدر تصدق کرے اور  
 احوط یہ ہے کہ مقدار ہر ایک ہدیہ و صدقہ کی تہائی حصہ ذبیحہ کا ہو اور چاہی کہ ہدیہ و صدقہ  
 مؤمنین پر ہو بنا برائے جو ذبیحے منیٰ میں فی الحال ذبح  
 ہوتے ہیں غالباً بلکہ ہمیشہ انہیں سودا کی لوگ جو  
 حوالی منیٰ میں رہتے ہیں لیجا یا کرتے ہیں اور دینا اور کھانا  
 جائز نہیں ہے اس لئے کہ ایمان بلکہ اسلام اوس طائفہ کا  
 معلوم نہیں ہے لہذا پہلے تھوڑا سا گوشت اپنی لوی  
 رکبتہ لے بعد اسکے تیسرا حصہ ذبیحہ کا چاہیو نہیں کسی فقیر  
 مؤمن کو صدقہ دی اور ایک تہائی اپنے لئے بچا اور ان  
 ایمانی کو ہدیہ دیو یہ ہر چند ہنوز حصہ ہر ایک حصہ دار  
 کا جدا نہ کیا ہو کہ اوس وقت صاحب صدقہ و ہدیہ اگر  
 اپنا اپنا حصہ اوس طائفہ سودا کی پر تصدق کر دیں تو  
 کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر ان احتیاطوں سے پیشتر ایسا  
 اتفاق ہو کہ سودا کی لوگ ذبیحہ کو چوراکریا لوٹ کر  
 لیجائیں تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب و تجویب اعادہ  
 کا نہ ہو گا ان اگر خود اپنے اختیار سے دیدے تو اس میں ہرگز

و مشہور بین العلماء یہ ہے کہ گرد و نین او کے چربی ہونا  
 نفایت کرتا ہے اور احوط یہ ہے کہ ایسا جانور لیوے کہ  
 عرف میں جسے دُبلانہ کہیں اور اگر درمیان سے کان چرے  
 ہوئے یا سوراخدار ہوں کچھ مضایقہ نہیں مگر احوط یہ ہے  
 کہ جس جانور کا کان شکافہ ہو یا کان میں سوراخ ہو یا جسکی  
 اصل خلقت میں سینگ یا کان یا دم نہ ہو تو اسے ہی  
 مول نہ لیوے اور جس حیوانکی رگین اور بیضتین مل ڈالے  
 ہوں کہ اسکو موجو و مروض الخصیتین کہتے ہیں تو اسی  
 بھی ذبح کرے اور اظہر واشہر یہ ہے کہ جانور خصی کا بھی  
 ذبح کرنا کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص حیوان مول لیوے اس  
 خیال سے کہ بی عیب ہے لیکن ذبح کرنے کے بعد معلوم ہوا  
 کہ ناقص ہے تو بھی کافی نہیں ہے اور اگر پہلے سے گمان ہو کہ  
 جانور فریبہ ہے لیکن بعد ذبح کے دُبلا اور لاغر نکل آئے تو کافی ہے  
 اور اسے بطرح کافی ہے اگر یہ گمان لاغر ہونیکے ذبح کرے مگر  
 بامید اسکے کہ فریبہ اور مطلوب حق سبحانہ و تعالیٰ کے موافق  
 ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فریبہ نکل آئے لیکن اگر احتمال اس  
 جانور فریبہ ہونیکا نکرے یا فریبہ ہونیکا احتمال کرے مگر احتمال  
 فریبہ واسطے موافقت حکم خدا اور ادائے واجب کے نہ ہو بلکہ

کہ پہلے پہل جج کیا ہو تو یہ سب سرمنڈائیں اور تقصیر پر  
 کتفا نگزین اور یہ نیت کرے کہ سرمنڈاتا ہونہیں  
 بائبل یا ناخن لیتا ہونہیں فرض جج تمتع میں واسطے واجب  
 ہونے اوس کے قربۃ الی اللہ اور بہتر یہ ہے کہ دلاک  
 یعنی جو شخص سرمنڈنیوالا یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ  
 ہی نیت کرے اور جب حاجی حلق یا تقصیر کر لیتا ہے  
 تو خلل ہو جاتی ہیں اوس پر وہ چیزیں جو احرام کے  
 باعث حرام ہو گئی تھیں مگر عورتیں اور شکار اور خوشبو  
 کی یہ تین چیز ابھی حلال نہیں ہونیں اور جانتا پایا ہے  
 کہ بنا برائے سر و نگوٹ کے لازم ہے کہ اول رومی اور  
 پھر ذبح اور بعد اس کے حلق ترتیب وار بجالائے اور اگر  
 کوئی شخص خلاف ترتیب کے ذبح کو مقدم کرے  
 رومی یا حلق کو ذبح یا رومی یا دونوں پر مقدم کرے پس اگر  
 اگر از روی دامنوشی کے ایسا کیا ہے تو کچھ مضائقہ  
 نہیں رکھتا اور اگر عمدۃً ایسا کیا ہے تو بھی بنا بر مشہور  
 کے اعادہ واجب نہیں ہے مگر اسکی دلیل میں تاویل

جو شخص پہلے پہل جج کرے اور سے ضرور کہتے ہیں ۱۲ دلاک ہندی تھانہ ۱۲ مترجم غنی عنہ



وَأَنَا مِنَ السَّالِئِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ  
 يَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے  
 اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے  
 کہ یہ تہہ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي کَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 خَلِيلِكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ سہی کہے اور سنت ہے  
 کہ قربانے کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر  
 خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص ذبح یا نحر کرے اس کے  
 ہاتھ پہ ہاتھ اپنا رکھ دے تیسرا واجب مردوں کے لئے  
 حلق یعنی سر منڈانا ہے یا تقصیر کرنا یعنی کسی قدر  
 شارب یعنی لبونکے بال کاٹ دینے یا ناخن لینے مگر  
 عورتوں اور خرنشٹی جسکے دونوں علامت عورت مرد کی ہو  
 اونکو سر منڈانا جائز نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ  
 جس شخص نے جو کئی وجہ سے اپنے سر کے بالوں کو گوند  
 اور شہد یا کسی اور چیز سے چپکار کہا ہو یا وہ شخص کہ جس نے  
 بالوں کو اکٹھا کر کے جوڑا باندھ لیا ہو یا گوند لیا ہو یا جس نے



بیانین اون امر و نکه جو بعد ادا می مناسک منی کے  
واجب یا مستحبین اور اسمین دو مقصد میں

## مقصد پہلا

واجبات کے بیانین ہے پوشیدہ نہ ہے کہ طواف  
زیارت اور نماز طواف اور سعی اور طواف ساء اور  
اوس کے نماز کے لئے منی سے مکہ میں لوٹ کر آنا  
واجب ہے اور حج تمتع کرنیوالے پر گیارہوین تکبیر  
تکبیر کی مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہوین تکبیر  
زیادہ دیر کرنی میں اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ ایماز ہوین  
سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیسرا ہوین تکبیر  
بلکہ آخر ذی الحجہ تک بعید نہیں ہے اور جاننا چاہئے کہ  
عرفات و مشعر و منی پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز  
نہیں ہے مگر جس شخص کو بعد از مراجعت مکہ معظمہ  
بجالاتا طواف و سعی کا بیستر نہ ہو سکے اوسے جائز ہے  
کہ سعی اور طواف عرفات و مشعر و منی کے جائز ہے پہلے  
بجالاتے مثلاً اسکے کہ عورت حیض و نفاس کا اون ایام

اور اگر ممکن ہو تو حتماً اعادہ کرے اور ترتیب وار  
 پہر بجالائے اور مخفی نہ رہے کہ گھاجی عید کے دن حلق یا  
 تقصیر بھول جائے یہاں تک کہ منی سے باہر چلا جائے  
 تو اس سے واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کے لئے مراجعت  
 کرے یعنی منی میں لوٹ کر آوے اور اگر مراجعت ممکن  
 نہ ہو تو جس جگہ موجود ہے وہیں حلق کر لے اور تا امکان  
 بالونکو منی میں بھیج دے اور جس صورت میں خود منی  
 میں لوٹ کر جائے تو بعد حلق کے اعادہ طواف کا واجب  
 ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈواتے وقت رو قبلہ  
 اور بہت درجانب راست مقدم سر سے کرے اور یہ  
 دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْداً  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور سنت ہے کہ سر کے بالونکو اپنے  
 خیمہ کی جگہ منی میں دفن کر دے اور احوط یہ ہے  
 کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے  
 اور ناخن بھی کٹوائے اور جانا چاہئے کہ بعد حلق کے حلال ہو جاتی  
 ہیں اسکے لئے تمامی محرمات احرام کے سوائے خوشبو و زعفران و شکار کے

## فصل پانچویں

بجالانے طواف زیارت و نماز طواف کے خوشبو  
 اسپر حلال ہو جاتی ہے لیکن قول اول احوط و اقویٰ  
 ہے اور بعد طواف نساء اور نماز طواف نساء کے  
 کہ یہ طواف کیفیت اور صورتیں مثل طواف سابق  
 کے ہے حلال ہو جاتی ہے عورت اور وہ صید کہ  
 بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھی حلال ہو جاتی ہے مگر  
 چونکہ حرمت صید حرم کی بنفہ ہے نہ بواسطہ احرام کے  
 ہے اسلئے حرمت اسکی بدستور باقی رہیگی اور احتیاط  
 بہ ہے کہ قبل طواف النساء کے خوشبو سے اجتناب  
 کرے اگرچہ اقویٰ جواز ہے پس اس شخص جج تمتع کنندہ  
 پر تین مرتبہ میں بتدریج محرمات احرام کے حلال ہوتی ہیں  
 پہلی مرتبہ بعد حلق کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین  
 صفا و مروہ کے تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النساء  
 کے اور بعض علما نے تحلیل کو موقوف نماز طواف نساء  
 کے ساتھ نہیں جانا ہے اور اول اقویٰ و احوط ہے  
 اور جانا چاہئے کہ طواف النساء اگرچہ واجب ہے  
 اور بغیر اسکے عورت اسپر حلال نہیں ہوتی مگر علما  
 میں شہور یہ ہے کہ یہ طواف ارکان حج سے نہیں ہے

میں گمان رکھتی ہو یا کہ مرد سپر اور عاجز بیاعت خوف  
 ازدحام لوگوں کے جو منی سے لوٹ کر آئیں گے طواف نکرسکے  
 ان صورتوں میں اظہر یہ ہے کہ طواف وسعی کا وقوف عرفات  
 و مشعر و منی پر مقدم کرنا جائز ہے بعض علما اصوبتین  
 یہی منع کرتے ہیں پس احوط یہ ہے کہ صاحب عذر اگر  
 سعی اور طواف کو مقدم کر لے اور بعد اسکے اگر ممکن ہو تو  
 ایام شریق گیا رہوین بارہوین تیرہوین میں اعادہ  
 اوسکا کرے ورنہ آخر ذیحجہ تک جب ہو سکے اعادہ کر لے  
 اور اگر جانتا ہو کہ تمام ماہ ذیحجہ میں طواف اور سعی کرنا ممکن  
 نہ ہوگا تو بے اشکال تقدیم واجب ہے لیکن پہرہ بھی  
 احوط یہ ہے کہ نائب مقرر کرے اور کیفیت طواف  
 زیارت اور نماز طواف اور سعی کی اوسے طرح ہے جو  
 بحث عمرہ میں مذکور ہو چکی ہے اور بعد بجالانے  
 اس طواف اور نماز طواف کے اور بجالانے سعی  
 مابین صفا و مروہ کے حلال ہو جاتی ہے اس شخص  
 پر خوشبو جو بعد سر تراشی کے حرام رہ گئی تھی اور باقی  
 رہ جاتی ہے محرمات سے صید اور زن کہ یہ دونوں  
 چیز ابھی حرام نہ سیکئی اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ بھرد

بار ہوین تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ  
 کرنا جائز ہے اور اگر بار ہوین تاریخ کوچ نکرے اور  
 تیسر ہوین شب آجائے تو او اس شب کو بھی  
 وہاں رہنا واجب ہو جائیگا اسی طرح تیسر ہوین  
 تاریخ کو رومی جمرہ کرنا بھی لازم ہوگا اور واجب ہے  
 بتوتہ میں یہ کہ بعد داخل ہونے وقت شام  
 کے نیت کرے اور حد شب کی کہ جس قدر بسر کرنا  
 منیٰ میں لازم ہے ہی کہ نصف شب کے مابعد تک  
 وہاں رہے پس اگر نصف شب کے بعد منیٰ سے  
 باہر چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر احوط یہ  
 ہے کہ طلوع فجر سے پہلے مکہ میں داخل نہ ہو اور جو  
 شخص منیٰ میں رات کا رہنا ترک کرے تو اسے  
 بعوض ہر شب کے ایک گوسفند کفارہ میں دینا  
 واجب ہے اور جو شخص منیٰ میں رات کا رہنا  
 بھول جائے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونیکے وہاں کا  
 رہنا ترک کرے تو احوط یہ ہے کہ حکم ان دونوں کا  
 ہم مثل اس کے ہے جو عمدہً ترک کر دے پس مثل  
 عامد کے ایک گوسفند کفارہ میں ذبح کرے اور

طواف عمرہ کے بجالاوے اور آداب اس طواف  
اور نماز کے اور سعی اور طواف نسا کے اوسے طرح  
میں جو سابقاً طواف وسیعی میں مذکور ہو چکے ہیں

## فصل چہٹی

بیان میں اس کے کہ شبہائی ایام تشریف کیا رہوین  
بارہوین تیسرہوین ذیجہ منیٰ میں خواب یعنی رات کو  
سونیکے لئے رہنا جانتا چاہئے کہ جب حاجی  
بقرعید کے دن طواف وسیعی کے لئے مکہ معظمہ  
میں جائے تو واجب ہے اوسپر کہ گیا رہوین اور  
بارہوین شب رہنے کے لئے منیٰ میں پہر لوٹ کر آئے  
اسلئے کہ بیتوتہ منیٰ یعنی شب باش ہونا و مانکا  
واجب ہے اور جس شخص نے کہ حالت احرام میں  
عورت یا شکار سے پرہیز نہ کیا ہو تو اوسے تیسرہوین  
شب کو ہی منیٰ میں رہنا واجب ہے اور جس نے  
لہ صید و عورت دونوں سے پرہیز کیا ہو تو اوسے

وَفِيهِمُ النَّصِيرُ —

## فصل ساتوین

توجوب رمی جہرات اور کیفیت اعمال مستحبہ میں ہیں  
 جنکا رمی میں بجالانا سنت ہے اور اس فصل  
 میں دو مقصد ہیں —

### مقصد پہلا

واجبات کے بیان میں ہے جان تو کہ وہ آیا جسکی  
 راتوںکو حاجی نوپس رمی میں رہنا واجب ہے چاہئے  
 کہ دیکھو رمی جہرات ثلاثہ بت ترتیب بجالائے یعنی پہلے  
 رمی جمرہ اولے کرے بعد اسکے جمرہ وسطیٰ پر پھر  
 جمرہ عقبہ پر رمی کرے پس اگر کہیں ترتیب کے  
 خلاف رمی جمرہ کیا ہو تو جس قدر فرق ہوا ہے اعادہ  
 اسکا کرنے ناں اگر چار سنگریزے جمرہ پہ پہینک چکا



اسی طرح احوط ہے کہ جو شخص منیٰ میں رہنے سے  
 معذور ہو تو وہ بھی کفارہ دے ہر چہ مذکور  
 گنہگار نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے کہ کوئی  
 عذر مانع بیستوتہ سے رکھتا ہو مثل اسکے کہ خود  
 بیمار ہو یا کسی دوسرے کا تیمار دار ہو یا وہ  
 شخص اگر مکہ سے منیٰ آونے  
 تو اپنے مال کے تلف ہونیکا خوف رکھتا ہو یا شبانہ  
 یعنی گوسفند چرانے والا ہو یا وہ اشخاص کہ سقایت  
 حاج ذمہ اونکے ہے یعنی حاجیوں کو پانی پلاتے ہوں  
 مگر علما ان دونوں یعنی شبان اور صاحب سقایت پر  
 بظاہر فدیہ واجب نہیں جانتے اور اسی طرح  
 فدیہ لازم نہیں ہے اوسپر جو مکہ میں تمام رات  
 عبادت کے لئے بیدار رہے اور سوائے امور  
 ضروری مثل کھانے پینے یا تجدید وضو کے غیر  
 از عبادت اور کسی امر میں مشغول نہوا اور مستحب ہے  
 جو وقت مکہ سے منیٰ کو مراجعت کرے تو یہ کہے  
 اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اَسَلْتُ  
 وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْوَلِيُّ



کہ مریض سنگریزے اپنے ماتہ میں لے اور  
 دوسرا شخص اونہیں پہینکی اور اگر کوئی  
 شخص رومی جہرات کو عدا ترک کرے تو بنا  
 برا بشہر واقوی حج او سکا فاسد نہیں ہوتا  
 اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ سال آئندہ میں  
 قضا کرنا حج کا احوط ہے اور مخفی نہ ہے کہ  
 رات کے وقت روز گزشتہ یا روز آئندہ کے لئے  
 رومی کر لینا جائز نہیں ہے مگر جو شخص معذور  
 ہو کہ دنہیں نما او سکو ممکن نہوی ہو تو اسے جائز  
 ہے کہ رات میں اس دن کی رومی کرے اور اگر  
 کوئی شخص دوسرے دن تک رومی کرنا ہو لچاؤ  
 تو چاہئے کہ پہلے قضای رومی سابق کو کرے بعد  
 اسکے اس دن کی رومی واجب کو بجا لائے

## مقصد دوسرا

مستحبات منی کے بیان میں ہے سنت ہے  
 کہ تین دن گیارہوین بارہوین تیسرہوین تک منی میں

اور پہراؤ کو چھوڑ کر دوسرے میں مشغول ہو گیا  
 ہو تو اس صورت میں ترتیب میں فرق نہیں آتا چاہئے  
 کہ بعد فراغ رومی جمرہ وسطیٰ باقی تین کنکری  
 جمرہ اولیٰ پہ اور لگا دے اگرچہ مقتضای احتیاط  
 یہ ہے کہ اس جگہ بھی اعادہ کرے اور از سر نو  
 رومی کو بجالاوے اور واجبات رومی کے مناسکت  
 منیٰ میں مذکور ہو چکے ہیں حاجت اعادہ کی نہیں  
 اور جو کوئی شخص رومی جمرات کو بھول جائے تو  
 اسے چاہئے کہ مکہ معظمہ سے پہر منیٰ آنکر رومی  
 جمرات بجالاوے اور اگر اسے یاد بھی نہ آوے  
 یہاں تک کہ مکہ سے باہر چلا جائے تو سال آئندہ  
 میں چاہئے کہ خود یا نائب اسکا بجالائے اور جو شخص  
 مریض ہو اور بسبب مرض کے مایوس ہو کہ جب تک  
 وقت باقی ہے رومی پر قدرت نہوگی تو بعوض اسکے  
 دوسرا شخص رومی کرے اور جب صحیح و تندرست  
 ہو جائے تو اعادہ لازم نہیں ہے اگرچہ احوط یہہ  
 ہے کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رومی کا باقی ہو تو  
 اعادہ کرے اور اگر یہہ بات ہو کے تو بہتر ہے کہ

عَلَى مَا آتَانَا وَزَقْنَا مِنْ بَيْمَةِ الْأَنْعَامِ  
 اور بعض روایات میں اس طرح وارد ہے کہ بعد  
 تَنْبِئُكُمْ سَوِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلَى مَا  
 هَدٰىنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقْنَا مِنْ بَيْمَةِ  
 الْأَنْعَامِ ہے اور بعض روایات میں صرف بزیادتی  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا آتَانَا وَارَد ہے اور اگر  
 بارہویں کو منیٰ سے کوچ کرے تو سنت ہے  
 کہ مابقی اکیس کنکریوں کو منیٰ میں دفن کر دے اور  
 مستحب ہے کہ ان ایام میں واجبی اور سنتی  
 نمازوں کو مسجد خیف میں بجالائے حدیث میں وارد  
 ہے کہ جو شخص تلوار کعت نماز مسجد خیف میں پڑھے

مکہ مسجد خیف پہاڑ سے اوتار پر جو سر اشیب جگہ ہو اور جیل و نالہ سی ہندی  
 پر ہو وہ جگہ خیف کہلاتی ہے اور یہ مسجد منیٰ میں پہاڑ کے اوقاف پر منیٰ ہر  
 اصل میں مسجد خیف منیٰ تھا کثرت استعمال سے لفظ منیٰ دور ہو گیا اور  
 مسجد خیف رہ گیا اور مسجد رسول مد عہد انحضرت میں وسط مسجد ہذا  
 نزدیک منارہ کے قبلہ رخ مقدار تیس ماہہ کے تھی اور منقول  
 ہے کہ ہزار نبیاء علیہم السلام نے مسجد خیف میں نماز پڑھی ہے ۲۱

رہے اور وہاں سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ طواف  
 مستحب کے لئے یہی مکہ بن جائے اور مستحب ہے  
 کہ جب جمرہ اول و دوم کو رمی کرے تو روئے قبلہ  
 ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حمد  
 و ثنائی الہی بجالا دے اور محمد و آل محمد پر  
 صلوات بھیجے پس تہوڑا سا آگے جائے اور  
 اور دعا کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ  
 بعد اسکے کچھ اور تہوڑا آگے بڑھے اور دعاء سابق  
 وقت رمی جمرہ کو پڑھے اور رمی کرے اور جب  
 کسکری لگائے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور ہر وقت  
 رمی جمرہ عقبہ پشت بقبلہ ہو کر رمی کرے اور تکبیر  
 کہنا منیٰ میں بنا بر مذہب مشہور کے مستحب ہے  
 مگر بعض علما واجب جانتے ہیں اور حسیا ط یہہ ہو  
 کہ منیٰ اور غیر منیٰ میں تکبیر کہنا ترک کرے اور  
 منیٰ میں بعد پندرہ نمازوں کے ابتداء ظہر عید سے  
 تکبیر کہنا چاہئے اور صورت اوسکی بنا بر مشہور  
 کے یہہ ہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدٰۤا نَا وَلِیُّہُ الْحَمْدُ

لہٰذا اب طواف وداع کے لئے منیٰ سے مکہ میں لوٹ کر  
 جائے اور چاہئے کہ قبل از کوچ چہرہ رکعت نماز  
 بسجد خیف میں بجائے اور جب مکہ میں آوے  
 تو حسنت ہے کہ اندر خانہ کعبہ میں داخل ہو خصوصاً  
 وہ شخص کہ جس نے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث  
 میں وارد ہے کہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا رحمت خدا  
 میں داخل ہوتا ہے اور خانہ کعبہ سے باہر نکلنا گناہی  
 باہر آتا ہے اور خداوند عالم اس شخص کو  
 بقیہ عمر گناہوں سے نگاہ رکھتا ہے اور گناہان  
 گزشتہ اس کے بخشتیتا ہے اور سنت ہے کہ کعبہ  
 میں داخل ہونیکے لئے غسل کرے اور پابرہنہ داخل  
 ہو اور داخل ہوئیے پہلے دو حلقہ در کو پکڑے اور  
 یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَ  
 الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ  
 اِمْنًا فَاَمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ  
 پس داخل ہو اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ قُلْتَ  
 وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمْنًا اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِيْ  
 مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّازِلِ پس درمیان

پہلے اسے کہ وہ مسجد سے باہر جائے حق سبحانہ و تعالیٰ  
 شہر پر کسی عبادت گاہ کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے  
 اور جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہے تو لکھا جاتا ہے  
 اس کے لئے ثواب بندہ آزاد کرے گا اور جو کوئی سو بار  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو برابر ہے ثواب اس کا بمثل  
 ثواب زندہ کرنے کے ایک شخص کے اور جو شخص سو  
 مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے تو ثواب اس کا برابر ہوگا اسکے  
 کہ خراج عراقین کو راہ خدا میں تصدق کرے

## خاتمہ

طواف وداع اور دیگر مستحبات کے بیان میں کہ جب کو مکہ  
 معظمہ سے نکلے اور مدینہ منورہ میں وارد ہونے تک  
 بجالانا چاہئے جان تو کہ اگر یہ شخص طواف واجب اور  
 سعی اور طواف نسا کو پیشتر بجالا چکا ہو تو مستحب ہے

۱۔ عراقین عراق عرب و عراق عجم ۲۔ مسترحم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا  
 صلوات اللہ علیہا اور حضرات ائمہ اثنی عشر علیہم السلام  
 کی نیابت سے طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہے  
 اور حدیث میں وارد ہے کہ مستحب ہے کہ شخص  
 مکہ معظمہ میں بعد دایام سال کے تین سو ساٹھ  
 طواف کرے اور اگر تین سو ساٹھ طواف نہ ہو سکین  
 تو تین سو ساٹھ شوط ہی بجالا دے کہ یہہ اتکاؤں  
 طواف پورے اور تین شوط زائد ہوتے ہیں اور  
 ان شوطوں کو بعد دایام سال تمام کر کے چار شوط  
 اور بنجالائے تاکہ باؤں طواف پورے ہو جائیں  
 اور مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرنا مستحب ہے  
 چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مکہ میں ختم  
 قرآن کرے دنیا سے نجات لگائے کہ یہہ کہ پیغمبر خدا کے  
 دیدار سے مشرف اور قبل از مرگ منزل اپنی  
 بہشت میں دیکھ لے گا اور مستحب ہے کہ مکہ میں مولد  
 رسول کی کہ جہاں حضرت رسول خدا پیدا ہوئے  
 ہیں زیارت سے مشرف ہونا اور زیارت خانہ  
 خدیجۃ الکلبیہ کی کرنا بھی مستحب ہے اور نیز



دوستوں کے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے  
 پہلے رکعت میں بعد سورہ حمد کے چھ سجدہ پڑھے  
 اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے بعد آیات  
 سورہ حم سجدہ کے اور آیات قرآن سے پڑھے،  
 اور پہر گوشہا ہی کعبہ یعنی کعبہ کے کونوئین بھی  
 نمازین ادا کرے بعد اسکے اوس رکن پر آئے  
 کہ جہاں حجر اسود ہے اور اپنے شکم کو اوس رکن  
 سے ملے اور دستوں کے گرد پہرے اور اپنے پیٹ  
 اور پیٹہ کو ستونوں سے بس کرے اور جب خانہ  
 کعبہ سے باہر نکل کے بھیجی آوے تو سیڑھی  
 کو دست چپ کی جانب رکھ کر باہر صحن میں قریب  
 خانہ کعبہ کے دو رکعت نماز پڑھے اور سنت ہے  
 کہ جب تک مکہ میں رہے طواف بہت سے کرتا رہے  
 اور طواف حاجیوں کے لئے نماز نافلہ سے افضل ہے  
 اور برادرانِ مؤمنین کی جانب سے طواف کرنا  
 بہت ثواب رکھتا ہے اور بہ نیاہت حضرت پیغمبر خدا

آیات سورہ حم سجدہ پنجہ و چہار آیت است ۱۲



یہ کہ اپنے وطن کو مدینہ منورہ ہو کر جائے تاز زیارت  
حضرت فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وایتہ بقیع  
صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہو حدیث میں  
وارد ہے کہ بعد حج کے ترک زیارت آنحضرت کی کرنا  
جفا ہے اور آنحضرت پر اللہ سہیں اور سب مؤمنین  
کو تو فتنہ زیارت حضرت کی عطا فرماوے بجاء حمد  
وآلہ الامجاد تمام ہوا ترجمہ مناسک حج بحمد اللہ  
تعالیٰ وحسن توفیقہ —

اب یہم جب وعدہ کچھ احادیث معتبرہ سندہ کا  
ترجمہ یہاں وارد کرتے ہیں —

(۱) روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن یعقوب کلینی ثقۃ الاسلام  
بحمد اللہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن  
عیسیٰ سے اور انہوں نے ابن ابی نجران سے ابن نجران کہتی ہیں  
کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ میں آپ پر  
قربان ہوں کیا ثواب ہے۔ اُس شخص کے لئے جس نے قصد اشرف  
زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیا ہو۔ حضرت فی فرمایا  
اُسکے لئے جنت ہے — (۲) روایت کیا ہے

کلینی علیہ الرحمہ نے صحیح میں علی بن ابراہیم سے اور علی نے اپنے

پڑ ہے پس حجر اسود کے قریب آئے اور  
 اپنا شکم خانہ کعبہ سے مس کرے اور ایک  
 ہاتھ حجر اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ خانہ  
 کعبہ کی طرف پھیلا دیے اور حمد و ثناء الہی  
 بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات  
 بھیجے اور سنت ہے کہ باب خنطین سے  
 جو رکن شامی کے مقابل ہے باہر جائے اور  
 چاہئے کہ عزم و ارادہ رکھے کہ معظمہ میں مراجعت کا  
 اور خداوند عالم سے طلب توفیق مراجعت کی کرے  
 اور باہر جائے وقت ایک درہم کے خنزجی  
 (چھوٹا رے) مول لے کر فقیر و نیاز تصدق کرنے  
 بجائے اس احتمال کے کہ بعض محرمات میں جو  
 ویشہ مانیکے حالت احرام میں غفلت سے صادر  
 ہوئے ہوں اور منجملہ مستحبات مستحب مؤکد ہے

۱۔ باب خنطین یہ باب یعنی دروازہ بمقابلہ رکن شامی کے بنی حج  
 تہلیل قریش کا ہے باب خنطین اس لئے کہتے ہیں کہ یہاں حنطہ یعنی گندیم  
 فروخت ہوتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ حنوط یعنی کافور یہاں بیچا جاتا تھا ۲۰ ایک

زہد، روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ فی صحیح میں علی بن ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔  
 علی نے اپنے باپ اور محمد بن اسماعیل نے فضیل بن شاذان سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ سے اور ان دونوں نے معویہ بن عمار سے معویہ بن عمار کہتے ہیں  
 کہ فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تو فارغ ہو نزدیک  
 قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس منبر کے پاس آ  
 اور دونوں ہاتھوں سے اُس کو مس کر۔ اور اُس کے نیچے کے  
 پایوں کو پکڑ اور اپنے دو آنکھوں اور منہ کو اُس سے مس کر  
 کہ اُس سے یقیناً شفا چشم حاصل ہوگا کہا جاتا ہے اور کہہ رہا ہوں نزدیک  
 منبر کے اور حمد و ثنائی الہی بجالا۔ اور اپنی حاجت طلب کر  
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے  
 کہ میرے منبر اور میرے خانہ کے درمیان ایک روضہ ہے  
 روضہ ہائی جنت سے اور میرا منبر ایک روضہ مرفوع پر ہے  
 جنت کے کہ وہ باب صغیر ہے۔ پہر مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پر آ۔ اور نماز پڑھ تو۔ جو نماز چاہی پس جب تو مسجد میں داخل ہو  
 پس درود بھیج تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جب نکلتو  
 تو اُتیقوت بھیجی مثل اُسی کے کر۔ اور نماز مسجد رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم زیادہ بجالا۔ (۵) روایت کیا ہے

باپ ابراہیم سے اور ابراہیم نے ابن ابی عمیر سے  
 اور انہوں نے حفص بن بختری اور ہشام بن سالم اور معویہ بن عمار  
 اور ان کے علاوہ اوروں سے اور انہوں نے جناب امام جعفر صادق  
 علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ اگر آدمی حج کرنا ترک  
 کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے کہ اُن کو حج پر اور اس پر قائم رہنے  
 کے لئے مجبور کری۔ اور اگر زیارتِ انحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو  
 ترک کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے۔ کہ زیارت کرنے پر اور اُسپر  
 قائم رہنے کے لئے مجبور کری اور اگر وہ مال نہ رکھتے ہوں۔  
 تو بیت المال سے اُن کو خرچ کرنے کے لئے دی۔

(۳) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ صحیح میں ابو علی اشعری سے  
 اور انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن علی  
 الوشاء سے ابن و شا کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام  
 سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ ضرور ہر امام کا عہد اُن کے دوستوں  
 اور شیعوں کی گردنوں میں ہے اور اُس عہد کا پوری طور پر  
 وفا کرنا اور عمدہ طور پر ادا کرنا یہی ہے۔ کہ اُن کی قبر و بن کی  
 زیارت تشریف لے کر جس شخص نے کہ بنا بر رغبت و شوق زیارت  
 شرف زیارت حاصل کیا اور جس کو وہ دوست رکھتے ہیں۔  
 اُس کے تصدیق کے تو سب ائمہ علیہم السلام روز قیامت اُس کو شفیق ہوں گے۔

اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے ابن فضال سے  
 اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے یونس بن یعقوب  
 کہتے ہیں کہ عرض کیا میں نے جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ  
 صلوٰۃ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا میں افضل ہے یا روضہ میں  
 فرمایا حضرت نے کہ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا میں —

(۸۰) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے  
 انہوں نے سہیل بن زیاد سے اور انہوں نے ایوب بن نوح سے  
 اور انہوں نے صفوان بن ابراہیم بن عمیر وغیرہ سے اور ان سب سے  
 جمیل بن دراج سے جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ میں عرض کیا  
 جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ صلوٰۃ بیت فاطمہ  
 صلوٰۃ اللہ علیہا میں آیا مثل صلوٰۃ روضہ کے ہے فرمایا  
 اور افضل —

(۹۰) روایت کیا کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور  
 انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے علی بن الحکم سے اور  
 انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے مارون بن خارجہ سے  
 (راوی ہیں۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے) ابن خارجہ کہتے ہیں  
 صلوٰۃ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برابر ہے  
 دس ہزار صلوٰۃ کے —

کلینی علیہ الرحمہ فی مسند جمیل بن زیاد سے  
 اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے  
 اور انہوں نے جمیل بن ذریج سے جمیل کہتے ہیں۔ کہ سنا اپنے  
 جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ  
 فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ درمیان  
 میری منبر اور بیوت کے ایک روضہ ہو روضہ ثانی جنت سے  
 اور میرا منبر ایک روضہ فسیح پر ہو۔ منجملہ مکانات مرفوع جنت کے  
 اور نماز مسجد میں پڑھنا اور مسجدوں کے نسبت ہزار نماز کے برابر ہو  
 سوائے مسجد الحرام کے جمیل کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا حضرت سے  
 کہ آیا بیوت نبی ص اور بیت علی ع منجملہ مساجد کے ہیں (فضل نمازین)  
 فرمایا ہاں بلکہ افضل — (۶) روایت کیا ہے  
 کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہوں نے احمد بن  
 محمد سے اور انہوں نے محمد بن اسمعیل سے اور محمد بن اسمعیل نے  
 ابی اسمعیل سراج سے اور انہوں نے ابن مسکان سے اور  
 انہوں نے ابوالقاسم سے ابوالقاسم کہتے ہیں۔ کہ  
 فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک نماز مسجد نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم میں پڑھنی برابر ہے دس ہزار نماز کے۔  
 (۷) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے محمد بن یحییٰ سے

# تتمت

بیان اعمال مستحبہ مکانات مستبرکہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں بطریق مختصر تحفہ الزائر و غیرہ کتب مزار سی

## اول زیار مولد حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم کی

کہ مکہ معظمہ سوق النبیل میں ہے چاہئے کہ اوس مکان میں زیارت کو جائے اور منہ کو بقصد تبرک و تہنیت اوس موضع شریف میں ملے اور بوسہ دے بلکہ اگر زیارت بھی اونحضرت کی وہاں پڑھے اور دو رکعت نماز بجالائے تو بہتر ہے امید ثواب ہے

## دوم زیارت خانہ خدیجہ الکلبیہ کی



(۱۰) روایت کیا ہے۔ کھینٹی علیہ الرحمہ نے علی بن ابراہیم سے کہ  
 علی نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسمعیل بنی فضل بن شاذان سے  
 اور ان دونوں یعنی ابراہیم اور فضل بن شاذان نے ابن ابی عمیر سے  
 اور ابن ابی عمیر نے مغویہ بن عمار سے اور انہوں نے جناب  
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام  
 نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قطعاً ایک سو بیس رحمت سے خانہ  
 کعبہ کو گھیرا ہے۔ اور اگر انجلی ساٹھ رحمت طواف کر نیوالوں کے  
 واسطے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے واسطے اور ۲۰ خانہ کعبہ  
 کی طرف نظر کر نیوالوں کے واسطے تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ  
 امید ناظرین رسالہ سے یہ کہ بندہ ناچیز سید علی نقی شاہ  
 ابن مرحوم مغفور جنت آرام گاہ سید غلام شاہ نقوی سلطانپوری  
 مترجم اوراق کو بروقت استفادہ دعاء خیر سے یوسف فرماوین  
 خداوند تعالیٰ ہمارے برادران ایمانی کو توفیق حج و  
 طاعت و عبادت کی عطا فرماوی

آمین ثم آمین

کتبہ المفسر یونیس الاسنبا محمد علی الداری الشہر بنجہ کتاب



قبر و منسپر جا کے کفایت و زیارت پڑھنا اور دو رکعت نماز پڑھنا  
بعد زیارت کے بچا لانا اور دعا کرنا مناسب ہے۔

زیارت حضرت فاطمہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيلُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِالتَّجْوِيلِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمَرُ مِنْ شَجَرَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ سُلَالَةٍ وَسَلِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عُرَاقِ الثُّرَى السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا جَدَّ خَيْرِ الْوَرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا ابْنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَصْفِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا ابْنَ الْأَوْلِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا سَيِّدَ الْحَرَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ  
صِفَاءٍ وَزَمْرَةٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ  
مَقَامِهِ إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاجِبَ  
بَيْتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِلْمَ الْأَشْرَافِ

یہ مکان ایک جانب مولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے واقع ہے حضرت رسول خداؐ تھا خدیجہ الکبریٰ کے ساتھ اس جگہ رہے ہیں اور جناب سیدہ فاطمہ الزہراءؑ اصلوات اللہ علیہا وہیں پیدا ہوئی ہیں اور اس گہر میں حضرت خدیجہ نے وفات پائی اور فی زمانہ اوس میں ایک مسجد ہے اور اس جگہ محراب بنی ہوئی کہ مقام عبادت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اوسکی یہی زیارت کرنی چاہئے اور دعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات میں کرنی اور بجالانا دو رکعت نماز کا مناسب ہے۔

## سوم زیارت قبرستان المیعی کا

کہ حضرت عبد مناف و عبد المطلب جد رسول خداؐ و ابوطالب عم آنحضرتؐ و آمنہ والدہ رسول اللہؐ حضرت خدیجہ زوجہ حضرت رسالتآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبریں وہاں واقع ہیں پس ان حضرات کی

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ  
عَلَيْهِمْ طَيْرًا آتَابِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
مَنْ تَضَرَّعَ فِي حَاجَاتِهِ إِلَى اللَّهِ وَتَوَسَّلَ فِي  
دُعَائِهِ بِنُورِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَنْ أَجَابَهُ اللَّهُ وَسَمِعَ نِدَاءَهُ فِي كُلِّ بَابٍ  
وَنُودِيَ فِي الْكَعْبَةِ وَبُشِّرَ بِدُعَائِهِ مُسْتَجَابٍ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ الْجَلِيلُ  
وَسَجَدَ لِأَكْرَامِهِ مُحَمَّدٌ ذُو الْفَيْلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَرِيَّ كُلِّ غَلِيلٍ وَشِفَاءَ كُلِّ عَلِيلٍ وَ  
عِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ وَهُدًى مَنْ لَيْسَ لَهُ دَلِيلُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْغَيْثِ وَغَيْثَ الْوَرْدِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا السَّادَةِ الْعَشْرَةِ وَأَبْنَ  
عُرَاقِ الثَّوْرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الدَّبِيحِ  
وَأَبَا الدَّبِيحِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الشَّرَفِ  
الْقَرِيحِ وَالْفَخْرِ الْقَحِيحِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
نُورَ الْكَعْبَةِ وَالْحَرَمِ وَسَاقِيَ الْحَجِّمِ وَخَافِرِ  
مَرْمِزِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَشَلِهِ  
سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ

يَا عَلِيَّ بِكَمَالِ الْأَوْصَافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
 سَيِّدَ قُرَيْشِ الْمَعْرُوفِ بِعَبْدِ مَنْافِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الْقَادِسِينَ الْأَحْقِقِينَ أَمَّا اللَّهُ  
 فِي الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

## زيارة عبد المطلب

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبَطْحَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالْبَهَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ وَأَصْلَ السَّخَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُجَشِّرُ يَوْمَ الْفِيَامَةِ فِي سِيَمَا الْأَنْبِيَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِأَكْرَمِ نِدَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ رِثَةِ الذَّبِيحِ إِسْمَاعِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللَّهُ بِدُعَائِهِ أَصْحَابَ الْفِيلِ

يَا وَارِثَ الْكُتُبِ بَعْدَ تَأْسِيسِهَا  
لَكَ يَا كَافِلَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ  
مَا يَفْظِدِينَ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
تَمْلِي السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْمُرْقُضِ  
بِكَ يَا وَالِدَ الْأَيْمَةِ الْهُدَى  
مَا أَوْلَاكَ اللَّهُ شَرَفًا وَنَسَبًا وَ  
أَعْطَاكَ اللَّهُ عِزًّا وَحَسَبًا السَّلَامُ  
رَفَّ الْوُجُودِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِلَ رَسْمِ  
وُدِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دُنِيَ قِ  
مَوْلُودِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ  
لَوْلَا الزَّكِي الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ الْعَلِيُّ  
سَمِعُ مِنَ الْعَلِيِّ هَنِيئًا لَكَ مِنْ  
غِيٍّ مِنْ رَسُولٍ وَأَخٍّ الرَّسُولِ وَمَرْجُ  
سَيْفِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ هَنِيئًا لَكَ  
مَالِكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ مِنْ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى  
وَنَ مِنْ مُوسَى هَنِيئًا لَكَ مِنْ  
رَبِّكَ التَّيْبُوتِ وَالْمَخْصُوصِ يَا أَخُوهُ

سورة الفاتحة  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا  
هداه الله لنا  
بفضله العظيم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَ  
 جَعَلَهُ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ  
 أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْ صُلْبِهِ الْجَبَّاءَ وَالْأَسْبَاطَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مُعْجَبَاتِ الْأُمُورِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ سِلْسِلَةَ النُّورِ  
 وَشَرِبَ فِي الْيَقْظَةِ الْمَاءَ الْقَطْهُورَ وَعَلِمَ أَنَّ  
 مِنْ أَبْجَدَةِ ذَاتِ الشُّرُورِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ  
 مَكَّةَ وَمِنَى وَزَمْرَمَ وَصَفَا السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا شَيْبَةَ الْحَمْدِ وَامِيرَ الْبَطْأِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا نَوِيرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا ابْنَ الْمَشْهُورِ بِالْعِظَائِمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ  
 عَلَى آبَائِكَ وَأَجْدَادِكَ وَعَلَى ابْنَائِكَ وَأَوْلَادِكَ  
 جَمِيعًا وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تَبَاتُ  
 يَا خَيْرَ ابْنِ بَطَاءِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْأِ وَابْنَ رَيْسِهَا

الْوَسَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَزَلَتْ  
 بِخَدِّهَا مَائِهَا الْخُورُ وَأَشْرَبُنِيهَا مِنْ أَشْرِبَةِ  
 الْجَمَّةِ فِي كَأْسٍ مِنَ الْبَلُورِ وَبَشَّرُنِيهَا  
 بِلَاذَةِ مُحَقَّدٍ خَيْرٍ مِنْ مَضَى وَخَيْرٍ مِنْ يَأْتِي  
 الدُّهُورِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا شَرِيفَةَ الطَّاهِرَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدَةَ الْمُفْتَخِرَاتِ أَيْنَ وَأَنْتِ مِثْلُكَ فِي الْوَالِدَاتِ  
 قَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَجِئْتِ  
 يَا شَرَفِ الْمَوْجُودَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ  
 الْأَنْوَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ الْأَخْيَارِ  
 عَلَى الْخَلْفِ الْأَطْيَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى  
 الْخَلْفِ الْهَادِي مِنْ بَعْدِكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

يَا شَرِيفَةَ  
 الطَّاهِرَاتِ

زيارت حضرت خدیجه

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَةَ الْمُرْسَلِينَ



وَكَاشَفُ الْغُمَّةِ وَإِمَامُ الْأُمَمَةِ وَأَبُو  
 الْإِسْمَةِ هَبْنِيَا لَكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ قَسِيمُ  
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَنِعْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَ  
 نِقْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْفُجَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ  
 عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

## زِيَارَةُ حَضْرَةِ زِيَارَةُ حَضْرَةِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَخِرَةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَفَهَا اللَّهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ خَلْفٍ بَعْدَ أَكْرَمِ  
 سَلَفٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا  
 نُورُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَضَاءَتْ بِضَوِيهِ  
 الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ  
 نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ  
 لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِلْوَيْمِ سَيِّدُهُ



لَسَّلَامٌ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
 لَسَّلَامٌ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَوَلَّى دَفْنَهَا  
 رَسُولُ اللَّهِ وَأَسْتَوْدَعُهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ  
 شَهِدُ أَنَّكَ حَبِيبُ اللَّهِ وَخَيْرُهُ أُمَّتِهِ  
 يَا رَبَّ اللَّهِ جَعَلَكِ فِي مُسْتَقْبَرِ رَحْمَتِهِ  
 فِي قَصْرِ مِنَ الْيَاقُوتِ وَالْعَقِيَّانِ فِي أَعْلَى  
 سَنَائِلِ الْجَنَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
 وَبَرَكَاتُهُ

پس بعد ہر زیارات کے بقصد ہدیہ دو رکعت  
 نماز بجالا دے اور دعا کرے واسطے مغفرت  
 اپنی اور مغفرت جملہ مؤمنین و مؤمنات یگانہ و  
 بیگانہ کے لئے کہ انشاء اللہ وہ دعا مستجاب ہے  
 بلکہ جو دعا کیجائے وہ مقبول ہے —

مکہ مکرمہ میں  
 حضرت مولانا  
 محمد رفیع الرحمن  
 صاحب مدظلہ العالی  
 نے تحریر فرمایا ہے

# جبر

اور بجز اعمال مستحبہ مکہ معظمہ کے زیارت کرنا اوس غار

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زُوجَةَ نَبِيِّ اللَّهِ خَاتَمِ  
 النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
 سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ  
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَتِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
 أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْأَيِّمَةِ الطَّاهِرِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَمَلِكَةَ الْبَطَاءِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ  
 النِّسَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُودِيَّةِ  
 حَقَّ الْوَفَاءِ وَأَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَأَنْفَقَتْ  
 مَا لَهَا لِسَيِّدٍ لَا أَنْبِيَاءَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا قَرِينَةَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّمَاءِ الْمَرْجُوعَةِ  
 مَخْلُصَةَ الْأَصْفِيَاءِ يَا ابْنَةَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهَا جِبْرِئِيلُ  
 وَبَلَغَ إِلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ اللَّهِ الْجَلِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَةَ دِينِ اللَّهِ



اوپر وہ داخلہ کے نام سے مشہور ہے  
 اول اسلام میں جناب رسول خدا و مان پنهان  
 نبویؐ تھے اوس جگہ ہی نماز پڑھنا ثواب رکھتا ہے

## کوہ ابویس

اسی پہاڑ پر معجزہ شق القمر ہوا ہے یہاں  
 یہی زیارت کو جانا اور نماز بجالانی چاہئے —

## مکان سکونت ابوطالبؑ

مکہ میں مکان سکونت حضرت ابوطالبؑ اور مکان  
 سکونت حضرت فاطمہ زہراءؑ کی زیارت کرنی  
 اور زیارت کرنی مقبرہ کہنہ کی کہ باختلاف  
 روایت سر حبیب ابن مظاہر و مان دفن ہے اور  
 دعا بھی ان مقامات میں کرے —

کاٹے جو جبل حرا میں واقع ہے اور یہ ہے  
 وہ جگہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 ابتداء نزول وحی میں وہاں عبادت کرتے تھے  
 پس یہاں ہی دو رکعت نماز بجالانا خوب ہے۔

## جبل ثور

اونٹن کے مین زیارت کرنی اوس غار کی جو  
 جبل ثور میں واقع ہے اور یہ وہ غار ہے کہ  
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خوف سے  
 مشرکین کے وہاں پوشیدہ ہوئے چنانچہ ذکر  
 اوسکا قرآن میں ہے وہاں ہی دو رکعت نماز بجالائی جائیں۔

## مسجد ارقم کی زیارت

مسجد ارقم وہ ایک مکان ہے کہ مسجد و مین واقع ہے

یعنی جو شخص مکہ میں حج کے لئے آوے اور زیارت میری مدینہ میں نہ کرے پس تحقیق کہ اس پر مجھ پر جفا کی اور جس نے کہ مجھ پر جفا کی پس تحقیق کہ روز قیامت میں اس پر جفا کرونگا۔ اس حدیث کے ترک زیارت آنحضرت کی التبتہ جفا ہے اس جناب پر پس جبکہ قبل از حج یا بعد حج کے داخل مدینہ ہو تو بروقت داخل ہونیکے یا اوستے پیشتر ایک غسل مستحب دخول مدینہ کے لئے کرین اور اس طرح جبکہ ارادہ داخل ہونے حرم محترم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا کیا جائے تو ایک غسل واسطے دخول مسجد نبوی کے اور ایک غسل واسطے زیارت حضرت رسول کے بہ نیت استحباب بجالائیں بلکہ پہلے ہی دخول مدینہ والے غسل کرتے وقت اگر نیت یتیمون غسل کی کر لے تو کفایت کرتا ہے پس بعد غسل کے جب قصد داخل ہونے حرم اور زیارت حضرت رسول کا کیا جائے تو چاہئے کہ باب السلام سے جیسا کہ متعارف ہے یا باب جنبرئیل سے کہ وہ بقیع کی

# ختم قرآن در مکہ معظمہ

سنجملہ مستحبات مؤکدہ کے ختم کرنا قرآن مجید سنی ہے  
 کہ میں حدیث میں وار ہے کہ جو شخص کہ ختم قرآن  
 کرے کہ میں وہ دیکھیں گے رسول خدا کو اور دیکھیں گے  
 منزل اپنی بہشت میں (یعنی قبل از موت جبکہ آثار  
 رگ او سپر ظاہر ہونگے)

## اعمال زیارت مدینہ وچو پہلے اوسکی متعلق

ہاں تو کہ مستحب مؤکدہ ہے واسطے حاجی کے زیارت  
 مدینہ طیبہ کی یعنی زیارت کرنا روضہ حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہ انحضرت نے فرمایا ہے  
 مَنْ أَتَى مَكَّةَ حَاجًّا وَلَمْ يَزُورْنِي بِالْمَدِينَةِ فَقَدْ  
 تَفَاتَنِيَ وَمَنْ جَفَانِي فَقَدْ جَفَوْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ



سَاعَتِي هَذِهِ إِلَى بَيْتِهِ وَاسْتَأْذِنُ  
 مَلَائِكَتِكَ الْمُؤَكَّلِينَ بِهَذِهِ الْبُقْعَةِ  
 الْمُبَارَكَةِ الْمُطِيعَةِ لِلَّهِ السَّامِعَةِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ الْمُؤَكَّلُونَ بِهَذِهِ  
 الشَّاهِدِ الْمُبَارَكَةِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذْنِ رَسُولِهِ وَإِذْنِ خُلَفَائِهِ  
 وَإِذْنِكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ  
 پس بعد اذن کے بسم اللہ کہے اور داخل حرم  
 اقدس ہو اور داخل ہونی میں دہنے پاؤ کو پہلے رکھے  
 اور بہ آہستگی راہ چلے اور بجنوع و خشوع یہ کہے  
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِإِذْنِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى سُلَّةِ  
 رَسُولِ اللَّهِ رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ  
 اَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ  
 سُلْطَانًا نَصِيرًا وَمِنْ الْمُقَرَّبِينَ  
 اور حرم میں راہ چلنے وقت سوا بار اللہ اکبر  
 کہے پس جانب بالائی سر حضرت رسول ص کے آوے  
 اور سختوں دوم کے روہر و کہ وہ برابر سر آنحضرت  
 کے ہے بروقبل کہڑا ہوا اور نیت کرے اوہ اس طرح

جانب کھنار ہوتا ہے داخل حرم ہون اور اقول۔  
دروازہ پہ کھڑی ہو کر اذن دخول اسطرح پڑھیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ بَيْتٍ مِنْ  
بُيُوتِ نَبِيِّكَ وَالْ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ الدُّخُولَ إِلَى بُيُوتِهِ إِلَّا  
بِإِذْنِ نَبِيِّكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ  
اللَّهُمَّ وَإِنِّي أَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِيِّكَ فِي  
غَيْبَتِهِ كَمَا أَعْتَقِدُهَا فِي حَضَرَتِهِ وَأَعْلَمُ  
أَنْ بَرُّ سُلُوكٍ وَخُلْفَاءُكَ أَحْيَاءُ عِنْدَكَ  
يُرْزَقُونَ يَرَوْنَ مَكَانِي فِي وَقْتِي لِحَدِّكَ  
وَيُرَدُّنِي عَلَى سَلَامِي وَأَنْتَ حَجَبْتَ عَنِّي سَمْعِي  
كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِي بِلَذِيذِ مُنَاجَاةِكَ  
فَإِنِّي أَسْتَأْذِنُكَ يَا رَبِّ أَوَّلًا وَآخِرًا  
رَسُولُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ شَانِيًا وَاسْتَأْذِنُ  
خَلِيفَتَكَ الْمَفْرُوضَ عَلَيَّ طَاعَتُهُ فِي الدُّخُولِ فِي

سورۃ النور

أَمْرِيكَ عَبْدُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى أَمْرِكَ أَمْنَةً  
جَدَّتْ وَهَبِ السَّلَامُ عَلَى عَمَلِكَ حَسْرَةً  
سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَى عَمَلِكَ وَكَفِيلِكَ  
أَمِيرِ الْيَسَّابِ السَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمَلِكَ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ  
فِي جَنَّاتِ الْخُلْدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى  
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالسَّائِقِينَ فِي دَاغِزِ مَرَاتِ السَّالِكِينَ  
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَاغْتَنِي بِرِسَالَتِكَ رَبِّكَ وَ  
نَصَصْتَ لِمُسْتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ  
وَسَدَّ عَنِّي بِأَمْرِهِ وَاحْتَمَلْتَ الْآذِينَ فِي  
جَنِّهِمْ وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِهِ بِرَأْسِكُمْ وَ  
أَلْوَعْتَ الْحَسَنَةَ الْجَمِيلَةَ وَأَذَيْتَ الْحَقَّ لَدِي  
كَانَ عَلَيْكَ وَأَنَّكَ قَدْ رُوِّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ  
وَعَاطَلْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ مُخْلِصًا  
حَتَّى أَقْبَلَ الْيَقِينَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي  
وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي أَنَا أَضَلُّ عَلَيْكَ  
كَمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَصَلَّى عَلَيْكَ مَلَائِكَةُ  
وَأَنْبِيَاءُهُ وَرُسُلُهُ صَلَوةٌ مُبْتَاعَةً وَافِرَةً

زيارت پر رُبع

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا وَحْمَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا نَجِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ  
الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِمًا  
بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْخَيْرِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا مُعَدِّنَ الْوَحْيِ وَالتَّنْزِيلِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا مُبَلِّغًا عَنِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
السِّرَاجَ الْمُنِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَشِّرَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مُنْذِرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي  
يَسْتَضَاءُ بِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْهَادِينَ الْمُهْدِيِّينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى

مَلَأْتُكَ الْمُقَرَّرِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ  
وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ  
وَمَنْ سَبَّحَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ  
مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَآمِينَكَ وَنَجِيِّكَ وَ  
حَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ  
وَحَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ وَاعْظِمِ الدَّرَجَةَ  
وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا  
مَحْمُودًا يَغِطُّهُ بِهِ الْأَقْلُونَ وَالْآخِرُونَ  
اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
جَاءُواكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ  
الرَّسُولُ لَجَدُّوا اللَّهَ تَوَابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَتَيْتُ  
نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ  
إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى اللَّهِ رَبِّي  
وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي

بَيَّاتٌ مَخْصَرٌ يَغْفِرُ لِي ذُنُوبِي

مُتَوَاصِلَةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَلَا أَمَدَ وَلَا  
 أَجَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ  
 الطَّاهِرِينَ كَمَا أَنْتُمْ أَهْلُهُ

## اور بعد کے کچھ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَ  
 أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ  
 رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِمُتِّكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَيْتَكَ بِالْحِكْمَةِ  
 وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَدَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ  
 الْحَقِّ وَأَنَّكَ قَدْ رَوَّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلُظْتَ  
 عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلُ شَرَفٍ  
 مَحَلِّ الْمَكْرَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا  
 بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي

ما بین قبر آنحضرت اور منبر کے اور یہی جگہ ہو  
کہ آنحضرت فرماتے ہیں (مَا بَيْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ  
مَرَقَصَةٌ مِنْ دِیَاضِ الْجَنَّةِ) اور حدّ اوس  
نہ و تمہ کی طول میں حضرت کی قبر شریف سے  
منبر تک ہے اور عرض میں منبر سے  
چارستون تک اور بہتر یہ ہے کہ بسبب اختلاف  
روایات کے زیارت جناب مخدومہ عالم کی  
پانچ جگہ سجالانی چاہئے ایک پائین قبر حضرت  
رسول ص کے بنا بر اوس روایت کے کہ وہ معظمہ  
پستے گہر میں دفن ہوئی ہیں دوسرے ما بین  
قبر رسول ص اور منبر کے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا  
تیسرے بقیع میں ائمہ بقیع کے ساتھ چوتھے  
اوس قبر کی زیارت کہ جو آگے صندوق ائمہ  
بقیع کے ہے کہ جب کو بعضی قبر فاطمہ بنت اسد کی کہتے ہیں  
پانچویں بیت الاحزان میں اور چاہئے کہ زیارت جناب  
سیدہ کی بعد نیت کے اس طرح پڑھیں . . . . .

نصیر حضرت فاطمہ علیہا السلام



السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
 وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذِينَ الْقِيَامَةِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْقِيَامَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بَلَغْتَ الرِّسَالَهَ وَأَدَّيْتَ  
 الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ أُمَّتَكَ وَجَاهَدْتَ فِي  
 سَبِيلِ رَبِّكَ حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ  
 وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى إِخْيِكَ وَوَصِيكَ وَابْنِ  
 عَمِّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى إِبْنَتِكَ سَيِّدَةِ  
 نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ  
 أَفْضَلَ السَّلَامِ وَأَطْيَبَ التَّحِيَّةِ وَأَطْهَرَ الصَّلَاةِ وَعَلَيْنَا  
 مِنْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا  
 کی صرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں دو  
 جگہ بحال اولین ایک پائین قبر رسول خدا کے اور ایک

بیان زیارت  
 جناب سیدہ



يَهْدِيكَ إِلَى عَيْنِ الرَّسُولِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا يَضْعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بَدَنَتْ مُحَقَّدِ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحِمَةُ اللَّهِ  
وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى  
آبِكَ وَبَعْلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ أَلَا هِيَ الطَّاهِرِينَ

## زیارت حضرت فاطمہؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ الْحُجَّ عَلَى النَّاسِ  
أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمُنَوَّعَةُ  
عَنْ حَقِّهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ  
الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يَضْعَةَ النَّبِيِّ

بعد اسکے کہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ نَبِيِّ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ حَبِيبِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ خَلِيلِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ صَفِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَةَ أَمِيرِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا بَنَةَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا بَنَةَ أَفْضَلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَتِي شَبَابِ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصَّادِقَةُ  
 الرَّاشِدَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ  
 الزَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيَّةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْبَتُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

فِيهَا قَدْ بَلَغْتَنِيهَا فِي سَلَامَةٍ نَفْسِي  
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا سَيِّدِي عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ  
عَلَيَّ فِي ذَلِكَ وَعَلَى مَا رَزَقْتَنِيهِ مِنْ طَاعَتِكَ  
وَطَلَبِ مَرْضَاتِكَ وَتَعْظِيمِ حُرْمَةِ نَهْيِكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِزِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالتَّسْلِيمِ  
عَلَيْهِ وَالتَّرَدُّدِ فِي مَسْأَلِهِ وَمَوَاقِفِهِ فَلَكَ  
الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدًا يَنْتَظِمُ بِهِ تَحَامِدُ  
حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمَوَاتِكَ وَيَقْصُرُ  
عَنْ حَمْدٍ مِنْ مَضَى وَيَفْضُلُ حَمْدٍ مِنْ  
بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ  
حَمْدٌ مِنْ عَرَفَ الْحَمْدَ لَكَ وَالتَّوَفَّقُ لِلْحَمْدِ  
مِنْكَ حَمْدًا بِمَلَأَ مَا خَلَقْتَ يَبْلُغُ حَيْثُ مَا  
أَمَرْتُ وَلَا يَنْجُبُ عَنْكَ وَلَا يَنْقُضِي دُونَكَ  
وَيَبْلُغُ أَقْصَى رِضَاكَ وَلَا يَبْلُغُ آخِرُهُ أَوَّلُ  
تَحَامِيدِ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ مَا عَرَفَ  
الْحَمْدُ وَاعْتَقِدَ الْحَمْدُ وَجُعِلَ ابْتِدَاءُ  
الْكَلَامِ الْحَمْدُ يَا بَاقِيَ الْعِزِّ وَالْعِظَمَةِ وَدَائِمِ  
الْبُلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيدِ الْبَطْشِ وَالْقُوَّةِ

لَلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَّتِكَ وَاَبْنَةِ نَبِيِّكَ  
 وَنِسْرَةِ وَجْهِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلَوَاتٌ تَزُلُّهَا فَوْقَ  
 زُلْفَى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِينَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِينَ  
 پس چار رکعت نماز زیارت بجای لاوین دور رکعت  
 واسطے زیارت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 کے اور دور رکعت زیارت جناب سیدہ کی اور  
 جو حاجت رکھتے ہوں خدا سے طلب کریں —

پس مقام جبریل پہ کہ تخت و دان ہو جائی اور یہ دعا پڑھو  
 اُمِّ جَوَادُ اُمِّ كَرِيْمٍ اُمِّ بَعِيْدٍ اَسْئَلُكَ  
 اَنْ تَصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَنْ  
 تَرْدَّ عَلٰی نِعْمَتِكَ

بعد ان کے درمیان منبر اور قبر رسول خدا ص  
 کے آنا چاہئے کہ وہ ایک باغ ہے باغبائی بہشت  
 سے اور اس جگہ دعا کریں اور حاجتین  
 اپنی خداوند تعالیٰ سے طلب کیجائیں اور کہیں —  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ جَنَّتِكَ  
 وَشُعْبَةٌ مِنْ شِعَابِ رَحْمَتِكَ الَّذِي ذَكَرَهَا  
 رَسُوْلُكَ وَاَبَانَ عَنْ فَضْلِهَا وَشَرَفِ التَّعْبُدِ لَكَ

قُرْبِي رَسُولِكَ دَرَجَاتِهِمْ وَتَقَمُّ بِلِقَائِهِ  
 سُرُورَهُمْ وَفَرَحُكَائِهِ اُنْشَهُمْ  
 اوتے سب سے نمازین بہت سے روضہ اور  
 متجددین بجالانی پس بعد نماز اور دعا کے نزدیک  
 منبر کے جلے کے ماتھے اوپر ملین اور دو گوشوں  
 پر پائین منبر شریف کو ماتھے مار کر اپنی آنکھوں سے ملین  
 کہ باعث آنکھوں کی شفا کا ہے اور حمد و ثناء الہی منبر  
 کے نزدیک بجالائیں اور حاجتیں اپنی خدا سے مانگیں۔  
 پس آوین نزدیک ستون ابی لبابہ کے کہ مشہور  
 ہے بہ ستون توبہ اور وہاں دو رکعت نماز  
 بجالائیں اور کہیں۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّي بِالْفَقْرِ  
 وَلَا تُدِلَّنِي بِالْذُّلِّ وَلَا تُرِدَّنِي اِلَى الْهَلَاكِه  
 وَاعْصِمْنِي كِيْ اَعْتَصِمَ وَاَصْلِحْنِي كِيْ اَنْصَلِحَ  
 وَاهْدِنِي كِيْ اهْتَدِيَ وَاعِظْنِي عَلٰى اجْتِهَادِ  
 نَفْسِيْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِسَوْءِ ظَنِّيْ وَلَا تُهْلِكْنِيْ  
 وَانْتَ رَجَائِيْ وَانْتَ اَهْلُ اَنْ تَحْسِنَ وَقَدْ  
 اسَاْتُ وَانْتَ اَهْلُ الثَّقْوٰى وَاهْلُ الْمَغْفِرَةِ  
 فَوْقِيْ لَنَا حُبُّ وَتَرْضٰى وَيَسِّرْ لِي الْيُسْرٰى

وَبَاقِدًا لِّأَمْرِهِ وَإِلَادَةً وَأَسْعَ الرَّحْمَةِ  
وَالْغُفْرَةِ وَرَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَمُ  
مِنْ نِعْمَةٍ لَّكَ عَلَيَّ يَقْصُرُ عَنْ أَيْسَرِهَا  
حَمْدِي وَلَا يَبْلُغُ أَدْنَاهَا شُكْرِي وَ  
كَمُ مِنْ صَنَائِعٍ مِنْكَ إِلَيَّ لَا يَحِيطُ بِكَثِيرِهَا  
وَهَمِّي وَلَا يُقَيِّدُهَا فِكْرِي اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى بَيْنَ الْبَرِّيَّةِ طِفْلاً وَ  
خَيْرِهَا شَابًّا وَكَهْلاً أَطْهَرَ الْمُطَهَّرِينَ  
شَيْمَةً وَأَجْوَدَ الْمُسْتَمْرِّينَ دِيْمَةً وَأَعْظَمَ  
الْخَلْقِ جُرْتُمَةً الَّذِي أَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلَالَاتِ  
وَأَقَمْتَ بِهِ الرِّسَالَاتِ وَخَتَمْتَ بِهِ  
النُّبُوءَاتِ وَفَتَحْتَ بِهِ الْخَيْرَاتِ وَأَظْهَرْتَ قُبُوظَهَا  
وَابْتَعَثْتَ نَبِيًّا وَهَادِيًّا أَمِينًا مُهَذَّبًا  
وَدَاعِيًّا إِلَيْكَ وَدَا أَعْلَيْكَ وَجْهَةً بَيْنَ  
يَدَيْكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُعْصُومِينَ مِنْ  
عَشْرَتِهِ وَالطَّيِّبِينَ مِنْ أُسْرَتِهِ وَشَرَفِ  
لَدَيْكَ مَنَازِلِهِمْ وَعَظَمِ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ  
وَأَجْعَلْ لِي فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى مَجَالِسَهُمْ وَارْفَعْ لِي

# باب بقیع آزارِ ایتہ

رجان تو کہ جب ارادہ زیارت ایتہ بقیع کا  
کے اور داخل بقیع ہو تو چاہئے کہ دروازہ حجرہ  
مارک پہ کھڑا ہو اور اس طرح اذن دخول پڑھے  
اَمْوَإِلٰی یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُکُمْ  
بْنُ اَمَّتِکُمُ الدَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَ  
ضَعِیْفٌ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَ الْمُعْتَرِفُ  
بِکُمْ جَاءَ کُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا  
بِحَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی مَقَامِکُمْ مُتَوَسِّلًا  
اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمْ ؕ اَدْخُلْ یَا مَوْالِیْ ؕ اَدْخُلْ  
یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ ؕ اَدْخُلْ یَا مَلَائِکَةَ اللّٰهِ الْمُحَدِّقِیْنَ  
لِذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ بِهَذَا الشَّهَادِ  
س خضوع اور رقت کے ساتھ داخل ہو  
برپائی راست کو مقدم رکھے اور کہے  
سبحان اللہ بعد ا کے کہے اللہ اکبر کبیرا



اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاهَةِ  
 عَنِ الْمَعَاصِي وَبِالْغِنَى عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّةِ  
 عَنِ النَّارِ وَبِالْأَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ يَا مَنْ لَيْسَ  
 كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 اور جو حاجت رکھتا ہو وہ طلب کرے کہ انا اللہ تعالیٰ  
 بر آویگی۔ اور وجہ اشتہار اس استوانہ یعنی ستون کی  
 یہ استوانہ ابی لبابہ واستوانہ توبہ تحفۃ الزائرین  
 وغیرہ کتب میں مذکور ہے مجملایہ یہ کہ ابولبابہ بجهت  
 نافرمانی جناب پیغمبر خدا کے کہ اس کو ہمراہ  
 اپنے جہاد میں لئے جاتے تھے اور وہ نہ گیا۔  
 اس پر نادم ہو کر سات روز تک بی آب و طعام  
 اپنے شین اوس ستون میں مضبوط باندھا اور خداوند  
 عالم سے توبہ کی خدا نے توبہ اس کی قبول کی  
 اور اوس ستون پر استوانہ ابی لبابہ  
 لکھا ہے اور اس طرح مابین منبر اور  
 قبر رسول خدا کے دَوْضَتُ مِنْ دِيَارِ  
 الْجَنَّةِ لکھا ہے تاکہ حجاج و زوہار کو  
 معرفت حاصل ہو۔

إِلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَغْنِينَ فِي مَرْضَاتِهِ اللَّهُ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُخْضِينَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَى الْأَدْلَاءِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ  
 وَالْأَهْمُ فَقَدْ وَالِىَ اللَّهُ وَمَنْ عَادَ أَهْمُ فَقَدْ  
 عَادَ اللَّهُ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللَّهُ  
 وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللَّهُ وَمَنِ اعْتَصَمَ  
 بِهِمْ فَقَدْ اعْتَصَمَ بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَغَلَّى مِنْهُمْ  
 فَقَدْ تَغَلَّى بِاللهِ أَشْهَدُ اللَّهُ أَنِّي سَلَمٌ لَكُمْ  
 وَجَوْبُ بَيْنَ حَارِبِكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ  
 وَعَلَا نَيْتِكُمْ مُفَوَّضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ  
 لَعَنَ اللَّهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْبَحْنِ وَالْإِنْسِ  
 وَابْنِ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

## زِيَارَةُ جَامِعِ طُولِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّمَّةَ الْهُدَى السَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّقْوَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً  
 وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْفَرْدِ الْقَاصِدِ الْمَاجِدِ  
 الْمُتَفَضِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِي مَنْ يَطْوِلُهُ وَسَهَّلَ لِي  
 زِيَارَةَ سَادَتِي بِأَحْسَنِ نِيَّةٍ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي عَنْ  
 زِيَارَتِهِمْ مَمْنُونًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنْحَ هـ  
 پس نزدیک قبور ائمہ بقیع کے جائے اور  
 پشت بہ قبلہ اور منہ طرف قبر اونکے کہرا ہو  
 اور نیت کر کے اس طرح زیارت پڑھے

## زیارت ائمہ سبعہ مع

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَاصْفِيَاءِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى أُمَمَاءِ اللَّهِ وَآحِبَّائِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى أَنْصَارِ اللَّهِ وَخُلَفَائِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَحَلِّ مَعْرِفَةِ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَى مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى  
 مَظَاهِرِ أَمْرِ اللَّهِ وَنَهْيِهِ السَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ

اِذْ نُوَبِّئَا اِذَا اخْتَارَكُمُ لَنَا وَطَيَّبَ خُلُقَنَا  
 بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ وَلايَتِكُمْ  
 وَكُنَّا عِنْدَ مُسْلِمِينَ لِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِينَ  
 بِتَصَدُّقِنَا اِيَّاكُمْ وَهَذَا مَقَامٌ مِنْ اَسْرَفِ  
 وَاخْطَا وَاَسْتَكَانَ وَاَقْرَبِمَا جَنِي وَرَجَا  
 بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يُسْتَنْقَذَ بِكُمْ الْهَلَكَى  
 مِنَ الرَّدَى تَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ  
 اِلَيْكُمْ اِذَا رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا  
 وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوءًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا  
 يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوُ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوُ  
 وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَرْبُ بِمَا وَقَفْتَنِي  
 وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ اِذْ صَدَدْتُ  
 عَنْ عِبَادِكَ وَجَهَلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا  
 بِحَقِّهِ وَمَا لَوْ اِلَى سِوَاهُ فَكَانَتْ اِلْمَنَةً مِنْكَ  
 عَلَيَّ مَعَ اقْوَامٍ خَصَّصْتَهُمْ بِمَا خَصَّصْتَنِي  
 بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ  
 فِي مَقَامِي هَذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا وَلَا تَحْرِمْنِي  
 مَارْجُوتٌ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ

الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا  
 الْقَوَّامُ فِي الْبَرِّيَّةِ بِالنَّسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
 أَهْلَ الصَّفْوَةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَلَا رَسُولُ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَحْوَى أَشْهَدُ أَنَّكُمْ  
 قَدْ بَلَغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ  
 وَكَذَبْتُمْ وَأَسَيئَ إِلَيْكُمْ فَعَفَوْتُمْ وَأَشْهَدُ  
 أَنَّكُمْ الْأَيِّمَةُ الرَّاشِدُونَ الْمُهْدِيُونَ  
 وَأَنْ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنْ قَوْلَكُمْ  
 الْقَصْدُ وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تَجَابُوا وَ  
 أَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوا وَأَنَّكُمْ دَعَايِمُ الدِّينِ  
 وَأَمَّا كَانَ الْأَرْضُ لَمْ تَزَلْ لَوْ أَيْعَنَ اللَّهُ  
 يَسْخَرُكُمْ مِنْ أَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَ  
 يَنْقُلُكُمْ مِنْ أَرْضِ حَامِرِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تَدْرُسْكُمْ  
 جَاهِلِيَّةُ الْجُهْلَاءِ وَلَمْ تَشْرِكْ فِيكُمْ فَبَيْنَ  
 الْأَهْوَاءِ طِبُّكُمْ وَطَابَ مَنَبَتُكُمْ مَنْ بِكُمْ  
 عَلَيْنَا دِيَانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتِ آذِنِ اللَّهِ  
 أَنْ تَرْقَعَ وَيُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ  
 صَلَوَاتُنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَارَةً

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الثَّقِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ الْأَمِينُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّزْوِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّأْوِيلِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي الْمُهْدِي  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَاهِرُ الْخَفِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْقَصْدِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّمَوِيُّ الْحَقِيقِيُّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْقَامِلُ  
 ابْنُ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

رِيَا حَضْرَتِ مَوْلَانَا  
 زِيَادِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُتَّحِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ



پس تہمہ رکعت نماز زیارت ہر ایک امام کی دو دو رکعت کمر کے بجالا اور دعا کر جو کچھ چاہے اور اگر چاہے کہ ہر ایک امام کے لئے علیحدہ علیحدہ زیارت پڑھے تو اس طور سے .....

## زیارتِ امام حسن علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
نُورَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ  
حِكْمَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللَّهِ



السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصَّابِرُ الْحَكِيمُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَيْيَسَ الْبَكَائِيْنَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْبِحَ الْوُجْهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُؤَلَّاتِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
 أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ  
 وَأَبُو حُجَّةٍ وَابْنُ أَمِينٍ وَأَبُو أَمَنَاتِهِ  
 وَأَنَّكَ نَا صَحَّتْ فِي عِبَادَةِ رَبِّكَ وَسَامِعَتْ  
 فِي مَرْضَاتِهِ وَخَبَّرَتْ أَعْدَانَهُ وَسَرَرَتْ  
 أَوْلِيَاءَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ عَبَدْتَ اللَّهَ حَقَّ  
 عِبَادَتِهِ وَاتَّقَيْتَهُ حَقَّ تَقَاتِهِ وَأَطَعْتَهُ  
 حَقَّ طَاعَتِهِ حَتَّى أَتَىكَ الْيَقِينُ نَعْلَيْكَ  
 يَا مُؤَلَّاتِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَفْضَلَ  
 الْيَحْيَى وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زِيَارَةُ حَضْرَةِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ ع

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَاقِرُ لَعَلَّ اللَّهَ

يَا اِمَامَ الْمُتَّقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلِكَةَ  
لِصَالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الصَّالِحِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ النَّاطِرِينَ  
لِعَارِفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْفَ السَّابِقِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْوَصِيِّينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ وَصَايَا الْمُرْسَلِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضَوْءَ الْمُسْتَوْحِشِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْمُجْتَهِدِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَاجَ الْمُرْقَاضِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذُخْرَ الْمُتَعَبِّدِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْبَحَ الْعَالَمِينَ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْعِلْمِ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكِينَةَ الْخَلْمِ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيزَانَ الْقِصَاصِ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْخَلَاصِ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ السَّيِّدِ  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَدْرَ الدُّجَى  
لَسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَوَاهُ الْجَلِيمُ



السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الشَّافِقُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَصْرُ الْمَشِيدُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ  
 اللَّهُدُ يَا مَوْلايَ أَنْتَ قَدْ صَدَقْتَ الْحَقَّ  
 صَدُوعًا وَبَقَرْتَ الْعِلْمَ بَقْرًا وَنَثَرْتَ نَثْرًا  
 لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَا تُمْرُ وَكُنْتَ  
 لِدِينِ اللَّهِ مَكَايِمَ وَقَضَيْتَ مَا كَانَ عَلَيْكَ  
 وَأَخْرَجْتَ أَوْلِيَاءَكَ مِنْ وَلايَةِ غَيْرِ اللَّهِ إِلَى  
 وَلايَةِ اللَّهِ وَأَمَرْتَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَنَهَيْتَ عَنْ  
 مَعْصِيَةِ اللَّهِ حَتَّى قَبَضَكَ اللَّهُ إِلَى رُضْوَانِهِ  
 وَذَهَبَ بِكَ إِلَى دَارِ كَرَامَتِهِ وَإِلَى مَسَاكِينِ  
 أَصْفِيائِهِ وَجَاءَ وَمَا أَوْلِيَاءُهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 وَمَرْحَمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زيارتنا امام جعفر صادق

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الصَّادِقُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِينِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُبِينُ مُحْكَمُ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّلِيلُ عَلَى اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِينُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِينُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النُّورُ السَّاطِعُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَدْرُ الْوَاقِعُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْخَوْضُ الْأَبْلَجُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْأَسْرَجُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا التَّجْمُ الْأَنْزَهَرُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْأَبْهَرُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُنْزَعُ عَنْ الْمُضْلَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَعْصُومُ مِنَ الزَّلَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّفِيعُ فِي النَّسَبِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْضَالِّينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكَنَ الظَّالِمِينَ  
 أَشْهَدُ يَا مُؤَلَّاهُ أَنَّكَ عَلَّمَ الْهُدَى وَالْعُرْوَةَ  
 الْمُوثِقَةَ وَشَمْسُ الْقُبْحَى وَبَشَرُ التَّوْحِيدِ وَكَهْفُ  
 الْوَمَرَى وَالْمَثَلُ الْأَعْلَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رُوحِكَ  
 وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْعَبَّاسِ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَمَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

پنشن زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی  
 نزدیک ائمہ بقیع کے وہ قبر کے سامنے صحنہ میں حضرت  
 ائمہ بقیع کے سب پرست جیسا کہ مذکور ہوا اور بعد  
 اس کے دو رکعت نماز زیارت جناب سیدہ فاطمہ کی بجالاویں  
 اور دعا کرے کہ ہر شے اللہ تعالیٰ مستجاب ہے۔

پس بیت الاسرار میں جائے اور وہاں بھی زیارت حضرت  
 فاطمہ زہرا اور دو رکعت نماز بجالاویں۔ اور بعد  
 اس کے زیارت کرے قبر ابراہیم فرزند رسول محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ کی بقیع میں اور نیز قبر عبداللہ بن جعفر

پنشن  
 زیارت  
 حضرت  
 فاطمہ  
 زہرا

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ التَّائِبُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَائِزُ الرَّائِقُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّنَامُ الْأَعْظَمُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقِسْرَاطُ الْأَقْوَمُ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْبِحَ الظُّلُمَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضَلَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفْتَاخَ الْخَيْرَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعْدِنَ الْبَرَكَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَّةِ وَالذِّكْرِ الْإِنِّ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاحِبَ رُؤُوسِ الْأَعْيَانِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرَّ حُكَّامِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاضِلَ الْخَطَابَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيدَ الصَّادِقِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْفَ السَّائِقِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيمَ الصَّالِحِينَ



السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقِيقًا بِالْفَخْرِ وَالْإِفْتِحَارِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ  
وَعَمَّ الْوَحْيِ الْكَوَارِ وَوَالِدِ الْأَيْمَةِ الْأَطْهَارِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَضَاءَ بِنُورِ جَبِينِهِ  
غُنْدُوقَ لَا تَمُوتُ أَطْرَافُ السَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا يُونُسَ الْإِبْرَاهِيمَ بْنَ مَنَافٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا سَرَجًا مِّنْ رَّجَاءٍ وَمَا مِّنْ مَنْ خَافَ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ إِسْمَاعِيلَ  
فَاسْلَمْ لَابْنِهِ لِيَذْبَحَهُ ذَبَحَ الْخَلِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَدَاهُ اللَّهُ بِمَا فَدَاهُ  
وَقَبَّلَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّةً وَأَبَاءَ السَّلَامِ  
عَلَيْكَ يَا حَامِلَ نُورِ النُّبُوَّةِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا جَامِعَ شَمْلِ الْفُتُوَّةِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا أَشْرَفَ النَّاسِ فِي الْأَبُوَّةِ وَالْبَنُوَّةِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَشَّرَ بِحَمْدِهِ  
بِالْإِشَارَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نُودِيَ  
بِشُرْبِ الْمَاءِ وَهُوَ عَطْشَانٌ بِأَلْعَرَفَاتِ  
كَكَانَ الْمَاءُ أَبْرَدَ مِنَ الْبَشِيجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

اور عقیل کی کہ یہہ دونو ایک قبہ میں ہیں اور فاطمہ بنت  
اسد اور قبور سائر صحابہ و تابعین اور اقرباء پیغمبر  
خدا کی کہ اوس مکان شریف میں مدفون ہیں اور  
نیز زیارت کر قبر حضرت عبداللہ والد حضرت پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ بنا بر مشہور کے قبر شریف  
اونکی مدینہ میں ہے اور یہہ زیارت پر ہے

## زیارت حضرت عبداللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَجْدِ الْأَصِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ فَرَجٍ دَوْحَةِ الْجَلِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ خَصَّهُ اللَّهُ الْجَلِيلُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الدَّبِيجِ إِسْمَاعِيلِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلَالَةَ الْأَبْرَارِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَمَرِ الْأَقْصَارِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجْمَ الظُّلُمِ  
يَتَمَسُّ النَّهَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْأَنْوَارِ

الْمَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَرَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا عَمَرَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ  
 الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ وَ  
 أَسَدَ رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ  
 فِي اللَّهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 كُنْتَ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ رَاغِبًا بِأَنِّي أَنْتَ  
 وَأُمِّي أَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِبَارِقَتِكَ  
 وَمُتَقَرِّبًا إِلَى رَسُولِهِ بِذَلِكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ  
 فِي الشَّفَاعَةِ أَتَيْتُ بِذَلِكَ خَلَا مِنْ نَفْسِي مِنْ ذُنُوبِي  
 اخْطَبْتُهَا عَلَى ظَهْرِي فَرَعَا إِلَيْكَ رَجَاءً وَحُصْمَةً  
 مَا جِئْتُ أَتَيْتُكَ أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى مَوْلَايَ  
 وَأَتَقَرَّبُ بِنَبِيِّهِ إِلَيْهِ لِيَقْضَى بِكَ حَوَائِجِي  
 وَأَكْتَفِي لِمَا اسْخَطَ رَبِّي وَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا  
 أَفْزَعُ إِلَيْهِ خَيْرًا لِي مِنْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ  
 الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ حَاجَتِي  
 فَقَبِّلْنِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ  
 رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

هذا ما يروونه  
 نسخة هامة  
 في نسخة

وَأَطِيبَ مِنْ الْمِسْكِ فَشَرِبَهُ شَرَبَاتِ السَّلَامِ  
 عَلَيْكَ يَا مَنْ أَخْلَصَ الْعُبُودِيَّةَ لِلَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا مَنْ سُبِّحَ عَبْدًا لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا وَالِدَ رَسُولِ اللَّهِ وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أَبَا الطَّاهِرِينَ بَعْدَ الطَّاهِرِينَ  
 وَابْنَ الطَّاهِرِينَ وَمَرْحَمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 اور نیز جملہ مستحبات مؤکدہ سے ہے زیارت حمزہ  
 سید الشہدا کی مقام اُحَد میں پس چاہئے کہ واسطی  
 زیارت حضرت حمزہ و سائر شہداء اُحَد کے جلمے  
 اور بہت اکرے اُحَد میں اوس سجد سے کہ نزدیک  
 سنگلاخ کے یعنی پائین سنگت نہین ہے اور اسمین  
 دو رکعت نماز بجالاوے بعد اوسکی جائے نزدیک  
 قبر حمزہ کے اور زیارت او حضرت کی بعد  
 نیت کے اس طرح پڑھے

نیت : اُحَد  
 زیارت حضرت حمزہ و شہداء

وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ پس کہے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا  
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اگر ہو سکے تو  
کوئی سورہ قرآن کا اوس جگہ تلاوت کری اور مناسب ہے  
کہ ثواب اوسکا ارواح شہدا کو ہدیہ کرے اور جو دعا  
چاہیے وہ کری کہ انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہے —

## اعمال مسجد قبا وغیرہ

مسجد اعمال مدینہ منورہ کے بجالاتا نماز و دعا کا ہے مسجد قبا میں  
اور یہہ اول مسجد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی  
بعد ہجرت مکہ کے اسی مسجد میں نماز پڑھی ہے اور ہر شخص کیلئے  
بجالاتا دو رکعت نماز کا مسجد قبا میں ثواب ایک عمرہ کا کہتا ہے  
اور یہہ مسجد تھینا بفاصلہ دو میل طرف جنوب مدینہ کو واقع ہے  
اور خانہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہی اسی جگہ پشت مسجد قبا میں  
واقع ہے اور مشربہ یعنی غرفہ مادر ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی  
مسجد قبلہ کے ہی اور وہ مسکن اور محل نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی  
مسجد فضیج مسجد قبا کی سمت شرقی واقع ہے اور بروایت حضرت

# زیارت حضرت حمزہ رضی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ وَ  
 خَيْرَ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ  
 وَأَسَدَ رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ  
 فِي اللَّهِ وَنَصَحْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَجَدْتَ  
 بِنَفْسِكَ وَطَلَبْتَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَرَغِبْتَ فِي مَا وَعَدَكَ اللَّهُ  
 پس دو رکعت نماز بجالائے اور ثواب اس کی  
 اس حضرت کو بدیہ کرے بعد اس کے متوجہ مشہور  
 شہداء اُحد کے ہوئے اور نزدیک او کی قبر کے  
 کہڑا ہو کر اسطر سے زیارت بجالائے . . . . .

# زیارت شہداء اُحد

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ أَنْتُمْ لَنَا قُرْبَى

امیر المؤمنین علیہ السلام اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ میں پس انما سب  
 مسجد و نہیں نماز پڑھنی مناسب ہی اور حتی الامکان ترک نماز  
 ٹھکرانی چاہی اور سنت ہے کہ مسجد احزاب یعنی مسجد فتح میں یہہ عا پڑ ہے  
 يَا صِرَيجَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ اكْشِفْ  
 عَنِّي وَهَمِي وَكُرْبِي كَمَا اكْشَفْتَ عَن نَّبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ  
 وَكُوبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَذْوِهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ

اور بعض روایت میں ترتیب کی بابت اسطرح تصریح وارد ہے  
 کہ ابتدا کرے مسجد قبا سے بعد از آن غرفہ مادر ابراہیم بعد از آن  
 مسجد فضیح بعد اسکے اُحُد اور اُحُد میں ابتدا کرے اوس مسجد سے  
 کہ بتزدیک سنگلاخ کے ہی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا بعد اسکے قبر  
 حمزہ بعد از ان قبور شہداء اُحُد بعد اسکے وہ مسجد کہ مکان  
 وسیع یعنی ہی بعد اسکے شہد کی قبر و نکی پاس نماز بعد اسکے مسجد احزاب

## تین روزہ رکہنی مدینہ

منہجہ اعمال مستحبہ مؤکدہ کے ہی تین روزہ رکہنی مدینہ طیبہ میں واسطی  
 طلب حاجات کے خواہ قصد اقامت عشرہ یعنی دس روز و ان شہزیکا



صاوق علیہ السلام ایک درخت کھجور کا مسیحی بہ فضیح اوسین تہا لہذا  
 نام اوسکا مسجد فضیح ہو گیا اور رد شمس واسطے حضرت امیر المؤمنین  
 علیہ السلام کے اسی جگہ ہوا ہی پس چاہئے کہ اول نماز مسجد قبا میں  
 اور پھر نماز زیارت خانہ امیر المؤمنین علیہ السلام بجالا دین بعد اسکے  
 مشربہ مادر ابراہیم میں جا کر وہاں بھی نماز بجالائیں بعد ازاں مسجد فضیح  
 میں جا کے دو رکعت نماز اور دعا وہاں بجالانی چاہئے اور کہتی ہیں  
 کہ اکثر اہل قبا شیعہ مذہب ہیں مگر نادار اور مفلوک الحال پس  
 خیرات و مبرات اونکو کرنا البتہ بہت کچھ رکھتا ہے .....

## مسجد قبلتین وغیرہ

ورنہ فریجہ اعمال مدینہ کے نماز پڑھنی مسجد قبلتین اور مسجد امیر المؤمنین  
 اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ اور مسجد احزاب میں کہ اوسکو مسجد  
 فتح بھی کہتے ہیں اور یہ مسجد اُحد کی طرف واقع ہے بایمضی کہ  
 جب مدینہ سے اُحد کی طرف جائیں تو یہ مسجد جانب جب پڑتی ہو  
 اور مسجد احزاب قطعہ کوہ سلع پر واقع ہے کہ دو سیر ہی چڑھ کر  
 اوسپر جا پہنچتی ہیں اور اوستی قبلہ کی جانب نیچی کی طرف مسجد

إِلَيْكَ بِسَبِّكَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي صَغِيرٍ مَا وَكَبِيرٍ مَا

## غسل وداع ازین

اوستی که جب مدینه منوره رسید و اراده اوئی که گری تو غسل کری بعد کوشش  
هو و زیارت روضه رسول خدا صلی الله علیه و آله و زیارت وداع پرش است۔

## ختیار وداع پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيرُ  
الْمُنذِرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
أَيُّهَا الشَّافِعُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ أَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ  
كُنْتَ نَوَّارًا فِي الْأَصْلَابِ شَاحِخَةً وَالْأَرْحَامِ الطَّهْرَةَ لَمْ تُجَسَّسْ  
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْ مِنْ مُدَلِّمَاتِ شَيْهَاتِهَا وَأَشْهَدُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْأَمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَعْلَامُ  
الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

ارادہ رکھتا ہو یا نہ ہو ہر چند کہ روزہ مسافر کے حق میں جائز نہیں لیکن یہ  
 تین روزی مسافر کے لئے مستثنیٰ ہیں اور وہ روزہ روز چار شنبہ و پنجشنبہ  
 اور جمعہ کا ہی پس چاہئے کہ ان تین دنوں میں روزی رکھی اور مسجد نبیؐ میں بے تکلف  
 کرے اور بہت سی نمازیں اوس میں پڑھی اور شب چار شنبہ نزدیک ستون  
 ابی لبابہ کے کہ وہ ستون توبہ ہی نماز پڑھی اور چار شنبہ کے دو راوہنی  
 ستون کے نزدیک بیٹھی اور پنجشنبہ کی رات کو اوس ستون کی نزدیک جو  
 ستون ابو لبابہ کے آگے ہی بیٹھے کہ جناب رسول خداؐ اوس رات اور  
 اوسکی صبح یعنی روز پنجشنبہ اوس مقام ٹھہری ہیں بعد اوس کے اوس  
 نزدیک اوس ستون کے جو آگے مقام پیغمبرؐ کے ہی پس شب جمعہ  
 اور روز جمعہ اوس کے نزدیک نماز پڑھتا ہی اور حتی الامکان ان دنوں میں  
 امور دنیا سی کچھ کلام نکرے مگر بقدر ضرورت اور مسجد سے باہر ہی  
 نجاوے مگر کسی کام ضروری کیلئے اور رات اور دن میں سوئی ہی نہیں  
 مگر اس قدر نیند کرنا کہ دفع ضرر بدن اوس کے سی کرے یعنی سونا گرم  
 رات و دن میں مضایقہ نہیں رکھتا اور بروز جمعہ حمد و ثناء الہی  
 بجالاوی اور صلوات محمد وال محمد پر بھیجی اور خدا سے اپنی  
 حاجت کو طلب کرے اور جملہ دعاؤں میں اپنی کہے  
 اللَّهُمَّ مَا كَانَتْ لِي إِلَيْكَ مِنْ حَاجَةٍ شَرَعْتَ أَنَا فِي طَلِبِهَا  
 وَالْتِمَاسِهَا أَوْ لَمْ أَشْرَعْ سَأَلْتُكَهَا أَوْ لَمْ أَسْأَلْكَهَا فَإِنِّي أُوَجِّهُ

اَقْرَبُ عَلَيْنَا السَّلَامُ اَمَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَمَا جِئْتُمْ بِهِ وَ  
 دَلَلْتُمْ عَلَيهِ اَللهُمَّ فَاَكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ .....  
 پس دعائیں بہت سے کری اور خدا سے سوال کر کہ پہر ہی تجھ کو انکی زیارت  
 نصیب کری اور تیری یہ زیارت آخر نہ ہو دیگر منجملہ اعمال کے بجا لانا زیارت  
 حضرت ابو درغھاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ کی راہ میں جبکہ قافلہ حجاج کا اوس  
 راہ سے ہو کر جائے یا آوی پس حجاج کو چاہئے کہ تا امکان اس زیارت  
 سے بھی مشرف ہوں —

## زیارت مسجد عذیر

مدینہ منورہ کی راہ میں حُجَّہ کی نزدیک منزل رابق سے بفاصلہ چند  
 فرسخ کے یعنی ایک چھوٹی منزل ہی ہر چند کہ فی زمانہ قافلہ اوس راہ  
 سے نہیں آتا جاتا تاہم حجاج مؤمنین کو چاہئے کہ باہم سب  
 خواہ مدینہ کے جاتے وقت یا مدینہ سے لوٹنے میں جمالونگو  
 لچھہ دے دلا کر راضی کریں اور غدیر خم میں جا کر اوس  
 مسجد کی زیارت کریں اور دعا و نماز و ان سبجالا وین اور  
 زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی پڑھیں کہ یہ وہ

اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ تَوَقَّيْتَنِي فَاِنِّي اَشْهَدُ  
 فِي مَمَاتِي عَلٰی مَا اَشْهَدُ عَلَيْكَ فِي حَيَاتِي اَنْكَ اَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ  
 وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاَنْ الْاِيْمَةَ  
 مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اَوْلِيَاءُ لَكَ وَاَنْصَادُكَ وَحُجَّكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَاءُكَ  
 فِي عِبَادِكَ وَاَعْلَامُكَ فِي بِلَادِكَ وَخُرَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ  
 سِرِّكَ وَتَرَاجِمُهُ وَحَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلَغْ  
 رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاِلَهٍ فِي سَاعَتِي وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً وَ  
 سَلَامًا وَسَلَامًا عَلَيْكَ وَرَحْمَةً اللهُ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَ اللهُ  
 اٰخِرَ تَسْلِيْمِيْ عَلَيْكَ بَعْدَ اَكْبَرِ زِيَارَتِ الْاَنْحَضَرَةِ كِي اُوْر  
 دِعا واسطے طلب حاجات اپنی كے خداوند سے كرنے سے  
 اور اسطرح بقیع میں زیارت ایمة بقیع سے مشرف ہووے اور زیارت  
 وداع آنحضرات کی بجالاوے پس آخر زیارت جامعہ ایمة بقیع میں  
 ان فقرات کو زیادہ كرے

## زیر وداع ایمة بقیع

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكُمْ اللهُ وَ



مکان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بحکم خداوند عالم  
 حضرت امیر علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور فرمایا  
 مَرَجُ كُنْتُمْ مَوْلَاہُ فَبِذَا عَلَیْ مَوْلَاہُ پس مدینہ کو جانے وقت  
 اگر غدیر خم کا قصد کریں تو منزل خرمیہ سے وہاں جائیں اور  
 وہاں سے رابق آئیں اور اگر ہر وقت لوٹنے کے ارادہ غدیر خم  
 کریں تو رابق سے جائیں اور وہاں سے منزل قریہ میں آجائیں یہی  
 ایک منزل زیادہ ہوگی مروجہ منزلوں سے اور مسجد غدیر خم  
 منہدم و خراب ہو گئی تھی لیکن فی زمانہ  
 بعض روساء ہند نے پہر تعمیر  
 کرا دیا ہے

م م م م م

تسمیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِوَسْطِ الْأَسْبَاطِ مُحَمَّدٌ عَلَى الْأَمْرِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ الْكَلْبِ













